بفیض: تاجدارِ اہل سنّت شہزادہ اعلحضرت سرکارِ حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ

مکتوباتِ بدرِ ملّت

از افادات

حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد قبلہ قادری رضوی نوری

خلیفۂ اجل سرکار حضور مفتیٔ اعظم علیہ الرّحمۃ والرّضوان

سابق صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ بڑھیا، کھنڈسری بازار ضلع سدھارتھ نگر، یو، پی۔

رضا اکیڈمی ممبئی

RA

۲۶ رنمبر کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی ۳

Scanned with CamScanner

۵
۷۸۶
۹۲

انتساب

نہایت ہی خلوص و صد ہزار عقیدت کے ساتھ اپنی اس ترتیب کو اپنے دادا پیران کرام قبلہ الاولیاء سیدنا حضرت آل الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سراج الاولیاء سیدنا حضرت ابو الحسین احمد نوری قدس سرہ الشریف اور سیدنا امام اہل سنت مجدد دین و ملت سرکار اعلیحضرت شاہ امام احمد رضا قبلہ قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نیز

اپنے پیر و مرشد شہزادۂ اعلیحضرت سراپا خیر و برکت پیشوائے اہلسنت حضرت علامہ مولانا الحاج المفتی الشاہ مصطفےٰ رضا خاں قادری رضوی نوری علیہ الرحمۃ والرضوان

اور

اپنے استاذ گرامی قبلہ رئیس الاتقیاء حضرت علامہ مولانا مفتی بدر الدین احمد صاحب قبلہ صدیقی قادری رضوی نوری قدس سرہ کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتے ہیں۔

۶
۵۹۲

فقیر عبد الصمد القادری الرضوی النوری غفرلہ
خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ،
رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

حضور بدر العلماء کے مرشد اجازت امام المناظرین مظہر اعلیحضرت سرکار شیر بیشۂ اہل سنت الحاج حضرت علامہ مولانا محمد حشمت علی خان قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہما الرحمۃ والرضوان شاعری بھی فرماتے تھے مگر بہت کم۔ رنگون کے دوسرے سفر کے دوران ایک دن جناب شمس الحق صاحب قادری رضوی حشمتی آئے اور عرض کی حضرت کل ایک نعتیہ مشاعرہ ہے تو سب کی خواہش ہے کہ حضرت اس میں شرکت فرمائیں حضرت نے عذر فرمایا تو انھوں نے عرض کی کہ حضرت اس نعتیہ طرحی مشاعرہ کے لیے نعت شریف لکھ دیں۔ مصرع طرح ہے

دیکھے ترا جلوہ تو تڑپ جائے نظر بھی

حضرت نے وعدہ فرمایا اور دوسرے روز صبح یہ نعت شریف ان کو لکھ کر عنایت فرمائی۔

نعت شریف

اللہ بھی طالب ہے ترا جن و بشر بھی
ہے عرش ترا خلد بھی اللہ کا گھر بھی

جس وقت گواہی کی ہوئی اُن کو ضرورت
بُت بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

چہرہ ہے ترا آئینۂ حُسنِ الٰہی!
دیکھے ترا جلوہ تڑپ جائے نظر بھی

جس وقت ہوئی بزم جہاں میں تری آمد
سجدے کو ترے جھک گیا اللہ کا گھر بھی

کیا وصف ترے چہرۂ انور کا ادا ہو
تلوے ہیں ترے غیرتِ خور، رشکِ قمر بھی

حق نے تمہیں قادر کیا اور غیب کا عالم
بندوں کی مدد کرتے ہو رکھتے ہو خبر بھی

ہے تیرا تصور تو مسلمانوں کا ایماں!
اور قلب میں نجدی کے بسا گاؤ بھی خر بھی

بجتے ہیں ترے ڈنکے فلک عرش بریں پر
معمور ترے ذکر سے ہے بحر بھی بر بھی

سرداروں کے سر خم ہیں درِ پاک پہ تیرے
ساجد تری سرکار میں ہیں دل بھی جگر بھی

ذرّہ ترے کوچے کا اگر جلوہ نما ہو
ٹل جائے گا سورج بھی مقابل سے قمر بھی

مملوک خدا کا ہے خدائی کا ہے مالک
قبضہ میں ترے ارض و سما خشک بھی تر بھی

بھر دے مری جھولی کو نواسوں کا تصدق
سگ ہوں ترا محتاج ترا دستِ نگر بھی

سگ ہوں میں عُبیدِ[1] رضوی غوث و رضا کا
آگے سے مرے بھاگتے ہیں شیر ببر بھی!

---

[1] حضرت شیر بیشۂ اہل سنت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عبید تخلص فرماتے تھے۔

تضمین بر کلامِ اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از حضرت مولانا قاری صغیر احمد صاحب قبلہ قادری رضوی نوری
بانی و ناظمِ اعلیٰ الجامعۃ القادریہ رچھا اسٹیشن بریلی شریف

زمانے میں آئے بہت آنے والے ۔ نہ آیا کوئی تجھ سا اے آنے والے
سراجاً منیرا لقب پانے والے ۔ چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ہم اہلِ سنن کا عقیدہ ہے واللہ ۔ وہابی جہنم کا کندہ ہے واللہ
جو مُردہ کہے گا وہ مُردہ ہے واللہ ۔ تُو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

عدوِّ نبی خواہ جب بھی مرے گا ۔ سفید و سیاہ سانپ اس کو ڈسے گا
مٹانا جو چاہے وہ خود ہی مٹے گا ۔ رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آؤ بصیرت کی آنکھوں کو کھولو ۔ گذارش ہے سانپوں سے محفوظ ہو لو
بریلی کے سائے میں آکر یہ بولو ۔ میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جا بجا تھانے والے

کبھی انبیاء کے کلاموں سے الجھیں ۔ کبھی اولیاء کے پیاموں سے الجھیں
جلوسوں سے الجھیں سلاموں سے الجھیں ۔ ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

نہ زہد اور تقویٰ نہ روحِ عبادت ۔ مرے پاس ہے بس گناہوں کی کثرت
مگر ہے عقیدہ یہی ہے حقیقت ۔ برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بد دل پر بھی برسا دے برسانے والے

یہ ان کی نمازیں یہ گھٹنے بنانا ۔ یہ تسبیح گھمانا یہ کلمہ پڑھانا
یہ معصومیت کے لبادے میں آنا ۔ فرشتہ صفت بن کے تشریف لانا
صغیر ان کا دھوکا ہے دھوکا نہ کھانا ۔ رضا کا یہ پیغام سب کو سنانا
رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

Scanned with CamScanner

9

۶/۵۹۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِنَا خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاُصُوْلِہٖ وَفُرُوْعِہٖ وَابْنِہٖ السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِی الْبَغْدَادِی وَسَیِّدِنَا الْاِمَامِ اَعْلٰیحَضْرَتْ الْبَرِیْلَوِی اَجْمَعِیْنَ

۶/۵۹۲

منقبت

در شانِ رئیس الاتقیاء محبوبِ اصفیاء حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ والرضوان

از مولوی محمد رابع عرف نورانی شاہ قادری رضوی صاحبزادہ حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ

دینِ حق کے رہنما ہیں بدرِ ملت بدرِ دین
ہم سے رخصت ہوگئے ہیں بدرِ ملت بدرِ دین

جانشین مفتیٔ اعظم ہیں یہ بدر الزماں
مفتیٔ اعظم کے پیارے بدرِ ملت بدرِ دین

اعلیٰحضرت کی سوانح آپ نے تحریر کی
آپ کی ہے یہ سعادت بدرِ ملت بدرِ دین

دین کی تبلیغ[۲] کی اور سنیت روشن کیا
اعلیٰحضرت کے ہیں پیارے بدرِ ملت بدرِ دین

سایہ افگن تھے ملائک بھی جنازے میں ترے
ہے یہ تیرا مرتبہ اے بدرِ ملت بدرِ دین!

بدرِ ملت کے جنازے میں گئی تھیں مکھیاں[۳]
آپ کی ہے یہ کرامت بدرِ ملت بدرِ دین

ماہِ رمضاں میں ہوا ہے بدرِ ملت کا وصال
واہ کیا ہی مرتبہ ہے بدرِ ملت بدرِ دین!

اے نورانی قادری کہہ دے تو یہ وقتِ وصال
بعد مغرب جاں بحق شد بدرِ ملت بدرِ دین

حـــہ یہ منقبت کچھ ترمیم واضافہ کے ساتھ شاملِ کتاب کی جا رہی ہے۔

۳ـــ حضور بدرملت علیہ الرحمہ کے جلوس جنازہ میں ہزاروں ہزار شہد کی مکھیاں شریک تھیں مگر کسی بھی فرد کو کوئی ایذا نہ پہنچائی۔

۲ـــ تبلیغ دین کا انداز بھی آپ علیہ الرحمۃ کا ممتاز تھا حضرت کے وصال فرمانے

کے بعد مجھ فقیر قادری کو رمنگرہ علاقہ بھانبھر ضلع بلرام پور بغرض تبلیغ سُنّیت سفر درپیش ہوا اس موقع پر حضرت علیہ الرحمہ کے ایک معتقد نے مجھے بتایا کہ جب حضور بدر ملت علیہ الرحمہ سے ہم لوگوں کی ملاقات نہ ہوئی تھی اس وقت تک دینی، مذہبی معلومات سے ہم لوگ بالکل کورے تھے۔ یہاں تک کہ ہم لوگ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ اگر کسی مسلمان کا انتقال ہوگیا تو سنت طریقہ پر انہیں کیسے نہلایا جائے گا اور کفن پہنانے اور دفن کرنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ لیکن حضور والا کی ملاقات کے بعد جب خدمت میں آمد و رفت کے سلسلے شروع ہوئے تو حضور والا درجہ بدرجہ عقائد دینیہ اور مسائل شرعیہ پر روشنی ڈالتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ کی تشریف آوری پر محفل میلاد شریف کے اختتام پر نماز عشاء ادا کی گئی بعدہٗ مذہبی مذاکرے کی محفل حضور والا نے قائم فرمائی وہاں لوگ جمع ہوئے اور نماز و زکوٰۃ کے موٹے موٹے مسائل پر گفتگو ہوتی رہی اسی دوران ایک صاحب نے سوال کر دیا کہ کسی مسلمان کے انتقال کر جانے کے بعد مُردے کو سُنّت کے مطابق نہلانے اور تجہیز و تکفین کا کیا طریقہ ہوگا حضور والا تقریباً آدھی رات تک اس مسئلہ کو سمجھاتے رہے اور ہم لوگوں کو عملی تربیت بھی دیتے رہے۔

یہ تھی حضور بدر ملت قدس سرہٗ العزیز کی امتیازی شان جو اس وقت نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ اس طرح کے واقعات متعدد ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ زندگی نے وفا کی تو سوانح بدر ملت میں یکجا کیے جائیں گے۔ قلت صفحات کے باعث اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ فقط

فقیر عبد الصمد القادری، نزیل مدینہ مسجد
گوونڈی، بمبئی ۴۳

تعارف

حضور بدر العلما حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ بدر الدین احمد قبلہ قادری رضوی
نوری، گورکھپوری ثم لبستوی علیہ الرحمۃ والرضوان

از: عبد الصمد قادری رضوی نوری، خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ رضانگر روڈ
رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد۔ بہار

آپ کی عبقری شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ نے بے شمار دینی، ملی اسلامی، علمی، عملی، تحقیقی خدمات انجام دیئے ہیں۔ آپ اپنے اسلاف کرام کے بہترین نمونہ تھے۔ حضور پرنور آقائے نعمت دریائے رحمت، مجدد مأتہ ماضیہ امام اہلسنت سرکار اعلیحضرت اور تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار مفتی اعظم نوری قدس سرہما العزیز کے بڑے جانثار اور شیدائی و فدائی مرید و عاشق تھے۔

آپ تادم حیات مسلک سرکار اعلیحضرت کی اشاعت اور سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی محبت و اطاعت پر گامزن رہتے ہوئے اپنے معبود برحق کی عبادت کرتے رہے، اور فرزندان اہلسنت کے دلوں میں محبت رسول اور عشق مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا چراغ جلا کر ایمان و عقیدے کی ایسی حفاظت فرمائی جس کی مثال دور حاضرہ میں نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ آپ سنی مسلمانوں کے لیے ابر کرم اور نجدی وہابی، دیوبندی، مودودی، تبلیغی، ندوی، رافضی، نیچری، قادیانی اور صلح کلی وغیرہم فرقہائے باطلہ کے لیے شمشیر برہنہ تھے۔ آپ علم و فضل کے روشن اور بلند مینار تھے۔ آپ کے تبحر علمی کی جھلک آپ کی تصنیفات مبارکہ اور اور مسلکی مذہبی، دینی ملی کارہائے نمایاں سے ظاہر ہے۔

ولادت ونسب

آپ ۱۳۴۸ھ مطابق ۱۹۲۹ء میں اپنے نانی ہال موضع حمید پور ضلع گورکھپور جو راوٹ پار سے تقریباً دو میل

Scanned with CamScanner

کے فاصلہ پر ہے وہیں پیدا ہوئے۔

آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے حضرت مولینا بدرالدین احمد رضوی بن عاشق علی بن احمد حسن بن غلام نبی بن محمد نادر صدیقی غَفَرَ اللّٰہُ تعالیٰ لَھُمْ بِجَاہِ رَسُوْلِہِ الْاَکْرَمِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَارَکَ وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ ط

خاندانی حالات

شیخ محمد نادر مرحوم کے آباء و اجداد، قصبہ یوسف پور محمد آباد ضلع غازی پور یو، پی کے باشندہ تھے جن کے تعلقات قصبہ شاہ پور کوٹ، تحصیل بانس گاؤں ضلع گورکھپور کے نواب سید شاہ عنایت علی مرحوم کے سادات شاہی خاندان سے قدیم زمانہ سے قائم تھے۔ پھر اسی دیرینہ خاندانی تعلق کی بناء پر محمد نادر مرحوم کے والد اور چچا، سید صاحب موصوف کی ایک جنگی مہم میں بحیثیت افسر فوج شریک ہو کر کام آگئے۔

اس زمانہ میں شیخ محمد نادر مرحوم ننھا بچہ تھے۔ حضرت سید صاحب نے ایک جاں نثار فوجی افسر کی سعادت مند یادگار کو اپنی تربیت و کفالت میں پروان چڑھایا، جب شیخ نادر مرحوم سن شعور کو پہنچے تو سید صاحب ممدوح نے اپنے دیوان خاص میں ایک ممتاز عہدہ دے کر ان کو اپنا مقرب بنایا اور دو گاؤں بطور جاگیر عطا فرمائے ایک موضع راؤت پار جو قصبہ شاہ پور سے ایک میل کے فاصلہ پر اتر جانب ہے اور دوسرا موضع کھوکھر جوت جو تحصیل سگڑی ضلع اعظم گڑھ میں ہے۔ غلام نبی مرحوم نے شاہ پور کے بجائے راوت پار کو وطن بنایا۔ جہاں، خاندان والے آج بھی آباد ہیں رہا کھوکھر جوت تو اس کی پوری آراضی رفتہ رفتہ فروخت ہو کر دوسروں کے ہاتھ میں منتقل ہو چکی ہے۔

آپ کے والد گرامی مولوی عاشق علی صدیقی ۲۲؍ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۹۶ھ مطابق ۸؍ دسمبر ۷۶ء کو رات کے اخیر حصہ میں ۴ بجے وصال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ بڑے متقی پرہیزگار اور دیندار تھے، آپ کا آخری آرام گاہ راؤت پار ہی میں ہے۔

ان اکابر کے اسمائے گرامی

جن کے حضور بدر ملت نیاز مند رہے اور آپ کی کردار سازی میں جن کا نمایاں حصہ رہا۔

(۱) **مرشد گرامی:۔** شہزادۂ اعلیحضرت، سراپا خیر و برکت پیشوائے اہل سنت حضرت علامہ مولانا الحاج المفتی الشاہ محمد مصطفےٰ رضا خاں قادری رضوی نوری سرکار حضور مفتی اعظم قبلہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ نوریہ رضویہ بریلی شریف، یوپی۔

(۲) **مرشد اجازت:۔** شیر بیشۂ سنت، مظہر اعلیحضرت، امام المناظرین فخر الواعظین، علامۂ دہر حضرت مولانا مفتی حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری برکاتی رضوی پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ والرضوان آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ حشمتیہ پیلی بھیت شریف یوپی۔

(۳) **مرکز عقیدت:۔** حضور شعیب الاولیا شیخ المشائخ حضرت شاہ محمد یار علی صاحب قبلہ چشتی لطیفی علیہ الرحمۃ والرضوان بانی خانقاہ و دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر یوپی

جن اکابر اہلسنت سے آپ کا گہرا رشتۂ محبت رہا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں

۱۔ حضور مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ رئیس اڑیسہ علیہ الرحمۃ آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ حبیبیہ دھام نگر شریف ضلع بھدرک اڑیسہ

(۲) مظہر شعیب الاولیا حضرت مولانا الحاج محمد صدیق احمد صاحب عرف خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ سابق سجادہ نشین و ناظم اعلیٰ دار العلوم فیض الرسول، براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۳) شیر بنارس قاطع وہابیت و دیوبندیت حضرت علامہ مولانا عبد الوحید صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ آستانہ حمیدیہ شکر تالاب بنارس

تعلیم و تربیت

حضور بدر العلماء کی اردو تعلیم مقامی درسگاہ قصبہ شاہ پور میں ہوئی۔ عربی اور فارسی کے لیے والد گرامی نے ایک سنی درسگاہ مدرسہ انوار العلوم قصبہ جین پور ضلع اعظم گڑھ میں داخلہ کرایا۔ کچھ دن ابتدائی فارسی پڑھنے کے بعد ۴ ربیع الاول شریف ۱۳۶۳ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۴۴ء کو میزان الصرف کی تعلیم شروع ہوئی۔ تقریباً چار سال تک ادارۂ ہٰذا میں حضرت مولانا مولوی محمد خلیل صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان سے تعلیم حاصل کرتے رہے

پھر شوال ۱۳۶۷ھ مطابق ستمبر ۱۹۴۸ء میں دار العلوم اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں داخلہ لیا اور تقریباً چار سال تک اکتسابِ علم کرتے رہے اور اپنے اساتذہ کرام کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔

۱۰ شعبان المعظم ۱۳۷۱ھ مطابق مئی ۱۹۵۲ء کو اکابر علمائے کرام کے ہاتھوں آپ کی دستار بندی ہوئی اور ادارہ نے سندِ فراغت سے نوازا

اساتذہ کرام

(۱) استاذ العلما حضور حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز صاحب اشرفی مرادآبادی بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور قدس سرہ العزیز۔

(۲) شیخ العلماء حضرت علامہ مولانا غلام جیلانی قادری رضوی اعظمی علیہ الرحمہ۔

(۳) حضرت علامہ مولانا حافظ قاری الشاہ عبد الرؤف صاحب قبلہ علیہ الرحمہ سابق شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور (۴) شیخ الخطباء حضرت علامہ مولٰینا عبد المصطفٰے اعظمی علیہ الرحمۃ والرضوان (۵) شیخ القراء قاری محمد یحیٰی صاحب علیہ الرحمہ سابق ناظم اعلیٰ دار العلوم اشرفیہ مبارکپور (۶) حضرت مولانا مولوی محمد خلیل صاحب کچھوچھوی علیہ الرحمۃ۔

دینی خدمات کی ابتداء

حضور حافظ ملت مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کے حکم کے مطابق آپ ایام رمضان المبارک

کی سالانہ تعطیل گذار کر شوال المکرم ۱۳۷۱ھ کو دار العلوم اشرفیہ مبارکپور تشریف لائے اور تدریسی مشق کے لیے ادارۂ ہٰذا کے طلبہ کو ۲۵ رجب المرجب ۱۳۷۲ھ تک عربی کی تعلیم دیتے رہے۔ پھر حضور حافظ ملت قدس سرہ العزیز نے تبلیغی خدمات کے لیے آپ کو موضع کوٹواری ضلع بلیا یوپی روانہ کیا۔ وہاں آپ ۲۸ رجب المرجب ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۵۳ء سے ۱۹ ذی القعدہ ۱۳۷۲ھ مطابق ۳۱ جولائی ۱۹۵۳ء تک اپنا فریضہ انجام دیتے رہے۔ بعدہٗ حضور حافظ ملت علیہ الرحمہ نے آپ کو درس نظامی کی تدریس کے لیے شہر بستی بھیجا۔

۲۲ ذی القعدہ ۱۳۷۲ھ مطابق ۱۳ اگست ۱۹۵۳ء کو انجمن معین الاسلام پرانی بستی میں درس نظامی کی تدریس کے لیے آپ کی تقرری ہوئی اور تقریباً ڈھائی سال تک اپنے اسلاف کے طریقے پر انجمن معین الاسلام میں طلبہ کو خالص مذہبی دینی تعلیم دیتے رہے۔ ابھی آپ کو انجمن معین الاسلام سے استعفا دیئے چار مہینے ہی گزرے تھے کہ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی کے بانی شیخ الاولیاء حضرت مولانا محمد یار علی چشتی لطیفی علیہ الرحمہ نے آپ کو اپنے ادارہ میں مدعو کیا۔

آپ یکم ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۰ جولائی ۱۹۵۶ء کو حضور سیدی شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کی دعوت پر دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف تشریف لائے اور ادارہ کی خدمات کو قبول فرمایا۔

آپ کے علمی و عملی وقار و دبدبہ کے پیش نظر بانی فیض الرسول اور اراکین ادارہ نے صدر المدرسین کے عہدے پر فائز کیا۔ تقریباً اٹھارہ سال تک مسلسل صدر مدرس کی حیثیت سے خدمات دینیہ میں مشغول رہے۔ اور خون جگر جلا کر دار العلوم کو خوب فروغ دیا۔ زیر طلبہ کی تعلیم و تربیت پر نہایت کڑی نگرانی از خود فرماتے رہے تعلیمی و تربیتی معیار کو بلند کرنے میں انتھک کوشش کا مظاہرہ کرتے رہے اور اپنے متعلقین اور شاگردوں کو شریعت مطہرہ کا پابند اور صالحین کا پیروکار بنانے میں نہایت مصروف رہے۔ ساتھ

ہی ساتھ اپنے زمانۂ قیام میں دار العلوم کی ترقی کے لیے ہزاروں روپے چندہ فراہم کرتے رہے مگر ایک پیسہ بھی بنام کمیشن آپ نے قبول نہیں فرمایا۔

فتاوی فیض الرسول جلد دوم ص ۶۳ میں ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم بسنتوی تحریر کرتے ہیں

"جس زمانے میں حضرت مولانا بدرالدین احمد رضوی دار العلوم فیض الرسول میں مدرس اول تھے اس زمانے میں ادارے کا تعلیمی معیار بڑا اونچا تھا ملک کے طول و عرض میں اس ادارہ کی شہرت جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تھی لیکن جب آپ اس ادارے سے سبکدوش ہوکر مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا چلے گئے تو ادارے کا تعلیمی معیار روز افزوں فروتر ہوتا گیا حتیٰ کہ طلبہ کی تعداد میں ایک حد تک کمی محسوس ہونے لگی۔

آپ کے خلوص و للہیت کو دیکھکر شاہ صاحب علیہ الرحمہ فرماتے "حضرت مولانا بدرالدین صاحب فیض الرسول کی روح ہیں"

ساتھ ہی پیشوائے اہلسنت شہزادۂ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ ۱۳۸۵ھ میں جب براؤں شریف تشریف لائے تو واپس ہوکر بریلی شریف سے اپنا یہ تأثر حضرت شاہ صاحب قبلہ کے نام ارسال فرمایا۔

"محب سنیت مخلص مبلغ مذہب اہل سنت ناشر مسلک امام اہلسنت اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ جناب شاہ یار علی صاحب دام بالمواہب و حضرات مدرسین اساطین دین وجمیع اراکین خدمتلت وطلباء علوم شریعت سلمہم ربہم وصانہم عن الفتنۃ۔ وعلیکم السلام ثم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طالب خیر بحمدہ تعالیٰ مع الخیر حضرت شاہ صاحب قبلہ کی کرم فرمائیوں انکے صاحبزادہ بلند اقبال کی عنایتوں اور مدرسین واراکین وطلباء و خدام مدرسہ فیض الرسول کی محبتوں کی یاد کو دل کی گہرائیوں میں لیے ہوئے وطن

پہونچا۔ فیض الرسول کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ واقعی یہ فیض الرسول ہے (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔) مولائے کریم عزوجل اسے روز افزوں ترقیاں بخشے اور اس کے فیوض کو عام فرمائے۔ دل بہت مسرور ہوا تعلیم اچھی تربیت بہتر۔ سنیت کی تبلیغ، رضویت کی اشاعت سنت کی ترویج کا جذبہ جو فیض الرسول میں پایا کہیں نہ پایا۔ اس فقیر بے توقیر کا اعزاز واکرام نسبت اعلیحضرت کے سبب جو فرمایا اس کی حیثیت سے کہیں زیادہ تھا۔ اور پھر یہ کہ بعض نے فرمایا کہ ہم کچھ خدمت نہ کر سکے۔ طلبہ سے جو عہد لے کر داخل کیا جاتا ہے بعد فراغ وہ عہد سند میں لکھا ہوتا ہے جو طالب علم پڑھ کر اہل جلسہ کو سنا کر اس پر گواہ کر لیتا ہے۔ یہ ایسی بے مثال چیز ہے جو اور سنی مدارس تو درکنار خود مرکز بھی اس ضروری امر کی طرف توجہ نہ کر سکا۔ اس سے فقیر بہت زیادہ متاثر ہوا جگہ جگہ اس کا فقیر نے ذکر کیا۔ شاہ صاحب اور مدرسین کو ہر جگہ دعا کے ساتھ یاد کیا۔ والسلام

فقیر مصطفےٰ رضا غفرلہ ۱۵؍ ذی الحجہ ۱۳۸۵ھ ،،

ان مبارک شہادتوں کے بعد اب میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ بانی فیض الرسول نے صدر مدرس ہی ایسا چھانٹ کر رکھا تھا جس نے دار العلوم کو باغ وبہار، نہایت شاداب چمن گلزار کر دکھایا تھا۔ یہ ساری برکات اسی وجود مسعود کی تھیں۔ یہ ساری روشنی اسی کے جلوے کی تھی۔ اسی کے خلوص، اسی کے اخلاق اسی کے انتخاب نے اچھے قابل مدرسین اور طلبہ کو جمع کر دیا تھا۔

غرض یہ کہ آپ نے حضور شاہ صاحب قبلہ کے روحانی فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتے ہوئے ادارہ ہٰذا کو خوب پروان چڑھایا۔ اور حضور شاہ صاحب قبلہ نے بھی آپ کو خوب نوازا۔ چنانچہ اس کا اعتراف کرتے ہوئے فیض الادب دوم مطبوعہ پاکستان صفحہ ۱۴۲ پر آپ یوں رقمطراز ہیں:۔

"میرے زمانۂ قیام براؤں شریف میں حضرت سیدی شاہ صاحب علیہ الرحمہ

نے ۲۲ محرم ۱۳۸۷ھ کا دن گزار کر ۲۳ ویں محرم کی شب میں وصال فرمایا۔ میں نے بفضلہ تعالےٰ گیارہ سال حضرت کی حیات کا زمانہ پایا جس سے میری دین کی تربیت میں بہت کچھ مدد ملی والحمد للّٰہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ الطاہرین وصحبہ الطیبین۔

حضور سیدی شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے فضائل نیز دار العلوم فیض الرسول کا وجود کس طرح عمل میں آیا اور طلبہ کو تعلیم و تربیت کس طرح دی جاتی رہی؟ اس کا تذکرہ تحریری روداد مناظرہ "اظہار حق" میں یوں فرمایا۔ "یوپی کے مشرقی حصے پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے جب یہ علاقہ دینی تعلیم، اسلامی تہذیب سے محروم اور اس کا دامن اسلام وسنیت کے جواہر پاروں سے خالی تھا۔ لیکن اللہ عزوجل کے نائب اعظم حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اس سرزمین پر کرم فرماتے ہوئے اپنے پیارے اسلام کے خادم ہمارے مخدوم حضور سیدی شیخ المشائخ مولانا محمد یار علی صاحب قبلہ کی توجہ اشاعت اسلام وسنیت اور خدمت علم کی طرف موڑ دی۔ چنانچہ حضور سیدی قبلہ نے مسلسل تبلیغی سرگرمیوں سے اس کوردہ علاقہ کی کایا پلٹ دی اور اس کی مذہبی تاریکی اسلام وسنیت کی روشنی میں تبدیل کردی۔ پھر تبلیغی دائرہ وسیع کرنے کے لیے آپ نے براؤں شریف ضلع بستی میں ایک دینی مدرسہ کا سنگ بنیاد بھی رکھا۔

اس کے بعد آپ نے نہ صرف یوپی بلکہ اکناف ہند کے تشنگان علوم وفنون کو سیراب ہونے کے لیے اس دینی علمی سرچشمے کو ایک شاندار دار العلوم میں تبدیل فرمادیا جس میں اس وقت چار مستند علماء اور دو مولوی انتھک کارگزاریوں سے علمی حلقوں میں اپنا سکہ جمائے ہوئے ہیں اور ہر سمت کے کثیر طالبان علوم پروانوں کی طرح اس دینی شمع کے گرد جمع ہو کر اس کے اسلامی انوار سے اپنے ذہن و دماغ روشن کر رہے ہیں۔

اس دار العلوم کی سب سے بڑی امتیازی شان یہ ہے کہ اس کے علماؑ اور طلبہ ایک طرف قلوب مسلمین کو اسلام و سنیت کی تبلیغ سے منور کرتے ہیں تو دوسری طرف اپنی ایمان افروز تقریروں سے بے دینوں، بد مذہبوں کے کلیجے بھی چھلنی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں دیوبندی مذہب کا بخیہ ادھیڑنے وہابی دھرم کے مکر و فریب کے دبیز پردوں کو تار تار کرنے میں یہ دار العلوم خصوصی حیثیت رکھتا ہے۔

آستانۂ عالیہ فیض الرسول براؤں شریف کے عظیم الشان جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں (جو ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو منعقد ہوتا ہے۔ امسال دار العلوم کے طلبہ نے عربی فارسی اور اردو کے دلچسپ مکالموں سے سارے مجمع کو محو حیرت بنا دیا۔ انہوں نے اپنے سادے سادے مکالموں میں سنیت کی تبلیغ اور وہابیت کی رد کا وہ کام انجام دیا جس سے ایک نئی طرز تبلیغ کی داغ بیل پڑی۔ مسلمانوں کے سنجیدہ علمی حلقوں نے تبلیغ سنیت کے اس انوکھے انداز کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور خوش ہو کر طلبہ کو انعام و اکرام سے نوازا۔ اس سالانہ تقریب میں فیض آباد گورکھپور، گونڈہ، اعظم گڈھ، بارہ بنکی، بہرائچ شریف، راج نیپال اور خود بستی کے ہزاروں مسلمان شریک تھے۔ دار العلوم کے علماؑ اور طلباء کی تبلیغی سرگرمیوں اور ان کے علمی عملی کارناموں نے ہزاروں مسلمانوں کے قلوب میں بلند پایہ دینی درسگاہ کی بے پناہ محبت کا لازوال جذبہ پیدا کر دیا لیکن قرب و جوار کی دنیائے وہابیت نے دار العلوم کے اس بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو اپنے لیے فال بد تصور کیا بالخصوص اہالیان موضع کرہی میں طلبہ کے ان تبلیغی مکالموں نے ہلچل مچا دی"۔

مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ آپ دار العلوم کو اسلاف کرام کے طریقے پر شرعی دستور کے مطابق فروغ دیتے رہے اور یہ بھی عزم رکھتے تھے کہ اس ادارہ کو ایڈ اور الحاق کے پنجے ہمیشہ آزاد رکھا جائے گا۔ مگر ایسا نہیں ہو سکا اور آپ کی یہ آرزو پوری نہ ہوئی بلکہ وہاں کے اراکین نے ابتداءً الٰہ آباد بورڈ عربی و فارسی سے

الحاق کروادیا۔ اس کے بعد بھی چند سال تک حضرت محسن و خوبی اپنا فریضہ انجام دیتے رہے مگر شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے وصال کے بعد الحاق کی وجہ سے کچھ ایسے حالات پیش آ گئے جس کی وجہ سے آپ کو استعفاء دینا پڑا۔ ان احوال کی تفصیل اپنے ایک چہیتے شاگرد حافظ امام بخش کو یوں تحریر فرماتے ہیں۔

براؤں شریف　　　　یکم رجب المرجب دوشنبہ مبارکہ ۱۳۹۴ھ

عزیز گرامی! وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

عرصہ ہوا آپ اخلاص نامہ آیا تھا، جواب اب جا رہا ہے۔ ادارہ فیض الرسول تو آپ کے زمانۂ تعلیم ہی میں الہ آباد بورڈ عربی فارسی سے الحاق ہو چکا تھا اس وقت یہ بورڈ صرف مدرسہ کو امداد دیتا تھا۔ لیکن آج تین برس کا قصہ ہے کہ بورڈ نے مدرسہ کے مدرسین کو بھی امدادی تنخواہ شروع کر دیا۔ چنانچہ جب ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۱ء میں مدرسین کے نام پر امدادی تنخواہ آئی تو سب لوگوں نے لیا لیکن میں نے انکار کر دیا اور وہ روپیہ نہیں لیا۔''

یہاں پر میں واضح کرتا چلوں کہ آپ کی ذات جو منفرد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں اکثر بڑے بڑے جبہ و دستار والے بھی تنخواہ اور دنیاوی سیم و زر کی بات سنتے ہی ان کا رخ فوراً بدل جاتا ہے۔ مگر آپ کا استغناء ملاحظہ کریں کہ تقریباً دو سال تک صدر المدرسین کے نام پر آپ کے لیے الہ آباد بورڈ نے ہزاروں روپے روانہ کیا مگر قربان جائیے جس کے سینہ میں دنیا کی محبت نہیں تھی اپنی ذات کے لیے ایک پیسہ بھی قبول نہیں فرمایا اور پوری الحاقی رقم طلبہ میں تقسیم کروا دیا۔ بعدہ جب آپ کو یقین ہو گیا کہ دار العلوم مکمل طور پر بورڈ کے پنجہ میں چلا گیا اور متعلقین مدرسہ کا اس سے جدا ہونا ممکن نہیں۔ تو آپ نے اپنا یہ فیصلہ سنا دیا: کہ مجھے اس ادارے سے مستعفی ہونا گوارا ہے مگر عربی تاریخ چھوڑ کر انگریزی اختیار کرنا ہرگز گوارا نہیں چنانچہ آپ اپنے شاگرد امام بخش صاحب کو لکھتے ہیں

"پارسال سے بورڈ کے قانون کے مطابق یہاں تمام رجسٹر انگریزی تاریخ کے مطابق کردیئے گئے۔ ہاں رجسٹر حاضری مدرسین میری وجہ سے دو بنانا پڑا ایک اسلامی تاریخ کے مطابق اور دوسرا انگریزی تاریخ کے موافق ۔ میرا دستخط اسلامی تاریخ والے رجسٹر پر ہوتا رہا لیکن باقی تمام علماء اسلامی اور انگریزی دونوں پر دستخط کرتے رہے۔ امسال جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ سے عربی تاریخ والا رجسٹر ختم کردیا گیا اور انگریزی تاریخ والا چالو رکھا گیا۔ اور مجھ سے مطالبہ ہوا کہ انگریزی تاریخ والے رجسٹر پر آپ بھی دستخط کریں میں نے صاف انکار کردیا کہ میں انگریزی تاریخ والے رجسٹر پر ہرگز دستخط نہیں کروں گا۔"

پھر آگے رقمطراز ہیں :۔ "۲۵؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ بدھ کا دن گزار کر رات میں میٹنگ ہوئی تو سب لوگوں نے طے کیا کہ الحاق برقرار رکھا جائے گا اور حساب وکتاب سب انگریزی تاریخ کے مطابق رہیں گے تو میری طرف سے اعلان ہوا کہ اب میں ادارہ ہٰذا میں اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر ہوں اور بتادیا کہ انشاء المولیٰ تعالیٰ ۱۶؍ شوال ۱۳۹۴ھ سے بذریعہ استعفاء میں الگ ہوجاؤں گا۔ میرے اس اعلان سے تھوڑا تاثر رہا اور منیجر صاحب نے تنہا میرے لیے ایک رجسٹر بنانے کے لیے دفتر والوں کو ہدایت دی ہے۔ اب میری طبیعت اتنی اکھڑ چکی ہے کہ میں یہاں رہنے کے لیے تیار نہیں ہوں اور پختہ ارادہ وعزم محکم باعتماد حصول رضائے الٰہی وخوشنودی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کرلیا ہے کہ ۱۶؍ شوال ۱۳۹۴ھ سے یہاں سے انشاء المولیٰ تعالیٰ مستعفی ہوجاؤں گا۔"

لہٰذا حضور والا تاریخ معینہ پر ادارہ فیض الرسول سے ایڈوالحاق کے برے نتائج کی وجہ سے مستعفی ہوگئے، اور زندگی بھر ایڈوالحاق کی خرابیاں بیان فرماتے رہے اور مسلمانوں کو دینی اداروں کو ایڈوالحاق کے پنجے سے بچنے کی تاکید فرماتے رہے۔

یہاں پر کسی شخص کے ذہن میں یہ بات آسکتی ہے کہ انگریزی تاریخ وسنہ وایڈ

کے لیے آپ نے اتنی شدت کیوں اختیار فرمایا؟ تو اس کے جواب میں اپنے شاگرد حافظ اللہ بخش صاحب کو خود ہی لکھتے ہیں :۔

"الجزء الرابع من مفاتیح الغیب المشتہر بالتفسیر الکبیر للامام محمد الرازی ابن العلامہ ضیاء الدین عمر المشتہر بخطیب الرازی رحمۃ اللہ ونفع بہ المسلمین آمین۔ ص۴۲ در زیر آیت ۔ اِنَّ عِدَّۃَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْرًا۔ قال بعضھم المراد من الکتاب القرآن وقد ذکرنا آیات تدل علی ان السنۃ المعتبرۃ فی دین محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ھی السنۃ القمریۃ الخ نیز ص۴۳ پر مذکور ہے قال اھل العلم الواجب علی المسلمین بحکم ھذہ الآیۃ ان یعتبروا فی بیوعھم وفی مُدَدِ دُیُوْنِھِمْ واحوال زکوٰتھم وسائر احکامھم السنۃ العربیۃ بالاھلۃ ولا یجوز لھم اعتبار السنۃ العجمیۃ والرومیۃ۔

ترجمہ :۔ علمائے اسلام نے فرمایا ہے کہ آیت کریمہ مذکورہ کے ارشاد کے مطابق مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی خرید و فروخت میں اور اپنے قرضوں کی مدت مقرر کرنے میں نیز اپنی زکوٰتوں کے سال متعین کرنے میں اور اپنے سارے معاملات میں چاند کے حساب سے عربی سنہ کا لحاظ کریں اور ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ عجمی سنہ یا رومی سنہ کو استعمال کریں۔

تفسیر کبیر یہاں دار العلوم میں موجود ہے۔ ہجری سنہ و تاریخ کا استعمال کرنا شرعاً واجب ہے۔ ثبوت کے لیے تفسیر کبیر کی عبارت لکھوا کر بھیج رہا ہوں۔ اسلامی سنہ و تاریخ کے استعمال کے بارے میں جو مولوی، حافظ، قاری مولانا بغاوت کرتا ہو اس کو یہ عبارت دکھلا دیجیے اور اگر دھاندھلی کرے تو اس کے فاسق ہونے کا اعلان کر دیجیے۔ جمعہ کے دن عام مسلمانوں کو بھی اس وجوب شرعی

Scanned with CamScanner

سے آگاہ گردیں۔ فقط بدرالدین احمد ؀

اس سلسلہ میں اب بھی کسی مسلمان کا ذہن صاف نہ ہو تو امام اہلسنت مفتیٔ مرجع الانام سرکار اعلیحضرت قدس سرہ العزیز کا تفصیلی فتوی فتاوی رضویہ جلد ہشتم صفحہ ۱۴۴ / ۴۵ / پر ملاحظہ کریں اور آپ کی تحقیق اور اپنے موقف پر اٹل پہاڑ کی طرح قائم رہنے اور مسلمانوں کو قائم رکھنے کی کوشش و ترغیب پر غور کریں کہ آپ محض کاغذی اور رسمی رضوی نہیں تھے بلکہ زندگی کے اخیر لمحہ تک تقریراً تحریراً ان کے ہدایات عام کرنے کے لیے ہمیشہ فکرمند و متحرک رہے اور شاگردوں و معتقدوں کو مسلک اعلیحضرت پر مضبوطی سے قائم رہنے اور اس کی ترویج و اشاعت کی تاکید فرماتے رہے۔ مولائے کریم اس دور پر فتن میں ہم سب کو ایسے حق گو پیشوائے اہلسنت کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور مسلک رضویت پر استقامت بخشے۔ آمین۔

آپ اپنی تصنیف "تعمیر ادب حصہ سوم میں (جو سنی نونہالوں کے لیے لکھی گئی ہے) ہجری سنہ پر عمل کرنے والوں کے لیے ایمان افروز نکتہ بیان فرماتے ہیں جس کو میں من وعن نقل کرتا ہوں۔

"حضور کا مکہ چھوڑ کر مدینہ چلا جانا ہجرت کہلاتا ہے، یہ ایک عام بات ہے کہ انسان کو اپنے وطن سے، اپنے گھر سے بہت محبت ہوا کرتی ہے لیکن حضور نے محض اللہ تعالیٰ کے پیارے دین کی خاطر اپنے وطن کو چھوڑ دیا اور مکہ سے ہجرت کر گئے۔ آج ماہ ربیع الاول شریف کی آٹھ تاریخ اور ہجری ۱۳۹۱ھ تیرہ سو اکیانوے ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت ہمارے سرکار کو مکہ سے ہجرت کیے ہوئے تیرہ سو اکیانوے برس ہو رہے ہیں۔

حضور کا مکہ سے ہجرت کرنا یہ مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑا سبق ہے جب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام کو زندہ رکھنے اور اسلام پھیلانے کی خاطر

اپنے پیارے وطن مکہ کو چھوڑ دیا تو مسلمانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اسلام پر اپنا تن من دھن قربان کرنے کے لیے تیار رہیں اور اگر اسلام کو بچانے کے لیے اپنا گھر بار بھی چھوڑنا پڑ جائے تو گھر بار کو بھی خیر باد کہہ دیں۔

چونکہ حضور کی ہجرت یہ ایک ایسا سراپا ہدایت واقعہ ہے جسے ہمیشہ مسلمانوں کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے حضرات صحابہ نے اسلامی سال کو ہجری سنہ کے نام سے جاری کیا تاکہ دنیا کے مسلمان جب بھی اپنے حساب وکتاب اور دوسرے کاموں میں ہجری تاریخ اور سنہ لکھیں تو ان کو سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ یاد پڑتا رہے۔

بچو! ایک بہت بڑے صدمہ کی بات ہے کہ آج کل نام کے مسلمان بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن کام کے مسلمان بہت کم ہیں۔ چنانچہ اس زمانہ کے بہتیرے مسلمانوں نے اسلامی مہینہ اور ہجری سنہ کا لکھنا اور یاد رکھنا ہی چھوڑ رکھا ہے۔ یہ لوگ انگریزی مہینے اور سال تو طوطوں کی طرح خوب رٹتے رہتے ہیں اور جب تاریخ وسنہ لکھنے کی ضرورت پیش آتی ہے تو انگریزی مہینہ اور سال لکھا کرتے ہیں لیکن اسلامی مہینہ اور ہجری سنہ تو یاد ہی نہیں تو پھر لکھیں کیا خاک؟ بھلا سوچو تو سہی کہ جب آج کل کے مسلمانوں کو اپنے کاغذات، تحریروں اور رجسٹروں میں اسلامی تاریخ وسنہ لکھنا گوارا نہیں تو وہ پیارے اسلام کی زندگی کے لیے اور کیا کچھ کر سکتے ہیں؟

عزیز نونہالو! تمہیں سخت تاکید کی جاتی ہے کہ تم اپنے پیارے دین، اپنے چہیتے اسلام سے ہمیشہ محبت رکھنا اور تم اپنی تحریروں میں، اپنے حساب وکتاب کے رجسٹروں میں ضرور اسلامی تاریخ اور سنہ لکھتے رہنا۔ ہاں اگر ضرورت سمجھو تو ہجری تاریخ اور سنہ کے بعد انگریزی تاریخ وسنہ بھی لکھ دینا۔ مثلاً الخ

اللہ تعالےٰ اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے مسلمانان اہلسنت کو اپنے پیشوا کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

Scanned with CamScanner

ایک دوسرا مکتوب جو مولانا غلام محی الدین صاحب گونڈوی کو تحریر فرمایا اس میں استغنائی کی تعلیم اور ایڈوالحاق کی خرابیاں بیان فرماتے ہوئے یوں مسطور ہیں: "الحاق کی خباثت نے ضیائے ایمان چھین رکھا ہے۔ حَسْبُنَا رَبُّنَا وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

قرآن مجید کا ارشاد گرامی ہے:۔ یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ط یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور کھرے قول و فعل والوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔

تقوی اور معیت صادقین کے حصول کی راہ میں روزی کا مسئلہ آڑے آجاتا ہے روزی کے معاملے میں انسان دب پچ جاتا ہے اس آڑے آجانے والی بات کا حل قرآن مجید یوں بیان فرماتا ہے۔

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ یعنی اور جو اللہ سے ڈرے تو اس کے لیے اللہ نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان نہ ہو"۔

چونکہ ایڈوالحاق کا ذکر آگیا ہے اس لیے ضمناً ایڈوالحاق کے برے نتائج جو آپ کی نظروں میں جھلک رہے تھے اس میں سے بھی کچھ ذکر کر دینا مناسب ہوگا۔

شعبان المعظم اور ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ تعطیل کلاں کے موقع پر راقم الحروف کی دعوت پر حضور والاقبلہ نے اس بے نوا پر از حد کرم فرمایا اور شرف قبولیت فرماتے ہوئے قادری منزل رضوی گلی محلہ بابو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار، تقریباً چھ سو کلو میٹر فاصلہ طے فرما کر تشریف لائے اور تقریباً ۴۰ روز تک مہمان نوازی کا موقع مرحمت فرمایا اس موقع پر اسی آبادی کے ایک معتقد مولینا ضیاء الرحمن صاحب رضوی نوری جو زندگی بھر گورنمنٹ اسکول میں ملازمت کرتے رہے۔ موصوف کو آپ کی صحبت میں وقتاً فوقتاً بیٹھنے کا موقع ملا۔ آپ سے مسائل دینیہ پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے موجودہ مذہبی مدارس کے ایڈوالحاق کے سلسلے میں بھی گفتگو کیا۔ آپ نے انکے ہر سوال کا جواب احکام شرعیہ کی

روشنی میں مرحمت فرمایا جس کے نتیجہ میں مولانا کی عقیدت میں جو آپ سے تھی غیر معمولی اضافہ ہوگیا اور وہ سمجھ گئے کہ حضرت کی ساری باتیں سرکار اعلیٰحضرت اور حضور مفتی اعظم کے مسلک کے عین مطابق ہیں۔

چنانچہ مولانا موصوف آپ کے ارشادات عالیہ اور اپنے تجربات کی روشنی میں موجودہ مذہبی مدرسوں کی گورنمنٹ سے ایڈ و الحاق کی خرابیاں یوں بیان کرتے ہیں:۔

(۱) تاریخ پیدائش کفار و مرتدین منانی ہوگی۔ (۲) قیام برائے تعظیم کفار و مرتدین کرنا ہوگا۔ (۳) کفری ترانہ الاپنا ہوگا۔ (۴) کفار و مشرکین اور مرتدین کی تصنیف کردہ کتابیں داخل درس ہوگی۔ (۵) آپ کے اختیارات ختم کر دیئے جائیں گے۔ (۶) منھ پر تالا لگ جائے گا حق بات بولنے کا مجاز نہ ہوگا (۷) حکومت کے مسوّدات پر عمل کرنا ہوگا اگرچہ خلاف شرع ہوں (۸) دیوبندی، وہابی، مودودی، تبلیغی، ندوی، نیچری اور صلح کلی وغیرہ نیز کفار و مشرکین درس و تدریس کے عہدے پر مقرر کیے جائیں گے۔ (۹) خالص دینی اور مذہبی تعلیم برائے نام رہ جائے گی۔ (۱۰) تصویر کشی پر مجبور کیا جائے گا۔ (۱۱) بدمذہبوں کے ساتھ مصافحہ و معانقہ، نشست و برخاست خورد و نوش، سلام و کلام کا سابقہ بھی ہوگا۔ (۱۲) بے دینوں اور بدمذہبوں کو ایصال ثواب بھی کرنا ہوگا۔ (۱۳) سینکڑوں برس کے سنی مدارس کو دنیوی حرص و ہوا کے جال میں پھنس کر وہابی، دیوبندی، ندوی وغیرہم مرتدین اور کفار و مشرکین کے حوالہ کر دینے ہوں گے۔ (۱۴) مجلس انتظامیہ کے ارکان بعض یا کل وہی رہیں گے جن کا تعلق اہلسنت وجماعت اور مسلک اعلیٰحضرت سے نہ ہوگا۔ غرض کہ کفر و ضلالت کی تاریکی میں لوگ بھٹکنے لگیں گے، الحفیظ والامان۔

فقط:۔ ضیاء الرحمٰن رضوی ۱۱ر جمادی الآخرہ ۱۴۱۵ھ

مذہبی ایمانی ذہن رکھنے والے سنی مسلمانوں کو ٹھنڈے دل سے غور کر کے ہر گاؤں ہر قریہ، ہر مسلم آبادی میں ایسے مذہبی مدارس و مکاتب قائم کرنے اور قائم رکھنے

کی ضرورت ہے جو گورنمنٹ کے پنجے سے آزاد ہوں۔ یہ اس لیے کہ سنی مسلمانوں کے جو چوٹی کے زہریلے دشمن گزرے ہیں ان کا یہ نظریہ ہے کہ "مسلمانوں کی مذہبی اور اسلامی تعلیم نیز ان کے تہذیب و تمدن اور شعار کو ختم کر دیا جائے خود بخود یہ قوم مردہ ہو جائے گی"۔ بس اسی نظریہ اور اسی تھیوری پر ایک زمانہ سے بہت تیزی کے ساتھ عمل ہو رہا ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کا مذہبی جذبہ سرد پڑتا جا رہا ہے۔

ایسے موقع پر دین و ملت کا درد رکھنے والے، نبی کریم علیہ التحیۃ والثنا کے سچے وارث غوث و خواجہ اور اعلیحضرت کے سچے عاشق سنیوں کے پیشوا خلیفہ سرکار مفتی اعظم کی ہدایت و تعلیمات پر عمل کرنا دارین میں نجات و سرخروئی کی ضمانت ہو گا۔

سنی مسلمانوں کی بصیرت کے لیے چند اور حوالے بھی ذیل میں نقل کرتا ہوں اور آپ کے موقف و نظریات سے روشناس کرانے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ اس تاریک دور میں دین و مذہب کا سچا درد رکھنے والے مسلمان اپنے مذہبی اداروں کو گورنمنٹ کے پنجوں سے بچانے کی کوشش کریں۔ اور دارین کی سعادت سے مالا مال ہوں۔

آپ علیہ الرحمہ کے مبارک حکم پر قصبہ رفیع گنج میں راقم الحروف کو مدرسہ اور مسجد کے لیے جب زمین حاصل ہو گئی تو حضرت کو بذریعہ خط مطلع کیا تو آپ نے جواباً یوں تحریر فرمایا۔

"یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مدرسہ و مسجد کے لیے زمین حاصل ہو گئی ہے۔ یہ خیال رہے کہ بورڈ کے مزاج رکھنے والے طلبہ، اساتذہ، ارکین اور ممبران کا تعلق مدرسہ سے نہیں ہونا چاہیئے ورنہ آئندہ محنت ضائع ہو جائے گی۔ مولانا کوثر حسن صاحب چھپرہ میں کام کر رہے ہیں اپنے مدرسہ میں انھیں لڑکوں کا داخلہ قبول کرتے ہیں جو زندگی بھر بورڈ سے الگ رہنے کا عہد کرتے ہیں۔"

فقط بدر الدین احمد برطھیا۔

اس کے ساتھ ایک دوسرے مکتوب شریف میں رقمطراز ہیں کہ:

"خالص دنیوی مفاد سے ہٹ کر مدرسہ کو چلانا ہے۔ پھر ان شاء المولیٰ تعالیٰ تائید ربانی کا نزول ہوگا۔ یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ مدرسہ اور مسجد کے لیے زمین حاصل ہو گئی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِرَبِّنَا الْكَرِيْمِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْمَكِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ"

اپڈوا لحاق سے بچنے کے سلسلے میں علاقہ بھابھر ضلع گونڈہ کے مولانا اصغر اور پردھان ضیاء اللہ صاحب کے نام یوں رقم طراز ہیں:

"جناب مولانا اصغر علی و پردھان ضیاء اللہ صاحب! بعد ما ھو المسنون۔ یہ خبر سن کر مجھے شدید صدمہ اور دکھ ہے کہ آپ لوگ ایک دینی ادارہ کو اسکول بنانا چاہتے ہیں اور دوسری جگہ کی مثال دیتے ہیں۔ (موضع) بھوتی کی مسجد میں یہ اعلان میں نے کیا ہے کہ بھوتی کا مدرسہ گورنمنٹ کے پنجے سے آزاد رہے گا اگر آپ لوگ اس کے خلاف کریں گے تو خدائے قہار جل شانہ کی بارگاہ میں آپ لوگ ذمہ دار ہوں گے۔ دینی ترقی کو سوچئے دنیوی تعلیم و ترقی کے لیے بہت سے اسکول ہیں۔ میری یہ تحریر رجسٹر میں نقل کرکے محفوظ کر دیجئے۔

فقط بدرالدین احمد قادری رضوی خادم مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا

تیسرا حوالہ:- جامعہ عربیہ ناگپور جو سیدی حضور مفتی عبدالرشید صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کا قائم کردہ ایک عظیم خالص مذہبی دینی تعلیم و تربیت کا مرکز تھا جہاں برسوں اعلیٰحضرت کے مسلک کی ترویج و اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ جب بانی جامعہ وصال فرما گئے تو آپ کے خلف مفتی عبدالقدیر صاحب کا قبضہ و اقتدار ہوا۔ اور چند سال تک مذہبی تعلیم کا سلسلہ باقی رہا بعدہٗ موصوف نے میڈیکل کالج کھولنے کا ارادہ کیا اور اس کی خبر آپ علیہ الرحمہ کو موصول ہوئی تو اپنے صاحبزادے محمد عرف ثانی مولانا جمال الدین صاحب رضوی نوری جو اس وقت ناگپور کے

قرب وجوار میں رہتے تھے ان کے نام ایک مکتوب روانہ فرمایا جس میں یوں مسطور ہے:
"حضرت مفتی عبدالقدیر صاحب قبلہ کے بارے میں یہ مسموع ہوا ہے کہ:
موصوف کا زور میڈیکل تعلیم گاہ کی طرف ہوگیا ہے اگر یہ خبر صحیح ہے تو بہت ہی کھٹک کی بات ہے کہ جسم وبدن کی اصلاح کے لیے تو بے شمار ادارے ہیں لیکن روح وشریعت کے احیاء کے لیے تعلیم گاہیں مثل عنقا ہیں۔
تم مولائے کریم جل شانہ کی بارگاہِ قدس میں رجوع کرو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں استغاثہ کرو اور سرکار غوث اعظم جیلانی وسرکار اعلیحضرت بریلوی رضی اللہ المولیٰ تعالےٰ عنہما کے دربار میں استعانت کا گڑگڑاتا ہاتھ پھیلاؤ تاکہ عنایت ربّانی دستگیری فرمائے۔
شجرہ رضویہ پڑھکر فاتحہ سے فارغ ہوکر اپنے پیر ومرشد سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں تھوڑی دیر دھیان باندھو، فضل خداوندی سے قوی امید ہے کہ یہ عمل حل مشکلات کا سامان بنے گا۔ پرسان حال کو سلام مسنون۔
فقط والسلام بدرالدین احمد قادری رضوی نوری ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ
وارد حال رفیع گنج۔ ضلع اورنگ آباد بہار۔
راقم الحروف کو سال گذشتہ بلاسپور ایم پی کا دینی سفر درپیش ہوا وہاں دارالعلوم فیض رضا میں حافظ وقاری مولانا مظفر حسین صاحب قادری رضوی نوری ناگوری سے میری ملاقات ہوئی جو مفتی عبدالقدیر صاحب ہی کے پڑوس کے باشندے ہیں میں نے موصوف سے جامعہ عربیہ کا حال معلوم کیا تو انہوں نے بتایا کہ چند سال قبل ہی مذہبی اور دینی تعلیم کا سلسلہ موقوف کر کے اب میڈیکل کالج بن چکا ہے اور باضابطہ طور پر صرف ڈاکٹری کی تعلیم جاری ہے۔
ایسے ہی موقع کے لیے صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی اپنی تصنیف "ہندوستان اور مسلمان" میں تحریر فرماتے ہیں:-

"مدارس اور درس گاہیں بہت کم ہیں اور چونکہ ہمارا علمی مذاق خراب ہو چکا ہے اس لیے عام دماغوں میں مدارس کوئی ضروری اور کار آمد چیز بھی نہیں خیال کیے جاتے اور اسی وجہ سے مدرسوں کی نہایت قلیل تعداد مسلمانوں کو بہت کافی بلکہ ضرورت سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ قاعدہ کی بات ہے جس چیز سے انسان کو رغبت نہ ہو وہ کم بھی ہو تو زیادہ معلوم ہوتی ہے"

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی مذہبی اور اسلامی حالت روز بروز خراب ہوتی جارہی ہے عمدہ خصائل اور اوصاف فاضلہ سے مسلمان محروم ہوتے جارہے ہیں درندہ خصائل اور جنگ جوئی سنجیدگی اور شائستگی کی جگہ لیتی جارہی ہے۔

مسلمانوں کی ترقی کے عہد کو سامنے لائیے تو آپ کو نظر آئے گا کہ ہمارے اسلاف شب و روز تعلیم کی ترقی میں مصروف تھے اور ان کی نگاہوں میں تعلیم ہر چیز سے زیادہ ضروری اور قابلِ قدر تھی۔ بے شمار درسگاہیں کھلی ہوئی تھیں علما کو بیش قرار تنخواہیں دی جاتی تھیں طلبہ کے لیے وظیفے مقرر تھے۔ مسلمانوں کی علمی قدر دانی، طلبہ میں شوقِ تحصیل پیدا کرتی تھی۔ ان کی راتیں مطالعہ میں سحر ہو جایا کرتی تھیں اور وہ اپنے اعزہ و اقارب اور وطن تک کو بھی مدت تحصیل علم تک فراموش کر دیتے تھے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ دنیا کی نگاہوں میں ان کی عزت تھی جہان اِن سے تہذیب سیکھنے کے لیے سر نیاز جھکاتا تھا وہ جس کام کے لیے قدم بڑھاتے تھے کامیابی ان کا خیر مقدم کرتی تھی۔

علم دین کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے حضرت علامہ مولانا احمد یار خاں صاحب قبلہ علیہ الرحمہ تفسیر نعیمی جلد سوم ص۴۲ پر یوں رقمطراز ہیں:

"علم دین بڑی نعمت ہے کہ یہ باقی ہے دیگر سب فانی۔ دین کی تمام بہار علم دین سے ہے، مسجد میں نمازیں میدان جنگ میں جہاد، عدالتوں میں انصاف، بازار کی رونق، موت کے وقت مدد، قبر کا نور، محشر کی نجات علم دین کی

Scanned with CamScanner

برکت سے ہے۔ تھوڑا علم دین بہت مال سے افضل ہے کہ رب نے ساری دنیا کو قلیل فرمایا۔ مگر تھوڑا علم و حکمت کو خیر کثیر فرمایا۔

نیز علم دین کی فضیلت و بزرگی بیان فرماتے ہوئے ہمارے آقا و مولیٰ سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم ارشاد فرماتے ہیں :۔

- "علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے" (مشکوٰۃ شریف ۳۴)
- "علم دین حاصل کرو اگرچہ ملک چین میں ہو" (کنز العمال ج ۱ ص ۷۹)
- "علم اسلام کی زندگی اور دین کا کھمبا ہے" کنز العمال ج ۱۰، ص ۶
- "علم عبادت سے بہتر ہے"
- "رات میں ایک گھڑی علم کا پڑھنا پوری رات جاگنے سے بہتر ہے (مشکوٰۃ ص ۳۶)
- "ہر چیز کا ایک راستہ ہے اور جنت کا راستہ علم دین ہے۔ (کنز العمال ج ۱۰، ص ۸۹)
- "ایک ساعت علم حاصل کرنا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے اور ایک دن علم حاصل کرنا تین مہینے کے روزہ سے بہتر ہے" (کنز العمال ج ۱۰ ص ۷۵)
- "تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے"
- "علم دین حاصل کرو پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک"
- "دو بھوکے سیر نہیں ہوتے ایک علم کا بھوکا علم سے سیر نہیں ہوتا۔ دوسرے دنیا کا بھوکا دنیا سے سیر نہیں ہوتا" (مشکوٰۃ شریف ص ۳۷)

اس حدیث شریف کی شرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ :

- "آدمی جس قدر علم زیادہ حاصل کرتا ہے اس کی پیاس اور بڑھ جاتی ہے معلوم ہوا کہ جس مولوی کا پیٹ علم سے بھر جائے حقیقت میں اس نے علم حاصل ہی نہیں کیا۔ (علم اور علما صفحہ ۳)

جن علوم دینیہ کے یہ سب فضائل و بزرگی ہیں انہیں کو سیکھنے سکھانے اور

فروغ دینے کا راستہ اور طریقہ آپ علیہ الرحمہ بتاتے رہے اور زندگی بھر اسی کا درس مسلمانوں کو دیتے رہے۔ مگر مسلمانوں کی زبوں حالی، علم دین اور اعمال صالحہ سے دوری کا تذکرہ فرماتے ہوئے خاتم المحققین حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خاں قبلہ قادری برکاتی والد بزرگوار سرکار اعلیٰحضرت علیہما الرحمہ اپنی تصنیف لطیف ھدایۃ البریہ کے ص۲۷ پر یوں تحریر فرماتے ہیں "(آج کل مسلمان) نماز، روزہ بطور رسم ادا کرتا ہے، اس کی صحت و فساد سے کام نہیں رکھتا۔ اکثر معاملات نادانستہ بے سود اور فاسد ہو جاتے ہیں نہ آپ جانتے ہیں نہ کسی سے پوچھتے ہیں۔ بلکہ عالم کی صحبت اور وعظ و نصیحت سے گھبراتے ہیں اور جو کسی کی خاطر سن بھی لیتے ہیں تو عمل نہیں کرتے افسانہ اور بیہودہ سمجھتے ہیں۔ اہل عملہ اور وکلاء کے گھر جانا فخر اور علماء کی خدمت میں حاضر ہونا عار ہے۔ ایک مقدمہ کچہری میں بیس وکیلوں سے دریافت کر کے دائر کرتے ہیں مگر شریعت کی تحقیق سے انکار ہے۔ جو لوگ علم سے کسی قدر بہرہ رکھتے ہیں علمائے سے بھی تحقیقِ مسائل کرتے رہتے ہیں۔ کیا یہ کندہ ناتراشیدہ ان سے زیادہ جانتے ہیں کہ علمائے سے استفسار کی حاجت نہیں رکھتے۔ اگر علماء کی صحبت کہ درحقیقت کیمیائے سعادت ہے اختیار کرتے آخرت کی مصیبتوں سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی محنت میں بہت دولت عقبیٰ کی ہاتھ آتی۔ حدیث شریف میں ہے:

"عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز، ہزار بیماروں کی عیادت اور ہزار جنازوں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے۔"

بزرگان دین فرماتے ہیں: بہتر امیروں اور بادشاہوں میں وہ ہے جو علماء و مشائخ کی خدمت میں حاضر ہو، اور بدتر علماء و مشائخ میں وہ ہے جو امیروں اور بادشاہوں کے گھر جاوے اور ان کے لیے امر دین میں مداہنت کرے۔" نقل ہے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی گھوڑی کے ساتھ ساتھ سر بازار دوڑتے۔ یحییٰ بن معین نے کہا "اے احمد باوجود اس علم و

فضل کے تم شافعی کی رکاب میں دوڑتے ہو؟ (جواباً) فرمایا "اگر تم بھی قدر وعظمتِ علم سے واقف ہوتے تو میں داہنی طرف دوڑتا ہوں اور تم بائیں طرف دوڑتے"۔۔۔۔ یہ حال ائمہ مجتہدین اور پیشوایانِ دین کا ہے، دوسرے کی کیا حقیقت جو علم کو ذلیل سمجھے اور علماء کی خاک قدم سے عار کرے"۔

اتنے حوالجات پیش کرنے کا میرا مقصد صرف یہ ہے کہ قارئین پر یہ بات روز روشن کی طرح خوب خوب واضح ہو جائے کہ آپ علیہ الرحمہ کا موقف عین حکم شرع کے مطابق اپنے اسلاف کے طریقے پر تھا۔ بہرحال ایڈوالحاق کے نتائج کی خرابیوں کے باعث ناموافق حالات کی بنا پر ۲۱؍ شوال المکرم ۱۳۹۴ھ مطابق ۶؍ نومبر ۱۹۷۵ء کو دارالعلوم فیض الرسول کی درسی خدمات سے استعفیٰ دے دیا۔

آپ مدرسہ غوثیہ بڑھیا میں براؤں شریف دارالعلوم فیض الرسول سے آپ کے استعفیٰ کی خبر پاکر مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی کے اراکین نے ادارہ ہٰذا کی خدمت کے لیے دعوت پیش کی۔ آپ نے ان کی دعوت کو قبولیت سے سرفراز فرمایا۔ اور پوری ذمہ داری کے ساتھ ۹؍ ذی القعدہ ۱۳۹۴ہجری مطابق ۲۴؍ نومبر ۱۹۷۵ء سے ۸؍ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۳؍ مارچ ۱۹۹۲ء تک مدرسہ غوثیہ اہلسنت فیض العلوم بڑھیا میں بحیثیت صدر المدرسین اپنا منصبی فریضہ انجام دیتے رہے۔

بیعت وخلافت آپ نے زمانۂ قیام دارالعلوم اشرفیہ مبارک پور میں ۷؍ ربیع الآخر شریف ۱۳۷۰ھ مطابق ۱۶؍ جنوری ۱۹۵۱ء کو بعد نماز عشا شہزادۂ سرکار اعلیحضرت حضرت علامہ مولانا شاہ مصطفےٰ رضا نوری بریلوی مفتی اعظم قدس سرہ العزیز کے نورانی ہاتھوں پر سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔

Scanned with CamScanner

اور زمانۂ قیام بستی میں حضور شیر بیشۂ اہلسنت مظہر اعلیحضرت سلطان المناظرین حضرت علامہ مولانا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ اور سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ صادقیہ وغیرہ سلاسل مقدسہ کی اجازت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔

پھر زمانۂ قیام براؤں شریف میں جب سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کے عرس پاک کے موقع پر آپ بریلی شریف حاضر ہوئے تو حضور مرشد بیعت سرکار مفتیٔ اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان نے آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ و دیگر سلاسل مبارکہ کا مجاز بنایا اور خلافت نامہ بھی عطا فرمایا۔

موجودہ ایڈوالحاق

موجودہ ایڈوالحاق کے برے نتائج بیان کرتے ہوئے آپ اس کے سخت مخالف تھے جیسا کے سطور بالا میں پیش کیا گیا۔ مزید اطمینان کے لیے زمانہ ماضی قریب کی مثال بھی پیش کی جاتی ہے وہ یہ کہ جامعہ نعیمیہ مرادآباد جو صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی علیہ الرحمۃ کی سرپرستی میں چل رہا تھا۔ نیز دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف جو سرکار حضور پر نور حسیدی مرشدی مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان کی سرپرستی وقیادت میں رواں دواں تھا[1] ایڈوالحاق کے پیچھے سے بالکلیہ آزاد تھا۔ اسی طرح آپ اپنے بزرگوں کی روش پر چل کر مدرسہ غوثیہ اور اس کی شاخوں کو ایڈوالحاق سے بہت دور رکھا اور اپنے زیر اثر بہت سے سنی مدارس ومکاتب دینیہ کو اس بڑی مصیبت سے بچائے رکھا۔

آپ آج سے تقریباً ۲۳ / ۲۴ سال پہلے ایڈوالحاق کے مسئلہ پر آفاقی شہرت کی حامل مرکزی درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کے منصب صدر المدرسین سے جہاں مستعفی ہوئے تھے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنا بڑا مرکزی ادارہ کے جلیل القدر منصب کو چھوڑ کر اسی علاقہ میں واقع فیض الرسول

---

[1] اور جامعہ حبیبیہ الٰہ آباد جو حضور مجاہد ملت رئیس اڑیسہ علیہ الرحمۃ کی سرپرستی میں پروان چڑھ رہا تھا

کی شاخ مدرسہ غوثیہ بڑھیا جو اپنے قد کے اعتبار سے ایک چھوٹا سا ادارہ تھا
اس میں آپ قدم رنجہ فرمائیں گے۔

عام روایات یہی ہے کہ انسان خوب سے خوب تر جگہ کی تلاش میں رہتا ہے
خاص کر ایسی شخصیت جس کے لیے ملک کی بڑی بڑی مرکزی درسگاہیں فرش راہ
بنی ہوئی تھیں لیکن یہ انہونی ہوگی کہ مدرسہ غوثیہ کے اراکین کی دعوت کو بخوشی
قبول فرمایا اور مدرسہ غوثیہ بڑھیا کو مستقل طور پر اپنے وجود سے رونق بخش دیا
اور دم آخر تک خوب سینچا۔

سال کے ابتدائی چند مہینوں میں ایسا لگتا تھا کہ آپ آج گئے کل گئے۔
کیونکہ خدمت دین کے لیے صرف تین سو روپئے ماہانہ پر تشریف لائے تھے جب کہ
اس دور میں بھی اپنے کسی شاگرد کو علی العموم پانچ سو روپے سے کم پر نہیں بھیجتے
تھے۔ ابتداء میں کئی ماہ تک متعدد متوسط معیاری بڑی اور مشہور درسگاہوں سے
لمبی لمبی اور بڑی بڑی تنخواہوں کے ساتھ دعوت نامے آتے رہے۔ مگر آپ کا استغنا
ملاحظہ کریں کہ آپ نے اس طرف ذرہ برابر بھی دھیان نہیں دیا بلکہ اتنی کم تنخواہ کے
باوجود مدرسہ غوثیہ بڑھیا ہی کو ترجیح دیا۔

آپ علیہ الرحمہ نے مدرسہ غوثیہ بڑھیا کو اس کی غربت زدگی کے باوجود کیوں
ترجیح دی؟ کوئی نہ کوئی وجہ ترجیح تو ضرور ایسی تھی جو فی زمانہ اور جگہوں میں یا تو نایاب
تھی یا کمیاب۔

مدرسہ غوثیہ موضع بڑھیا کو ترجیح دینے میں جہاں کئی وجوہ شامل تھے،
وہاں پر یہ پہلو آپ کی نگاہوں میں زیادہ اہم تھا کہ مدرسہ غوثیہ موضع بڑھیا
اپنی شہرت اور نیک نامی کے باوجود ایڈ و الحاق کی خرابیوں سے پاک اور حکومت
کی کسی طرح کی امداد سے بے نیاز تھا اور اس مدرسے نے روز اول ہی سے خداوند
کریم کے کرم پھر سرکار اعظم نبی اکرم پیارے مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء کی عنایتوں پر

بھروسہ کیا اور سنی عوامی امداد پر ہی انحصار کیا۔ لہٰذا آپ اپنے وجود سے رونق بخشنے کے بعد زندگی کے آخری لمحہ تک مدرسہ کے تعاون کے لیے تبلیغِ دین کی نیت سے دورہ کرتے رہے اور مدرسہ غوثیہ کے فروغ کے لیے ہزاروں روپے چندہ کی رقم فراہم کرتے رہے مگر ایک نیا پیسہ بھی بنام کمیشن آپ نے قبول نہیں فرمایا۔ آپ کے بے لوث خلوص، للٰہیت کا ثمرہ یہ ہوا کہ مدرسہ غوثیہ کی شہرت جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور دور دور سے طلبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور اپنی علمی استعداد کے ساتھ ساتھ آپ کے کیمیاوی اثر صحبت کی بدولت مذہبی اور دینی تربیت سے خوب آراستہ ہوتے رہے۔

مدرسہ غوثیہ بڑھیا کو ترجیح دینے میں دوسری اہم وجہ یہ بھی تھی کہ آپ ایسے ادارہ میں رہنا چاہتے تھے جہاں صرف اساتذہ کی حکمرانی ہو اور درسی و مذہبی معاملات میں وہ کسی کے جوابدہ نہ ہوں اور نہ اساتذہ ملازمین و نوکر سمجھے جاتے ہوں بلکہ عالم دین اور خادم دین سمجھے جاتے ہوں۔ نیز آپ ایسے مدرسہ میں رہنا چاہتے تھے جہاں کے اساتذہ فساق و فجار اراکین اور امداد دینے والے سیٹھوں کے آگے دست بستہ، سرخمیدہ، باادب، باملاحظہ نہ ہوں۔ بحمدہٖ تعالیٰ مدرسہ غوثیہ بڑھیا کے اراکین بھی خود اور جو بھی اس سے وابستہ افراد تھے بلکہ عام مسلمانوں کا حال آپ کے پاکیزہ خیال کے موافق تھا اور یہاں کے اساتذہ کے سامنے مؤدب تھے۔

مدرسہ کے درس و تدریس کے معاملہ میں سب کچھ اساتذہ ہی تھے۔

آپ علیہ الرحمہ مدارس اسلامیہ کی ظاہری چمک دمک اور فارغ شدگان علماء کی فوج در فوج جماعت سے بالکل مطمئن نہیں تھے۔ ان میں کے اکثر کے کردار و عمل سے بہت متوحش تھے۔ اور ان کے مبلغ علم اور دین حق سے دوری پر بہت کڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ اس درد کو مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی سالانہ روداد ۱۳۹۵ھ میں "علم نافع اور عمل صالح" کے عنوان سے یوں ظاہر فرمایا۔ یہ حقیقت پوست برکندہ ہے کہ

دین برحق کی زندگی اور اس کی بقا اسلامی تعلیم و کردار سے وابستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمانہ گذشتہ کے مسلمانوں نے اپنے خرچ سے ایسی تعلیم گاہیں قائم کی تھیں جن میں طلبہ کو تفسیر و حدیث، عقائد و فقہ کا درس دیا جاتا اور ان کا کردار پختہ کیا جاتا۔ پھر یہی طلبہ عالم دین کی سند پاکر اپنی تعلیم گاہ سے باہر آتے تو فساق و فجار مسلمانوں کا سدھار کرتے، بد مذہب کلمہ گویوں کے عقائد فاسدہ کی اصلاح کرتے، حلال و حرام سے ناواقف مسلمانوں کو احکام شرع سے آگاہ کرتے، گمراہ فرقوں کے اعتراض کا جواب دیتے، ملحدوں کے پیدا کردہ شکوک و شبہات کا قلع قمع کرتے مسلمان ان کے بلند کردار، سنجیدہ گفتار، پاکیزہ رفتار کو دیکھ کر ان کا پورا پورا احترام کرتے تھے۔ اور غیر مسلم ان کی عالمانہ شان و شوکت سے متاثر ہوکر ان کو عزت و عظمت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

لیکن افسوس! کہ علم و عمل کا یہ خوشگوار ماحول اب بری طرح بگڑ چکا ہے دور حاضر کی اسلامی درسگاہوں کے فارغ التحصیل علما ان میں اکثر و بیشتر حضرات تقاضۂ دین سے ناآشنا ہیں، ان کا دامن علم نافع سے خالی ہے ان کے پاس عملِ صالح کی پونجی نہیں۔ ان کے کردار اور عام فاسقوں کے اعمال میں کوئی امتیاز نہیں ان کے طرز عمل سے اسلامی معاشرہ سدھرنے کے بجائے بگڑتا جارہا ہے، ان کا ٹڈی دل لشکر موجود ہے لیکن پھر بھی مسلمانوں کا دینی حالت پست ہے۔ باطل پرستوں کا زور ہے، صلح کلیت کا غلبہ ہے، سنیت بے کسی کے عالم میں دم توڑتی جارہی ہے اس تشویش ناک صورت حال کا سبب بالکل ظاہر ہے۔ ادارے قائم ہیں، دینی تعلیم کیلئے مسلمانوں سے چندہ لیا جاتا ہے، اسلامی تعلیم کے نام پر۔ مگر افسوس کہ ان تعلیمی اداروں میں نہ تو علم نافع کی لگن ہے نہ عمل صالح کا کوئی پرسانِ حال ہے۔ بس لے دے کر گنی چنی درسی کتابوں کے شروع کے چند صفحات کی تدریس ہے

اور پھر کاپیوں میں لکھے ہوئے مخصوص نوٹوں کو رٹا رٹا کر، مولوی، عالم، فاضل کا امتحان دلانا اور جلسۂ عام میں امیدواروں کی دستار بندی کرا دینا ہے۔ ان الحاقی مولویوں اور مولاناؤں میں اکثر کا حال یہ ہے کہ علامہ ہوتے ہوئے صحیح طور پر میزان و منشعب کا درس نہیں دے سکتے۔ ان کو نہ تو عقائدِ دینیہ کی خبر ہے نہ مسائلِ شرعیہ کا پتہ، نماز و زکوٰۃ کے موٹے موٹے مسائل سے ناواقف ہیں۔ حد یہ ہے کہ فقہی تعلیم کے مطابق وضو کرنا نہیں جانتے۔ صورت فاسقانہ اور سیرت ملحدانہ، تو پھر ان لوگوں سے حمایتِ دین اور احیائے شریعت کی امید رکھنا سانڈ سے دودھ دوہنا ہے۔

دین و مذہب کا سچا درد رکھنے والے اصحابِ بصیرت مدرسین کا فرض ہے کہ وہ اس تاریک دور میں دین کی ٹھوس تعلیم پر زیادہ سے زیادہ توجہ مبذول کریں۔ اور طلبہ کے کردار کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں۔

بحمدہٖ تعالیٰ ثم بعنایۃ رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدرسہ غوثیہ بڑھیا اگرچہ ایک چھوٹا ادارہ ہے لیکن اس کی کوشش یہ ہے کہ طلبہ کی بنیادی تعلیم مستحکم کی جائے اور ان کے کردار پر اسلامی رنگ چڑھایا جائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ اور طفیل میں مدرسہ غوثیہ اور دیگر سنی مدارس دینیہ کو سچی خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین "

اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے آخری لمحہ تک شرعی لاپرواہیوں سے متنبہ فرماتے ہوئے فرزندانِ اہلسنت کو انتہائی مفید اور قیمتی مشوروں سے نوازتے رہے اور دینی ادارہ، نیز مذہبی درسگاہ قائم کرنے کا مقصد یوں بیان فرمایا۔

" یہ بالکل کھلی بات ہے کہ مذہبی درسگاہوں کے قیام کا منشاء اور تفسیر و حدیث کلام و فقہ کے درس و تدریس کا مقصد مسلمانوں کو اعتقادی گمراہی سے بچانا اور ان کو راہ شرع پر چلانا ہے "

انھیں مقاصدِ حسنہ کے پیش نظر تحریری، تقریری آپ کی تبلیغ جاری رہی اور

Scanned with CamScanner

۱۳۹۷ھ تا ۱۳۹۸ھ کی روداد مدرسہ غوثیہ میں یوں اعلان شائع فرمایا۔

"مدرسہ غوثیہ اہلسنت فیض العلوم بڑھیا اپنی معمولی بساط کے باوجود سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی عظمت کے دشمنوں کے خلاف احکام شرعی کی اشاعت میں کوئی دریغ نہیں رکھتا۔ حضور پرنور سرکار غوث اعظم محی الدین جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شیدائیوں سے اپیل ہے کہ وہ مدرسہ غوثیہ کی حوصلہ افزائی کا خیال رکھیں یوں ہی مسلک سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سربلندی چاہنے والوں سے گذارش ہے کہ وہ ادارۂ ہٰذا کی امداد واعانت پر خصوصی توجہ رکھیں۔ وَاِنَّمَا التَّوْفِیْقُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْمُعِیْنُ الْھَادِیْ جَلَّ شَانُہٗ ط

حاصل کلام یہ ہے کہ خلوص وللہیت کے ساتھ زندگی کی آخری سانس تک مدرسہ غوثیہ کو فروغ دیتے ہوئے خوب پروان چڑھایا۔ مدرسہ غوثیہ کے لیے ایسے اسباب کے مہیا ہوجانے میں کاتب الحروف کے اندازہ کے مطابق سب سے زیادہ دخل اس بات کا ہے کہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ ہجری کے مبارک موقع پر حضور سید العلماء حضرت علامہ الحاج المفتی الشاہ سید آل مصطفےٰ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے ان الفاظ سے ادارے کو (دعائیہ کلمات سے) نوازا تھا:

"بفضلہ تعالےٰ یہ مبارک ادارہ جو دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کی ایک شاخ ہے، تبلیغ دین ومذہب اور اشاعت علوم دینیہ میں بہت قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ امید ہے کہ جلد از جلد یہ مدرسہ عظیم الشان دینی دار العلوم میں تبدیل ہوکر علم وعرفان کی روشنی پھیلانے والا مینارۂ نور ثابت ہوگا"

خانوادۂ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ کے چشم وچراغ ولیٔ کامل سچے نائب رسول کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے انھیں دعائیہ کلمات کا اثر تھا جس کو مسلمانان اہلسنت نے اپنے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا۔ اور آج بھی مدرسہ غوثیہ کے احاطہ میں

Scanned with CamScanner

آپ کے مزارِ پُر انوار سے روحانی فیضان بٹ رہا ہے۔ اور انشاء المولیٰ تعالیٰ قیامت تک بٹتا رہے گا۔

تصنیفات بدر ملت

آپ اپنی کثیر تدریسی و تبلیغی مصروفیات کے باوجود تصنیفی و تالیفی خدمات بھی انجام دیتے رہے آپ نے اپنے زمانۂ درس و تدریس میں جب یہ محسوس کیا کہ موجودہ نسل کے اکثر بچے عربی فارسی ماحول کے فقدان اور کثافت ذہن کے باعث نحو و صرف اور منطق کے ابتدائی مسائل سمجھنے سے کورے ہوتے ہیں اس لیے طلبہ کی سہولت کی خاطر مندرجہ ذیل نحو، صرف، عربی ادب اور منطق کی کتابیں تالیف فرمائیں۔

(۱) تلخیص الاعراب (۲) عروس الادب (۳) فیض الادب اوّل (۴) فیض الادب ثانی (۵) جواہر المنطق۔

مذکورہ بالا کتابیں مدارس دینیہ عربیہ میں داخل نصاب ہیں۔ ان کتابوں کو ایسی مقبولیت حاصل ہوئی جس کا جواب نہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ فیض الادب حصہ اوّل پر تقریظ تحریر فرماتے ہوئے استاذ العلماء حضور حافظ ملت شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ قبلہ علیہ الرحمہ یوں رقمطراز ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

کتاب فیض الادب حصہ اوّل مولانا بدر الدین احمد سلمہٗ ربہٗ الکریم کی پہلی تصنیف ہے۔ مبتدی طلبہ کے لیے بہت ہی مفید اور طلبہ کی ادبی استعداد میں معین ہے۔ اس کا پڑھنے والا اردو سے عربی اور عربی سے اردو ترجمہ پر جلد قابو پا سکتا ہے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم اس کو شرف قبولیت بخشے اور حضرت مصنف سلمہٗ کو تصنیف و تالیف کی مزید توفیق رفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

عبد العزیز عفی عنہ ۲۳ ربیع الآخر ۱۳۷۶ھ

آپ نے مسلمانانِ اہلسنت کے نونہالوں کے لیے تعمیرِ ملت کی نیت سے ان کا بڑا خیال فرمایا اور ابتدائی اردو پڑھنے والے ننھے ننھے سنی اطفال کی تعلیم کے لیے (۶) تعمیر ادب قاعدہ (۷) تعمیر ادب حصہ اول (۸) تعمیر ادب حصہ دوم (۹) تعمیر ادب حصہ سوم (۱۰) تعمیر ادب حصہ چہارم اور (۱۱) تعمیر ادب حصہ پنجم تحریر فرمایا نیز بنیادی اردو ادب کے قواعد کے مسائل ذہن میں اتارنے کے لیے مندرجہ ذیل دو کتابیں تحریر فرمائی وہ یہ ہیں (۱۲) تعمیر قواعد حصہ اول اور (۱۳) تعمیر قواعد حصہ دوم۔ ان مندرجہ بالا کتابوں کی مقبولیت کا بھی جواب نہیں۔ کاتب الحروف کی معلومات کے مطابق ملک ہندوستان کے صوبہ بنگال، بہار، یوپی، مدھیہ پردیش گجرات، مہاراشٹر وغیرہم کے تقریباً اکثر مکاتب و مدارس دینیہ میں یہ کتاب داخلِ نصاب ہے جس سے مدرسین اور طلبہ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اور اردو لکھنے پڑھنے پر قادر ہونے کے ساتھ ساتھ پختہ سنی اور سنی گر ہوتے جا رہے ہیں۔

کاتب الحروف کو سال گذشتہ بھیونڈی میں یہ خبر بھی سننے کو ملی کہ آپ کی تصنیف تعمیر ادب اور دیگر درسی کتابیں پاکستان کے دوسرے خطہ کے ساتھ ساتھ ملتان کے مکاتب و مدارس دینیہ میں بہت تیزی کے ساتھ داخلِ درس کی جا رہی ہیں۔ یہ سب آپ کے خلوص وللّٰہیت کا ثمرہ ہے۔ مولائے کریم آپ کی دینی خدمات کو عام سے عام تر فرمائے اور آپ کے قبرِ انور پر رحمتوں کی بارش برسائے آمین۔

اس کے علاوہ مسلمانوں کے ایمان وعقیدہ کی ٹھوس تعلیم وتربیت اور دینی اصلاح کے لیے مندرجہ ذیل کتابیں تحریر فرمائیں۔ (۱۴) نورانی گلدستہ (۱۵) سوانح اعلیٰحضرت (۱۶) تحقیقی جواب (۱۷) تذکرہ سرکار غوث وخواجہ (۱۸) ردّ تقویۃ الایمان۔ (۱۹) نورانی مقالہ (۲۰) دستورِ اساسی (۲۱) بدر الفتاوی (زیرِ ترتیب ہے) (۲۲) تحریری روداد مناظرہ "اظہارِ حق" (۲۳) مضامین بدرِ ملت۔ موخر الذکر تینوں کتابیں اِنشاءاللہ تعالیٰ رضا اکیڈمی بمبئی کی جانب سے بہت جلد شائع ہو رہی ہیں۔

(۲۴) الجواب النفیس عن سوال کھکھلا امین (۲۵) الجواب النورانی عن سوال الصمدانی

آپ کی جتنی بھی تصانیف ہیں دنیائے سنیت میں قدرو عظمت کی نگاہوں سے دیکھی جاتی ہیں۔ مذکورہ بالا کتابوں میں ایک اہم تاریخی دستاویز تحقیقی وعلمی شاہکار "سوانح اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ" ہے۔

آپ کی یہ تصنیف جس کو ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ پاکستان، شام، لبنان، مصر، عرب، ترکی، نیپال، موریسس، افریقہ اور امریکہ وغیرہ ممالک کے ریسرچ اسکالروں نے اپنے مخصوص مطالعہ میں رکھا اور آپ کے تبحر علمی، فضل وکمال، دانشوری اور فنی صلاحیت کا اعتراف کیا۔ سوانح اعلیٰحضرت کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اب تک تقریباً پچیس ایڈیشن چھپ چکے ہیں باوجود اس کے بھی کمی محسوس کی جارہی ہے۔

اس کتاب کی مقبولیت کے سلسلہ میں "تاجدار اہل سنت شاہزادۂ اعلیٰحضرت پیشوائے اہلسنت حضرت علامہ الحاج مصطفےٰ رضا خاں قادری نوری مفتی اعظم ہند وپاک علیہ الرحمۃ والرضوان کا ایک تأثر قارئین کے اطمینان کے لیے پیش کررہا ہوں:

آپ علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔۔۔۔۔" سوانح اعلیحضرت جب پہلی بار ربیع الاول شریف ۱۳۸۲ھ مطابق ستمبر ۱۹۶۲ء میں طبع ہوئی تو میں نے اسکے دو نسخے حضرت مولانا قاضی عبدالرحیم صاحب بستوی مدظلہ العالی مقیم آستانہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف کی خدمت میں ذریعہ ڈاک ارسال کیا کہ ایک نسخہ خود آپ قبول فرمائیں اور دوسرا نسخہ حضور مفتی اعظم ہند قبلہ کی خدمت میں میری جانب سے پیش کردیں۔ مولانا موصوف نے پیکٹ وصول کرکے کتاب کا ایک نسخہ حضور کی خدمت میں پہنچایا۔ اور ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۳۸۳ ہجری کو انہوں نے وصول یابی سے مطلع کرتے ہوئے میرے نام ایک مکتوب بھیجا جس کے ایک گوشے پر حضور مفتیٔ اعظم ہند قبلہ نے خود اپنے دست پاک سے یہ حوصلہ افزا کلمات تحریر فرمائے:۔

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ وَبَرَکَاتُہٗ مَاشَاءَ الْمَوْلٰی سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی۔ مجھے یہ سوانح بہت پسند آئی

مولیٰ کریم آپ کی یہ خدمت دینی قبول فرمائے اور مزید توفیق بیش از بیش دے۔

فقیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہٗ

آپ کے فتاوائے مبارکہ

تدریسی، تصنیفی، تالیفی اور تبلیغی خدمات کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً آپ افتاء کا کام بھی بڑی ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ آپ کے مدلل فتاویٰ کے کچھ حصے فتاویٰ فیض الرسول اوّل اور دوم میں شامل ہیں۔ بقیہ کچھ بدر الفتاویٰ رجسٹر میں محفوظ کیا گیا ہے۔ انھیں میں سے چند فتاوے پیش کیے جاتے ہیں تاکہ آپ کی فقہی بصیرت کا پتہ چلے۔

• کیا فرماتے ہیں علمائے اہلسنت حسب ذیل مسئلہ میں کہ ایک سنی ادارہ کے ناظم اعلیٰ نے چند ماہ قبل ایک کانفرنس بلائی جس میں اہلسنت کے علاوہ تمامی فرقوں کے سربراہ موجود تھے جیسے مودودی، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، ندوی، تبلیغی اور رافضی، خوجہ، بوہرہ اور بے پردہ خواتین بھی۔ ایک اسٹیج پر لکچر دیا اور ناظم اعلیٰ نے بھی لکچر دیا جب کہ مذکورہ ادارہ کا آئین یہ ہے کہ ادارہ مسلک اعلیحضرت کا پابند رہے گا۔

اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ناظم اعلیٰ کا مذکورہ فعل مسلک اعلیحضرت کے خلاف ہے یا نہیں؟ اور ادارہ کے ناظم اعلیٰ پر از روئے شریعت کیا حکم ہے؟ بینوا و توجروا۔ المستفتی عبدالمجید بھائی چشتی۔ راجکوٹ گجرات۔

الجواب۷۸۶:۔ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ یعنی (بددین، بدمذہب، گمراہ، کفری عقیدہ رکھنے والے نیز کھلم کھلا فسق و فجور کرنے والے) ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں جہنم کی آگ چھوئے گی۔

سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں جس نے کسی بدمذہب

کی تعظیم کی اس نے اسلام کے ڈھانے پر قطعی مدد دی۔ نیز ایک دوسری حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے" (اے مسلمانو!) تم لوگ بدمذہبوں سے دور رہنا اور اپنے کو ان سے دور رکھنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمھیں فتنہ میں ڈالیں، بدعقیدہ بنادیں۔

حضرت علامہ سعدالدین تفتازانی علیہ الرحمۃ والرضوان علم عقائد کی مشہور کتاب" شرح مقاصد" میں تحریر فرماتے ہیں یعنی بدمذہب، بدعقیدہ کے بارے میں حکم شرعی یہ ہے کہ ان سے دشمنی اور عداوت رکھی جائے اور ان کو دیکھ کر چہرہ پھیر لیا جائے اور اسے برا بھلا کہا جائے۔ نیز اس پر تھرتھڑی کی جائے ۔۔۔۔ صورت مسئولہ میں سنی ادارہ کے ناظم اعلیٰ نے مذکورہ بالا احکام شرعیہ کی کھلے عام مخالفت کرکے مسلک اعلیحضرت کے قلعہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اسٹیج پر حیا باختہ عورتوں سے لکچر دلواکر اس نے قرآن و حدیث کی تعلیم کچل کر رکھ دی، وہ شرعًا شدید فاسق اور قانونًا آئین ادارہ کا کھلم کھلا باغی اور دشمن ہے۔ دستور اساسی کی خلاف ورزی کے سبب اس کی نظامت ختم ہے۔ فی الحال اگر وہ اپنے سنیت شکن فعل سے توبہ بھی کرلے تو بھی اسے اس عہدہ پر برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔ ان حالات میں ارباب استطاعت سنی مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ہر امکانی کوشش کے ذریعہ مذکور بالا ناظم اعلیٰ کو عہدۂ نظامت سے برطرف کرکے مظلوم ادارہ کو اس کے پنجۂ ظلم سے آزاد کرائیں۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کتبہ بدرالدین احمد القادری الرضوی مدرسہ غوثیہ، برڈھیا۔
ضلع بستی۔ یوپی۔ ۱۲ شوال ۱۴۰۷ھ مطابق ۱۰ جون ۱۹۸۷ء

• کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین حسب ذیل مسئلہ میں کہ:

ہندہ بریلوی مسلک کو ماننے والی ہے اور خالد کے بارے میں کوئی تحقیق نہیں کہ وہ کس مسلک کا ماننے والا ہے۔ جب کہ یہ معلوم ہوا کہ جہاں کا وہ رہنے والا ہے وہاں اکثر لوگ دیوبندی ہیں۔ اس صورتِ حال میں کیا کیا جائے؟ تحقیق کے لیے لڑکی والا راضی نہیں۔ اور باعثِ نزاع خیال کرتے ہوئے اس پر مُصر ہے کہ نکاح کسی طرح ہو جائے۔ اِس بارے میں مدلل و مفصل حکم بیان کریں بینوا و توجروا۔ المستفتی محمد فاروق رضوی مدرس عربیہ اہلسنت مصباح العلوم محلہ بڑھیانی۔ خلیل آباد۔ ضلع بستی۔

الجواب۔ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَةَ الحَقِّ وَالصَّوَاب۔

صورتِ مسئولہ میں بلا تحقیق ہندہ کا نکاح خالد کے ساتھ پڑھانا درست نہیں۔ اگر تحقیق کے لیے لڑکی والا راضی نہیں تو دال میں کچھ کالا ہے۔ لڑکی والا خود گمراہ ہے۔ نکاح پڑھائی کا چند پیسہ دلوا کر نکاح پڑھانے والے کو اپنی گمراہی میں گھسیٹنا چاہتا ہے۔ خدائے پاک اس کو ہدایت دینے کے ساتھ اس کی مشکل آسان فرمائے۔ اِنَّہٗ تعالیٰ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ دیوبندی عقیدہ والے کا نکاح باطل ہے۔ تو جو شخص جائز سمجھ کر نکاح پڑھے گا اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا یوں ہی جو لوگ نکاح کی محفل میں دیوبندی عقیدہ والے کا نکاح جائز سمجھ کر ایجاب و قبول سنیں گے ان کا بھی نکاح ٹوٹ جائے گا۔ ھٰذا ما عندی وَالعِلمُ عِندَ رَبِّی جَلَّ جَلَالُہٗ ثُمَّ عِندَ رَسُولِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّم

کتبہ: بدر الدین احمد القادری الرضوی
بڑھیا مدینہ بستی ۶/۱۱/۱۴۰۸ھ

مسئلہ:- از محمد سمیع اللہ ہنداول، ضلع بستی۔

زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر سے کیا۔ بوقت نکاح اس کو علم نہیں تھا کہ بکر غیر مقلد ہے بلکہ وہ سمجھ رہا تھا کہ بکر سنی صحیح العقیدہ ہے۔ لڑکی دو تین مرتبہ

بکر کے یہاں جا چکی ہے تب معلوم ہوا کہ وہ غیر مقلد ہے۔ اب زید اپنی لڑکی کا نکاح ایک سنی لڑکے سے کرنا چاہتا ہے۔ زید کو شریعت کیا حکم دیتی ہے؟ نیز لڑکی وہاں جانے کے لیے راضی نہیں ہے۔ احکام قطعیہ سے آگاہ فرمائیں۔

الجواب: نکاح کے وقت اگر بکر غیر مقلد تھا تو نکاح منعقد ہی نہ ہوا اور اگر بعد نکاح وہابی ہوا تو اب نکاح باطل ہو گیا۔ لہٰذا زید اپنی لڑکی کا نکاح بلا حصول طلاق دوسرے سے کر سکتا ہے۔ وہابیت غیر مقلدیت ارتداد ہے اس لیے کوئی وہابی اس زمانے میں ایسا نہیں ملے گا جو خود کو موحد اور سنیوں کو مشرک اعتقاد نہ کرتا ہو۔ جامع الفصولین میں ہے "وَالْمُخْتَارُ لِلْفَتْوٰی فِیْ هٰذِهِ الْمَسَائِلِ اِنْ قَائِلَ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ لَوْ اَرَادَ الشَّتْمَ وَلَا یَعْتَقِدُ کَافِرًا لَا یَکْفُرُ وَاِنِ اعْتَقَدَہٗ کَافِرًا کَفَرَ۔ وَالْمَوْلٰی تَعَالٰی سُبْحَانَہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ

کتبہ۔ بدر الدین احمد رضوی

(فتاویٰ فیض الرسول جلد اول صفحہ ۶۰۸)

مسئلہ: مسئولہ حفیظ اللہ۔ مکان ۴۴/۲/۲ بنارس

فتل اکرام الدین کی بیوی کا ماموں ہے۔ فتل اور اکرام الدین نے آپس میں مذاق کیا تو فتل نے اکرام الدین سے کہا کہ میں نے تمہاری بیوی کو رکھا ہے، کھلایا ہے دیا ہے اور لیا ہے۔ اس پر اکرام الدین نے کہا کہ کیا تم اس کا ثبوت دو گے؟ تو فتل نے کہا۔ ہاں! دیں گے لیکن تم ہار گئے تو؟ —— اس پر اکرام الدین نے کہا کہ ہم اپنی بیوی کو تمہارے نام کر دیں گے۔ پھر اکرام الدین غصہ کی حالت میں اٹھا، بیوی کے پاس آیا، اس کو مارا اور اس سے پوچھا کہ کیا فتل تم کو رکھے ہوئے ہے تمہارا خرچہ اور تمہاری ہر خواہش پوری کرتا ہے؟ —— تو اس کی بیوی نے کہا "یہ سب باتیں جھوٹی ہیں" اور قرآن مجید ہاتھ میں لے کر قسم کھائی اور کہا یہ سب جھوٹ ہے" —— تو غصہ کی حالت میں اکرام الدین نے کہا کہ میں قرآن کو نہیں

مانتا۔ اور کہا جو ہوا سو ہوا بات ختم کرو۔ اس کے بعد اکرام الدین کی بیوی اکرام الدین کے ساتھ ایک ہفتہ تک رہی۔ بعدہٗ میکے چلی آئی۔ میکے آکر اس نے اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا تو اکرام الدین کے سسُر نے قتل سے پوچھا اور وہاں کے پنچ نے بھی پوچھا تو قتل نے کہا کہ میں نے مذاق کے طور پر کہا تھا۔

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ ان لوگوں کیلئے عندالشرع کیا حکم ہے؟

الجواب:۔ صورت مسئولہ میں اکرام الدین نے یہ جملہ ملعونہ بول کر "کہ میں قرآن کو نہیں مانتا"، کافر و مرتد ہوگیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے باہر ہو کر اس پر حرام ہوگئی۔ اکرام الدین پر فرض ہے کہ وہ اپنے اس کفری جملہ سے توبہ کرے اور از سر نو کلمہ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھکر تجدید ایمان کرے۔ پھر مسلمان ہوجانے کے بعد اگر وہ اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں لانا چاہے تو نئے مہر پر اس کے ساتھ نکاح کرے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اکرام الدین جب تک توبہ و تجدید ایمان نہ کرے اس وقت تک اس سے اسلامی تعلقات منقطع کرلیں
توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اکرام الدین کلمۂ طیبہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے اور کہے کہ سرکار مصطفٰے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے جو کچھ لائے وہ سب حق ہے میں ان سب باتوں کو حق مانتا ہوں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا سچا کلام ہے میں قرآن مجید کو سراپا حق مانتا ہوں۔ یا اللہ! میں اس کفری جملہ سے توبہ کرتا ہوں اور تجھ سے اپنی غلطی کی معافی مانگتا ہوں۔ اس کے علاوہ میں اپنے تمام گناہوں سے، خلاف شرع تمام بولیوں سے توبہ کرتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں۔ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! میرے تمام گناہوں کو اپنے محبوب محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے صدقہ میں بخش دے۔ یا رسول اللہ، حضور! بارگاہِ الٰہی میں میرے تمام گناہوں کی معافی کے لیے شفاعت فرمادیں۔ صلی اللہ علی النبی الامی وآلہٖ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃً وسلاماً علیک یا رسول اللہ۔ یا الٰہ العلمین

اپنے نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کا سچا غلام بنا اور میری توبہ قبول فرما اور مجھے توبہ پر قائم رکھ۔ آمین!

جب اکرام الدین سے کلمۂ کفر صادر ہوگیا تھا تو اس کی بیوی پر فرض تھا کہ وہ فورًا اکرام الدین سے جدائی کر لیتی۔ لیکن وہ جدا نہ ہوئی اور ایک ہفتہ تک اکرام الدین کے ساتھ رہی اس لیے اسکی بیوی بھی اس خلاف شرع امر سے توبہ کرلے۔

فضل نے ہنسی مذاق کے آڑ میں یہ فتنہ کھڑا کیا اس پر اپنے اس فتنہ انگیز فعل سے توبہ فرض ہے۔

اگر اکرام الدین مسلمان ہو جانے کے بعد معاذ اللہ بلا تجدید نکاح کے اپنی بیوی کو اپنی زوجیت میں رکھے تو مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ اس کا بائیکاٹ کریں تاوقتیکہ وہ دوبارہ اس عورت سے نکاح نہ کرلے۔ وَھُوَ تَعَالٰی اَعْلَم

کتبہ بدر الدین احمد الرضوی

۲۱ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ۔ (فتاویٰ فیض الرسول جلد ۱ ص ۴۲)

از:۔ ابراہیم اسمٰعیل مرچینٹ بائیکلہ ہاؤس چوتھا منزلہ فلیٹ سی بمبئی ۸

آئندہ جمعہ کو بمبئی کے سینما گھروں میں جہاں بے حیا مناظر کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں اسی پردۂ سیمین پر خانۂ خدا نامی ایک فلم دکھائی جانے والی ہے جس میں طواف کعبہ معظمہ، سعیٔ صفا و مروہ اور وقوفِ عرفات سے لے کر زیارت اندرونی مسجد نبوی شریف تک کے مناظر کو بذریعہ اسکرین فلم تیار کیا ہے جس میں مردوں اور عورتوں کو تمام ارکان حج ادا کرتے ہوئے ان کی تصویریں لی گئیں ہیں۔ ایسی فلم دیکھنا اور دکھانا اور اس فلم کی نمائش کرنا از روئے شرع مطہرہ جائز ہے یا ناجائز ہے؟ وضاحت سے تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ اللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب۔ اے سائل یہ نہ پوچھ کہ نام نہاد فلم "خانۂ خدا" کا دیکھنا اور دکھانا جائز ہے یا ناجائز۔ بلکہ یہ پوچھ کہ اس

فلم کے دیکھنے والوں اور دکھانے والوں پر کتنا سخت شدید گناہ اور عظیم وبال ہے۔ عام فلموں کا دیکھنا اور دکھانا حرام سخت حرام شدید حرام ہے۔ مقامات مقدسہ کے مناظر کو پردۂ سیمیں پر لاکر دکھانا ان کی حرمت اور عظمت پر ضرب کاری ہے مسلمانوں کا جذبۂ عقیدت واحترام بالکل سرد ہوچکا ہے۔ ورنہ فلمی کمپنیاں مقامات مقدسہ کے مناظر فلمانے کی جرأت ہی نہ کر سکتی تھیں۔ لیکن پانی سر سے اونچا گزر جانے کے باوجود اب بھی موقع ہے کہ ہر طبقہ کے مسلمان اس نام نہاد فلم خانۂ خدا کی نمائش کا قولاً اور عملاً بائیکاٹ کریں اور مقامات مقدسہ کی عزت وآبرو کی حفاظت کا فریضہ انجام دیں۔

مسلمانو! ہوش میں آکر سنو۔ فلم کمپنیاں تمہیں سے پیسہ لے کر تمہارے دین ومذہب سے کھیل رہی ہیں اور شعائر الٰہیہ کی آبرو لوٹ رہی ہیں۔ اگر تم نے آج ہی اس فتنۂ عظیم کی بیخ کنی نہ کردی تو فلم کمپنیوں کا حوصلہ بڑھ جائے گا اور کل وہ نام نہاد فلم خانۂ خدا کے بعد معاذ اللہ صحابۂ کرام اور اولیائے عظام کے نام کی بھی فلم نکالنے کی کوشش کرسکتی ہیں۔ پھر اس طرح تمہارا دین ومذہب ایک تماشہ بن کر رہ جائے گا۔ لہٰذا آج ہی چونک جاؤ، ہوشیار ہوجاؤ۔ ہوسکتا ہے کہ کرائے کے کچھ مولوی اور لیڈر اس نام نہاد فلم کے دیکھنے کو جائز کہیں مگر خبردار خبردار تم انکے دھوکے میں ہرگز نہ آنا ورنہ تمہارا دینی جذبہ تباہ وبرباد ہوجائے گا اور تم قیامت کے میدان میں ان مجرموں کی صف میں کھڑے کیے جاؤ گے۔ جنہوں نے دین ومذہب کے شعائر کی بے حرمتی کی ہے۔ لہٰذا اس سنگین فتنے میں گھسنے سے خود بچو اور اپنے بال بچوں نیز دوست احباب اور اپنے عزیز واقارب سب کو بچاؤ۔ انما التوفیق والھدایۃ من اللہ تعالٰی واللہ تعالٰی ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی المولی تعالٰی علیہ وسلم۔

کتبہ:۔ بدر الدین احمد القادری الرضوی غفرلہ ربہ القوی

ثمانیۃ عشر من ذی الحجۃ الحرام ۱۳۸۷ھ

Scanned with CamScanner

آپ کا اجازت نامہ

مدرسہ اہلسنت مدینۃ العلوم اشرفیہ موضع بلبھریا ضلع گونڈہ کے مدرس مولوی محمد ذاکر القادری صاحب نے ذریعۂ تحریر مجھ سے تعویذات لکھنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے موصوف کو جواب لکھا کہ آپ میری تلقین کے مطابق اقرار نامہ تحریر کرکے بھیجیں۔ اقرار نامہ آجانے کے بعد میں آپ کو اجازت دے دوں گا۔ موصوف نے جو اقرار نامہ مرتب کرکے بھیجا وہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

۷۸۶/۹۲ میں محمد ذاکر القادری بن نعمت علی ساکن بلبھریا پوسٹ آفس دھلنے پور ضلع گونڈہ کا ہوں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ سنی مذہب حق ہے۔ رافضیوں قادیانیوں، وہابیوں، دیوبندیوں کا مذہب باطل ہے۔ میں سب بدمذہبوں بالخصوص وہابی غیر مقلدوں، وہابی مودودیوں، وہابی دیوبندیوں، وہابی تبلیغیوں، وہابی صلح کلیوں سے بیزار ہوں، میں وہابی غیر مقلدوں وہابی دیوبندیوں سے رشتہ نہیں کروں گا۔ میں کسی وہابی، دیوبندی مرد یا عورت کا نکاح نہیں پڑھاؤں گا میں اعلیٰ حضرت شاہ محمد احمد رضا رضی المولیٰ تعالےٰ عنہ وارضاہ عنا کی تعلیم کی روشنی میں سنت کے مطابق وضو بناؤں گا، غسل کروں گا، نماز پڑھوں گا، جہاں تک ہوسکے گا جماعت بلا وجہ شرعی نہ چھوڑوں گا۔ دعا، تعویذ کے سلسلہ میں عورتوں کو بے حجاب سامنے نہ آنے دوں گا۔

دستخط محمد ذاکر القادری بلبھریا ضلع گونڈہ۔ ۱۴؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ

گواہ:۔ محمد جمال حسینی مدرس جامعہ حشمتیہ معین العلوم بازار باغ دھانے پور گونڈہ

گواہ:۔ محمد اعظم علی مدرس جامعہ اہلسنت اشرفیہ مظہر العلوم نئی مسجد دھلنے پور گونڈہ

گواہ:۔ محمد اسلام ساکن بلبھریا ضلع گونڈہ ۱۹؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۸ھ۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ الفخیم

اَمّا بعدُ! مذکورہ بالا معاہدہ نامہ ذریعہ ڈاک مجھ کو وصول ہوا۔ اس معاہدہ کی بنیاد پر مولوی محمد ذاکر القادری صاحب ساکن بلبھریا ضلع گونڈہ کو میں عَلیٰ بَرَکَۃِ اللّٰہِ ثُمَّ عَلیٰ بَرَکَۃِ رَسُوْلِہِ الکَرِیْمِ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمِ تعویذات ونقوش لکھنے کی اجازت دیتا ہوں اور موصوف کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ لوگوں سے تعویذ کی اجرت ہرگز طلب نہ کریں۔ مصیبت زدہ افراد کو تعویذ دینے کے ساتھ ان کی سینیت کا سدھار کریں۔ انھیں نماز پڑھنے، داڑھی رکھنے، زکوٰۃ دینے، روزہ رکھنے، عشر نکالنے کی تلقین کریں اور خود بہار شریعت حصہ اوّل، دوم، سوم، چہارم، پنجم نیز فتاوی رضویہ جلد سوم کا مطالعہ کرتے رہیں اور بیوی کو پردہ میں رکھیں نیز اس کو فاسقانہ لباس پہننے سے بچائیں۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم جلّ شانُکَ تو اپنے حبیب نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل عزیز موصوف کو حمایتِ شریعت واشاعتِ مسلکِ اعلیحضرت کی توفیق دے۔ ان کے لیے شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنا آسان بنا اور نصرتِ دین کی برکت سے ان کو از غیب باعزت روزی عطا فرما۔ اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ وَسَلَّمَ عَلیٰ اَلْحَمِ خَلْقِہٖ وَاَرْحَمِ خَلْقِہٖ وَاَفْضَلِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ رَحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلیٰ آلِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَصَحْبِہِ الْمُعَظَّمِیْنَ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعِتْرَتِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَعَلیٰ اِبْنِہٖ غَوْثِنَا الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیْ وَشَہِیْدِ مَحَبَّتِہِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضَا شَیْخِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

کتبہ۔ بدرالدین احمد القادری النوری من اساتذہ مدرسہ غوثیہ

اِستقامت وتصلُّب فی الدین

استقامت علی الدین وہ کٹھن منزل ہے کہ خود اسے حدیث میں فرمایا گیا کہ:
کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرَۃِ۔ جیسے ہاتھوں سے چنگاری پکڑنے والا" خود عارفانِ خدا نے فرمایا اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ استقامت کرامت سے بڑھکر ہے" آپ کے استقامت علی الدین کا حال یہ تھا کہ آپ کی پوری زندگی شریعت مطہرہ کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی۔ استقامت فی الدین کے سلسلہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان عالی شان کے مطابق اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کے معیار کے مطابق زندگی گزارتے رہے اور اپنے متعلقین کو آخری لمحہ تک اسی کی تعلیم دیتے رہے۔ چنانچہ سوانح اعلیحضرت کے صفحہ ۱۲۸ پر حدیث شریف کی روشنی میں وضاحت فرماتے ہوئے آپ یوں رقم طراز ہیں "بظاہر اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ پر عمل کرنا بہت آسان معلوم ہوتا ہے لیکن عمل کرنے والوں سے پوچھئے وہ بتائیں گے کہ سال بسال روزہ رکھنا، رات بھر سجدے میں پڑا رہنا، دن بھر وظیفہ اور قرآن مجید پڑھنا آسان ہے مگر اپنی زندگی کو اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کے سانچے میں ڈھال لینا صرف دشوار ہی نہیں بلکہ بہت دشوار ہے۔ چنانچہ آپ کو بڑے بڑے نام نہاد مشایخ وصوفی، عبادت وریاضت، ذکر وفکر، تہجد واشراق اور چاشت وغیرہ اعمال میں بہت چاق وچوبند نظر آئیں گے۔ لیکن جب ان کو الحب فی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کی کسوٹی پر کس دیا جائے تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ یہ نرے جوگی ہیں اور باقی ڈھونس ہی ڈھونس ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کے معیار کے مُطابق حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے محبّت وعقیدت اسی

وقت ممکن ہے جب حضور کے دشمنوں، وہابیوں، دیوبندیوں، چکڑالویوں نیچریوں قادیانیوں اور ندویوں سے نفرت کی جائے اور انھیں اپنا دشمن قرار دیا جائے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ اپنے مکتوبات جلد اول ص ۲۲۵ مکتوب نمبر ۲۶۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ محبت خدائے عزوجل و محبت رسول او علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والتحیات بے دشمنیٔ دشمنان او صورت نہ بندد ع

"تولّٰی بے تبرّا نیست ممکن" ــــــ دریں جا صادق است

یعنی اللہ عزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دشمنوں سے دشمنی کیے بغیر اللہ ورسول کی محبت وجود میں نہیں آتی۔ (جل شانہٗ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) یہ مثل اسی جگہ کے متعلق ہے کہ دوست کے دشمن سے علیحدگی و بے زاری کے بغیر دوست کی محبت ممکن نہیں۔"

مولیٰ تبارک وتعالیٰ کرم فرمائے اور آپ کے گراں قدر ارشادات عالیہ پر فرزندانِ اہلسنت کو عمل کرنے کی توفیق رفیق بخشے اور خاتمہ ایمان وسنت پر نصیب فرمائے اور قیامت کے دن حضور پر نور شافع یوم النشور جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

Scanned with CamScanner

آپ کے چند خصوصیات اور ہدایات

آپ کی چند خوبیاں خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں ۔ عقیدہ و مسلک کے اعتبار سے بہت ہی متصلّب سُنّی اور سُنّی گر تھے ۔ سرکارِ اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ سے غایت درجہ عقیدت و محبّت رکھتے تھے بلکہ ان کے عاشقِ زار تھے۔ زندگی کے اخیر لمحہ تک تقریر و تحریر کے ذریعہ ان کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے ہمہ وقت فکرمند و متحرک رہے اور اپنے شاگردوں معتقدوں اور مریدوں کو مسلکِ اعلیحضرت پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے اور مسلکِ اعلیحضرت کی ترویج و اشاعت کرنے کی تاکید فرماتے رہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

مسلکِ اعلیحضرت امام احمد رضا پر مضبوطی سے قائم رہنا، شریعتِ طاہرہ کی حمایت اور اس کی احیاء کی سعی کرتے رہنا، بدمذہبوں، صلح کلّیوں سے دور رہنا، علمِ دین کی تحصیل پر کوشش کرنا اور دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدّم رکھنا۔ خلوص و للّٰہیت کے ساتھ خدمتِ دین کو اپنی زندگی کا مقصد قرار دینا۔ حصولِ زر کو مقصدِ زندگی نہ بنانا مسجد یا مدرسہ کی ملازمت کے معنی میں عالم نہ بننا بلکہ نائبِ رسول اور خادمِ دین کے معنی میں عالم بننا اور نائبِ رسول کی طرح ہر وقت اسلام و سنّیت کی تبلیغ و اشاعت کی فکر رکھنا۔ ہر ممکن طریقے سے اس کے لیے کوشش کرتے رہنا۔ صحیح معنی میں عالم بننے کے لیے علمائے اہلِ سنّت خصوصًا سرکارِ اعلیحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تصنیفات وفتاویٰ مبارکہ کے مطالعہ کی مشق کرتے رہنا، تاکہ خدائے پاک اعلیحضرت

کا علمی فقہی سایہ عطا فرمائے لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ نعمت الٰہی کا حصہ ملنے پر کبر و غرور ہرگز ہرگز پیدا نہ ہونے دینا۔ عالم کی سند مل جانے کو کافی نہ سمجھنا بلکہ زندگی بھر تحصیل علمِ دین میں لگے رہنا اور یقین کرنا کہ زمانۂ طالب علمی میں صرف علم حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے اور حقیقت میں علم حاصل کرنے کا زمانہ فراغت کے بعد ہی ہے۔ خود بھی باعمل رہنا اور دوسروں کو بھی باعمل بنانے کی کوشش میں دن رات لگے رہنا۔ نجدی، وہابی، دیوبندی، غیر مقلد، رافضی، ندوی، تبلیغی، مودودی، نیچری اور شمع نیازی وغیرہ کفار و مرتدین اور دوسرے گمراہ فرقوں سے تنکا توڑ جدا رہنا جیسے شیر سے بلکہ اس سے بھی زیادہ کہ وہ جان لیتا ہے اور یہ ایمان برباد کرتے ہیں۔ نیز دنیادار مولویوں سے حتی الامکان بچنا۔ "گورنمنٹ ایڈ والحاق[۱] جس سے اکثر دینی مدارس دنیادار ہو گئے اور ان کی تعلیم و تربیت بھی برباد ہو گئی اس سے بچتے اور بچاتے رہنا۔ مکر و فریب کے ذریعہ گورنمنٹ کا پیسہ ہرگز ہرگز حاصل نہ کرنا اور یہ یاد رکھنا کہ غدر و بدعہدی مطلقاً سب سے حرام ہے۔ دین میں کبھی مداہنت اختیار نہ کرنا۔ حق گوئی اور بے باکی کو اپنی زندگی کا شعار بنانا۔ اساتذہ کے حقوق کو تمام مسلمانوں کے حقوق سے مقدم رکھنا اور کسی طرح کی اذیت ان کو نہ پہونچانا ورنہ علم کی برکت سے محروم رہوگے۔"

کسی بھی سُنّی مسلمان کو اپنے سے حقیر نہ جاننا اور اس کی غیبت، چغلی، بدظنی، تہمت اور ایذا رسانی سے دور رہنا۔ زبان و شرمگاہ کو ہمیشہ قابو میں رکھنا۔ آنکھ، کان اور زبان وغیرہ اعضائ

[۱] مدارس کے الحاق وغیرہ کے سلسلے میں حضور بدر ملت کو بارہا فرماتے سنا گیا جس کا مفہوم تقریباً وہی ہوتا جو مفتی جلال الدین صاحب قبلہ کی کتاب خطبات محرم میں ہے اسی لئے میں نے ایڈ و الحاق سے متعلق مزید کچھ اور بھی اسی اقتباس یہاں جوڑ دیا ہے۔ ۱۲

کو گناہوں سے بچاتے رہنا۔ مصیبت زدہ سنّی مسلمانوں کی مدد کرنا، بیماروں کی عیادت کرنا اور سنّی مسلمان کے جنازے میں شریک ہونا اور تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر تعزیت کا خیال رکھنا اور موت کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اور کم از کم ہر جمعہ کو اپنی آبادی کے سنّی قبرستان میں جاکر زیارتِ قبور کرنا اور عام سنّی مسلمان اور اپنے قبیلہ و خاندان بالخصوص ماں باپ، دینی استاذ اور اپنے پیرو مرشد کی قبر پر حاضر ہو کر چند بار قرأۃ درود پاک کے بعد سورۂ فاتحہ شریف، آیت الکرسی شریف، سورۂ یٰسٓ شریف، سورۂ ملک شریف، سورۂ تکاثر شریف ایک ایک بار، اور سات بار سورۂ اخلاص شریف خشوع و خضوع کے ساتھ تلاوت کرنا اور پھر تین بار درود شریف پڑھ کر مذکورہ بالا جملہ سنّی مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرنا اور ان کی مغفرت نیز عذابِ قبر و برزخ سے بچنے کی دعاء کرنا۔

بعد انتقال عاقل، بالغ مسلمان جن کی نماز و روزہ وغیرہ فرائض و واجبات ذمہ میں باقی رہ گئے ہوں ان کی جانب سے فدیہ ادا کرنا اور کروانا۔ نیز اپنے دوست و احباب، متعلقین و معتقدین، مریدین و محبین نیز عوام و مسلمین کو اس امر ضروری کی جانب ضرور توجہ دلانا۔ حتی الامکان سنّی مسلمان میّت کے حقوق کو معاف کر دینا اور لوگوں کو معاف کرنے کی ترغیب دینا۔ اور باپ کے انتقال کرنے پر اپنی بہن کا شرعی حق ہڑپ نہ کرنا۔ باپ کی دوکان، مکان، زمین، جائداد اور باغ وغیرہ میں اپنی بہن، اپنی حقیقی یا سوتیلی ماں کا جس قدر شرعی حصّہ ہے اسے ان کے سپرد کرنا۔ اور اپنی بیوی کو پردہ میں رکھنا۔ غیر محرم کے سامنے ہرگز ہرگز نہ ہونے دینا۔ عریاں کپڑے والی ہو،

بہن، بیٹی، بیوی جو مغرب زدہ دیوی بنی پھرتی ہیں ان کا مغربی لباس اتروا کر ان کو اسلامی لباس پہنانا اور انھیں مومنہ عورت بنانا۔

اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہنا نیز اپنے کھیت کی پیداوار کا عشر یعنی زکوٰۃ اپنے بال بچوں کو نہ کھلانا اور ناول، ریڈیو، ویڈیو، نیز ٹیلی ویژن اور سینما بینی کی لعنت میں اپنے لڑکوں، لڑکیوں، بہنوں، بہوؤں کو گرفتار کرکے بے حیاء نہ بنانا۔ کافرانہ، فاسقانہ لباس پہنا کر اپنے بیٹے اور بیٹیوں کو حیاء باختہ نہ بنانا۔ اپنے گھروں سے ٹیلی ویژن، ویڈیو، گانا، باجا سنانے والے ریڈیو اور جاندار اشیاء کی تصویروں کو باہر کرنا اور کروانا۔ شریعت مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے گہرا لگاؤ رکھنا اور شریعت کے خلاف دھاندلی نہ کرنا۔ داڑھی منڈوا کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دُکھی نہ کرنا۔ رمضان المبارک کے مہینے کا احترام کرنا، ماہ رمضان کے دنوں میں جسے بلا عذر شرعی کھاتے پیتے دیکھنا اس کا بائیکاٹ کرنا۔ نمازی بن کر اپنی مسجدیں آباد کرنا۔ شریعت کے خلاف سرکشی کرکے قہر ربانی کو دعوت نہ دینا۔ اللہ ورسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی رضا و خوشنودی کی خاطر حقوق العباد کا تصفیہ کر دینا اور کفار و مشرکین نیز گستاخانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء سے کنارہ کش رہنا اور مرشد برحق شہزادہ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتی اعظم قدس سرہٗ العزیز کے اس شعر پر عمل کرنا

دشمنِ جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا
ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

فرائض و واجبات کی جم کر پابندی کرنا اور نماز باجماعت

کا التزام رکھنا اور ہر نماز کے بعد اپنے گناہوں سے کم از کم تین تین بار توبہ و استغفار اور کلمہ شریف مع درود شریف پڑھنا۔ بعدہٗ بارگاہ احدیت جل جلالہٗ میں گڑگڑا گڑگڑا کر یہ دعا کرنا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ○ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِوَالِدَیَّ وَنَفْسِیْ وَاُسْتَاذِیْ وَمُرْشِدِیْ وَجَمِیْعِ مُحِبِّ قَلْبِیْ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّمَ عَلٰى خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیّٰتِهٖ وَاُصُوْلِهٖ وَفُرُوْعِهٖ وَابْنِهِ الْكَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ وَسَیِّدِنَا اَعْلٰیحَضْرَتِ الْبَرَیْلَوِیِّ اَجْمَعِیْنَ ○ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○

۷۸۶/۹۲

اس فتنہ ہی کے دوران آپ کی ایک تحریر جو شفقت محبت اور ہدایت پر مشتمل ہے نقل کر رہا ہوں

بدرالدین احمد رضوی کا

پیغام

غلام محمد قادری کے نام

۷۸۶/۹۲

ربنا اللہ جل جلالہٗ

جناب غلام محمد عرف قادری! سلام مسنون کے بعد ضروری امر قابل تحریر یہ ہے کہ مولائے کریم رب العزۃ جل جلالہٗ وہ سنہری گھڑی لارہا ہے جس میں آپ کے والدین کی برسہا برس کی تمنا اور آرزو ان شاء المولیٰ تعالیٰ پوری ہوگی ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

آپ کی بارات کی شرکت کے لئے آپ کی والدہ کریمہ نے آپ کے والد کی زبانی میرے پاس سندیسا بھیجا میں عام طور پر بارات میں شرکت نہیں کیا کرتا لیکن سندیسا (خبر) ملنے پر میں نے سوچا کہ آپ کی والدہ گرامی کو اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کی خوشی ہے ان کا حوصلہ اور ارمان ہے کہ قادری کا استاذ بارات میں ضرور شرکت کرے میں نے ان کے اخلاص قدیم کی بناء پر شرکت کی منظوری دے دی۔

میں نہ تو آپ کی والدہ کا استاذ ہوں نہ آپ کے والد کا ہاں دنیا میں (موضع) بھگوت پور سے (موضع) پھلپھلی تک آپ کا استاذ کہلاتا ہوں لیکن چونکہ مذہب میں آپ عملاً پلپلے ہو گئے ہیں اس لیے آپ کے پلپلاپن سے بہت صدمہ ہے اور جب مجھے صدمہ ہے تو سرکار اعلیٰحضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کو صدمہ رہے گا کیونکہ سرکار اعلیٰحضرت آپ کے پیروں میں ہوتے ہیں۔

اور جب سرکار اعلیٰحضرت کو صدمہ ہوگا تو ضرور سرکار غوث اعظم محی الدین جیلانی بغدادی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کو ناراضگی ہوگی۔

بھلا کیا آپ کسی بھی قیمت پر یہ گوارا کر سکتے ہیں کہ قطب الاقطاب شیخ الملائکہ والجن والناس

Scanned with CamScanner

حضور پر نور سیدنا سرکار غوث اعظم شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ سے ناراض رہیں ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔

سرکار غوث پاک ہی کے مقدس نام کی نسبت سے آپ کا نام قادری پڑا۔

(۱) پہلی تکلیف مجھے یہ پہونچی کہ آپ نے سرکار غوث اعظم اور سرکار اعلیٰحضرت کے نام لیواؤں سے علم دین حاصل کرنا بند کر کے شرک وکفر کے پجاریوں سے علم دنیا حاصل کرنا شروع کر دیا، آپ کے طرز عمل سے دین کی بے قدری ثابت ہوئی پھر آپ نے دین سکھانے والے استاذ کی حق تلفی کی کہ استاذ سے اجازت لیے بغیر آپ نے خود راستہ چلنا شروع کر دیا۔ مولیٰ عزوجل آپ کو اپنی بارگاہ کے محبوبوں کے صدقہ میں معاف فرمائے۔

(۲) دوسری شدید تکلیف مجھے یہ پہونچی کہ میں نے جو نماز تلاوت قرآن شریف، قرات درود شریف کی تعلیم دی تھی اس کو آپ نے پس پشت ڈال دیا۔ مشرکین کی تعلیم کا اثر یہ ہوا کہ آپ نے ننگے سر رہنا عادت بنا لیا پابندیٔ نماز سے الگ ہو گئے قرآن پاک کا پڑھنا بند کر دیا، درود شریف کا ورد چھوڑ دیا سوچئے آپ کے دین وایمان کا کتنا لمبا نقصان ہوا۔ رب العزۃ جل جلالہ کی بندگی سے الگ ہو جانا، اس سے بڑا کوئی نقصان ہو سکتا ہے؟

اگر آپ نے عربی فارسی کی تعلیم بند کر دی تھی تو یہ غنیمت تھا لیکن پہاڑ سے بھی بھاری بات یہ ہے کہ آپ نے دین کا راستہ ہی چھوڑ دیا۔

یَامَوْلَایَ سُبْحٰنَکَ اِرْحَمْ تِلْمِیْذِیْ غُلَامْ مُحَمَّدْ الْمَعْرُوْفْ بِقَادِرِیْ وَاجْعَلْہُ غُلَامًا لِسَیِّدِنَا الرَّسُوْلِ الْاَعْظَمِ صَلَّی الْمَوْلٰی تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ط

اے میرے رب العزت تو میرے شاگرد غلام محمد عرف قادری پر فضل ورحم فرما اور ان کو سرکار مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثنا کا سچا غلام بنا دے۔

اس تحریر کا مقصد یہ ہے کہ اب آپ نادان بچہ نہیں رہ گئے اب آپ کو بعونہ تعالیٰ باپ بننے کی تیاری کرنا ہے، ایک مسلمان مرد پر جو بوجھ پڑتا ہے وہی بوجھ اب آپ کو اٹھانا ہے، لہٰذا آپ بارگاہ الٰہی میں سچے دل سے توبہ کر کے تین باتوں کی پابندی کا عہد کیجئے:۔

(١) ہر حال میں نماز پنجگانہ ادا کرنے کا عہد۔

(٢) چوبیس گھنٹے میں کم از کم ایک بار تلاوتِ قرآن پاک کا عہد۔

(٣) روزانہ کم از کم سو بار درود غوثیہ پڑھنے کا عہد، یہ تینوں باتیں وہ ہیں جن پر آپ زمانہ ماضی میں برسہا برس عمل کر چکے ہیں یہ کوئی نئی چیز نہیں۔

جب انشا المولیٰ تعالیٰ دلھن آئے گی تو اس سے بھی آپ کو نماز پڑھوانا ہے، دلھن سے متعلق ایک دعاء مجھے آپ کو سکھانا ہے جو بہت ضروری ہے مگر پہلے تو آپ میری شاگردی کی راہ پر تو آجائیں، وربنا ھو الھادی وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام۔

آپ کا بیکس استاذ

بدر الدین احمد

خادم مدرسہ غوثیہ بڑھیا

آپ کے معمولات روز و شب

بفضلہ تعالیٰ و بعون سرکارِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

گدائے کوئے رضوی عبد الصمد القادری کو حصول علم دین کے سلسلے میں تقریباً ساڑھے تین سال تک سفر و حضر میں آپ کی خدمت میں حاضری کا موقع میسر ہوا مگر آپ کو فرائض و واجبات اور سُنن کی ان کے وقتوں پر ادائیگی کے ساتھ ساتھ نماز چاشت بھی قضا ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ بھی قلمبند کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ حضور والا کو فیض آباد کے قریب ایک سُنّی مذہبی ادارے کا نظام درست کروانے کے سلسلہ میں دینی سفر درپیش ہوا اور چھپیڑوا بازار سے بعد نماز فجر بذریعہ ٹرین روانگی ہوئی راستے میں جب چاشت کا وقت ہوگیا تو آپ نے سنت کے مطابق وضوء فرمایا بعدہٗ معلوم کیا کہ سمتِ قبلہ کس جانب ہے۔ اس کے بعد ٹرین ہی پر مصلّیٰ بچھادیا اور انتہائی اطمینان و سکون سے چار رکعت نمازِ چاشت ادا فرمائی بعدہٗ درود شریف وغیرہ کا وِرد کرتے ہوئے گونڈہ پہونچ گئے۔

اس بے نوا نے یہاں تک دیکھا کہ تلاوتِ قرآن مجید، کلمۂ طیبہ شریف، درودِ غوثیہ اور قصیدۂ غوثیہ شریف اور درودِ جمعہ شریف وغیرہ جو معمولات تھے حتی الامکان سفر و حضر میں اپنے مقررہ اوقات سے آگے پیچھے نہیں ہونے دیتے۔ نیز حدیث شریف کی دُعائیں جیسے سونے کے وقت کی دُعاء، سوکر اٹھنے کی دُعاء، استنجا کی دُعا

فارغ ہونے کے بعد کی دُعا، مسجد میں داخل ہونے کی دُعا، مسجد سے نکلنے کی دُعا، کھانے سے فارغ ہونے کے بعد کی دُعا، وغیرہ خود پڑھتے رہے اور اپنے شاگرد و متعلقین اور مرید و متوسلین کو مقررہ اوقات پر پڑھنے کی تاکید کرتے رہے اور اپنے ادارے میں اس پر کڑی نگرانی فرماتے رہے۔

اس سلسلے میں بھی ایک واقعہ تحریر کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ حضرت علیہ الرحمۃ کے ایک شاگرد و مرید اکبر علی رضوی ڈومریا گنج کے قریب کے رہنے والے کو درودِ جمعہ نہ پڑھنے کی بنیاد پر طلباء کے سامنے مدرسہ غوثیہ بڑھیا کے باورچی کو بلوا کر رات کا کھانا بند کروا دیا اور آئندہ کے لیے تمامی طلبہ کو درودِ جمعہ پابندی کے ساتھ پڑھنے کی سخت تاکید کی۔ اس زمانہ حضور والا کے لیے کھانا باورچی خانہ ہی سے آتا تھا۔ رات کا طعام جب خادم لایا تو حضور والا نے اس کھانے کو اسی طرح ڈھک کر رکھوا دیا اور جب طلبہ سو گئے تو حضور والا نے خود ہی رومال سے ڈھک کر کھانے کی سینی کو اٹھایا اور اکبر علی رضوی کے سرہانے پہونچ کر آہستہ سے انھیں جگا کر فرمایا یہ کھانا رکھا ہوا ہے اٹھ کر کھا لینا۔ یہ فرما کر الٹے پاؤں اپنی درسگاہ میں لوٹ گئے۔ اس طرح کے اندازِ شفقت و محبت کے بہت سے نقوش ہیں مگر یہاں اتنے ہی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اسی طرح اپنے بعض متعلقین کی مستورات کے لیے دور دراز مقامات پر بذریعہ خط فرائض و واجبات وغیرہ کی تاکید فرماتے اور ان کے لیے تسبیح و مصلّیٰ اپنی جانب سے بھیجتے تھے اور انھیں بھی مذکورہ بالا دُعائیں

پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے۔

اپنے اور متعلقین کے حلِّ مشکلات کے لیے نمازِ غوثیہ کا سلسلہ جاری رکھتے اور ان مخصوص متعلقین نیز جملہ غلامانِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کے لیے دُعا فرماتے۔

آپ اولیائے کرام اور بزرگانِ دین اور علمائے حق سے والہانہ عقیدت و محبت رکھتے تھے اور اپنے متوسلین کے دلوں میں بھی اولیائے کرام کی محبت و عقیدت کا چراغ جلانے کی کوشش کرتے تھے۔ یہاں پر یہ شعر کہنا آپ کے حال کے موافق ہوگا۔

ڈال دی قلب میں عظمتِ اولیاء
مرشدی بدرِ ملت پہ لاکھوں سلام

اولیائے کرام کی عقیدت و محبت کا اظہار آپ اس طرح بھی فرماتے رہے کہ بلاناغہ اسلامی مہینہ کے ہر گیارہویں تاریخ کو حضور پُرنور سرکار غوثِ اعظم جیلانی بغدادی اور ہر چھٹی تاریخ کو سرکار خواجہ غریب نواز اجمیری اور حضور مجاہد ملت رئیس اڑلیسہ اور ہر چودہویں تاریخ کو حضور پُرنور سرکار غازی بہرائچی اور مرشدِ برحق شہزادۂ اعلیٰحضرت سرکار حضور مفتیٔ اعظم بریلوی اور ہر ۲۵ ویں تاریخ کو حضور پُرنور سرکار اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بارگاہ میں خصوصیت کے ساتھ نذر و نیاز پیش فرماتے رہے اور ان سرکاروں اور جملہ بزرگانِ دین کے وسیلے سے امتِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لیے خصوصی دُعا فرماتے رہے۔

حضرت کی پاک زندگی اتباعِ سنت کے معاملہ میں ہمارے لیے نمونۂ عمل تھی۔ ادائیگیٔ سنت کے لیے آپ سفر و حضر میں کنگھی، آئینہ، عطر،

سرمہ، سوئی، دھاگہ، مسواک و خلال، تسبیح و مصلّٰی، بدھنا اور استنجا کے لیے مٹی کا مصنوعی ڈھیلا بھی ہمراہ ضرور رکھتے تھے اور سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے لیے قطب نما بھی ساتھ ہوتا تھا۔ محفلِ میلاد شریف میں شرکت سے قبل سر پر عمامہ کا التزام بھی فرماتے تھے۔

اپنے مہمانوں اور ملاقات کرنے والے احباب کو پہونچتے ہی سب سے پہلے مٹھائی کھلاکر پانی پلانا سُنّی مسلمانوں کی دعوت قبول کرنا اور امیروں پر غریبوں کو ترجیح دینا، حاجت مندوں کی حاجت روائی بالخصوص غریب و نادار طلبہ کی کفالت اور ان کی خبرگیری کا بہت زیادہ خیال رکھنا۔ بیماری کی خبر سُن کر تیمارداری کرنا، موت و انتقال کی خبر پر تعزیت کا التزام فرمانا۔ دور دراز مقام کے لیے غریب سُنّیوں کی دعوت انتہائی خندہ پیشانی کے ساتھ قبول فرمانا اور ما حضر رغبت کے ساتھ تناول فرمانا اور کبھی کسی کھانے میں نقص نہ نکالنا۔ بسا اوقات پاپیادہ یا بذریعہ سائیکل پندرہ بیس کیلو میٹر یا زیادہ کا فاصلہ طے فرماکر محفلِ میلاد شریف میں شرکت کرنا اور پھر اسی طرح واپس ہونا وغیرہ وغیرہ آپ کی خوبیاں تھیں۔

فرزندانِ اہلِ سنّت کی بصیرت کے لیے حضرت علیہ الرحمہ کے کچھ احوال قلمبند کرتا ہوں اس امید پر کہ ہمارے اندر بھی خلوص اور بے لوث خدمتِ دین کا جذبہ بیدار ہو۔

۱۸؍ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ حضور خلیفہ صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کے عرسِ پاک میں براؤں شریف حاضری پر مسجد میں ایک ضعیف العمر حضور مجاہدِ ملت علیہ الرحمۃ کے پرانے معتقد سے ملاقات ہوئی موصوف

سے مل کر مجھے از حد خوشی ہوئی اور ان سے حضرت علیہ الرحمہ کے کچھ احوال معلوم کیا تو موصوف نے چند واقعات اس بے نوا کو سنایا جس میں ایک واقعہ ذکر کرتا ہوں۔ موصوف نے کہا:۔

''حضور بدرِ ملت علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضری دیتے ہوئے جب مجھے چند ماہ گزر گئے تو ایک بار کی حاضری پر حضرت نے دریافت فرمایا کہ بھائی آپ کو میرے پاس آتے جاتے ہوئے اتنا روز گزر گیا کیا کبھی آپ اپنے گاؤں میں کسی سُنّی عالم دین کو بھی لے گئے؟ یہ سن کر اس غلام نے عرض کیا کہ حضور میرے گاؤں والے بہت غریب سُنّی ہیں۔ اس پر برجستہ حضور والا نے فرمایا کہ آپ اپنے گاؤں میں جاکر بتا دینا کہ میں بھونا چبا کر یعنی کھا کر بھی تقریر کرتا ہوں۔ لہٰذا اپنے گاؤں پہونچنے کے بعد اس کا چرچا کیا اور اس خبر سے غریب سُنّیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور دوسرے ہی روز محفل میلاد شریف منعقد کرنے کا انتظام کر لیا اور مجھے حضور والا کی خدمت میں دعوت دینے کے لیے براؤں شریف لوگوں نے روانہ کیا۔ وہاں پر حضور والا کی خدمت میں دعوت پیش کیا۔ خندہ پیشانی سے قبول فرمایا اور نمازِ عصر سے فارغ ہوکر پیدل چل کر مغرب کے وقت میرے گاؤں تشریف لائے۔ محفل پاک میں ایمان افروز بیان فرمایا۔ بعد اختتام قیام گاہ پر مخصوص متعلقین کو نماز روزہ، زکوٰۃ و خیرات، دسواں، بیسواں اور وضو، غسل وغیرہ کے موٹے موٹے مسائل کی تعلیم دی اور آدھی رات سے زائد گزرنے کے بعد استراحت فرمایا اور فجر کی اذان سے قبل بیدار ہوگئے۔ ضروریات سے فارغ ہوکر نماز فجر باجماعت ادا فرمائی اور مدرسے کی تعلیم کے اوقات

سے قبل بغیر نذرانہ لیے خوشی خوشی واپس ہوگئے اور اس کے بعد اسی طرح دوبارہ سہ بارہ کی دعوت قبول فرماتے رہے۔

اسی طرح دوسرا واقعہ آپ علیہ الرحمہ کے شاگرد و مرید مولانا آدم صاحب رضوی مٹیسر والے نے مجھے بتایا کہ ایک مرتبہ میری تحریک پر گاؤں والوں نے محفل میلاد شریف کا انتظام کیا اور حضرت علیہ الرحمہ کو مدعو کرنے کے بعد آپ کی ناسازئ طبیعت کے پیش نظر مدرسۂ غوثیہ بڑھیا سے آمد و رفت کے لیے ایک جیپ طے کرلیا۔ حضور والا میں حاضر ہوکر جب اس کی خبر پہونچائی تو آپ نے ہلکی سی ناراضگی ظاہر فرمایا اور فرمایا کہ کیا گاؤں میں لڑھیا یعنی بیل گاڑی نہیں ہے؟ اور غریب میزبانوں کے بار کا خیال فرماتے ہوئے جیپ والے کو منع کروادیا اور بذریعہ بیل گاڑی ہی تشریف لائے۔

تیسرا واقعہ:۔ تھانہ بانسی موضع دسیا کے باشندے معشوق علی یار علوی نے مجھے بتایا کہ شادی کے بعد لمبا عرصہ گزر گیا تھا کوئی بچہ نہیں ہوا۔ ناامیدی سے گھبرا کر حضور بدرِ ملت کی خدمت میں حاضر ہوا اور ولد صالح کے لیے درخواست پیش کیا۔ حضور والا نے رجسٹر نکال کر ایک مضمون تیار کیا "یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! تو نے اپنے محبوب سرکارِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے صدقے اور طفیل میں اگر مجھے ولدِ صالح عطا فرمایا تو یہ بے نوا حضور پُرنور سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام نامی اسمِ گرامی پر خدمتِ دین کے لیے وقف کردے گا۔" اور اس مضمون کے نیچے حضرت علیہ الرحمۃ نے مجھ سے دستخط کروایا اور دو گواہوں سے بھی دستخط کروایا۔ اور دعاء دے کر مجھے گھر لوٹا دیا۔ خدا

کی شان کہ ٹھیک نواں مہینہ پورا ہوتے ہی بچے کی بخیریت پیدائش ہوگئی۔ اور اس خوشی میں تقریباً ہر سال محفل میلاد پاک کرواتا رہا اور حضرت شرکت فرماتے رہے۔

مدرسہ غوثیہ بڑھیاسے ان کا مکان ۱۳،۱۴ کیلو میٹر کے فاصلہ پر ہے مگر حضور والا زیادہ تر بذریعہ سائیکل تشریف لے جاتے اور بغیر نذرانہ لیے اسی طرح واپس ہوتے۔

ایک مرتبہ بانیٔ محفل معشوق علی بھائی نے غربت کے باعث اپنے خستہ حال مکان کے اندر ٹوٹی پھوٹی چارپائی پر حضرت کے لیے بیٹھنے اور لیٹنے کا انتظام کیا۔ اس محفل میں کچھ سیٹھ لوگ بھی شریک رہے۔ جب ان لوگوں نے حضرت علیہ الرحمۃ کو خستہ مکان اور چارپائی پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور اشارہ کنایہ میں عرض کیا حضور میرے گھر تشریف لے چلیں وہاں سارا انتظام آپ کے موافق رہے گا۔ یہ سنتے ہی حضرت نے برہمی کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ میں مہمان ان کا ہوں اور قیام آپ کے گھر کروں؟ ایسا نہیں ہوسکتا۔ ان واقعات سے روز روشن کی طرح یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ آپ نے اپنی زندگیٔ مبارکہ میں غریبوں کی دل جوئی کا بڑا خیال رکھا اور حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ والرضوان کے اس شعر پر عمل فرماتے ہوئے رخصت ہوئے۔

دل بدست آور کہ حج اکبر است ٭ از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

حاصل شعر کا ترجمہ:۔ کسی مسلمان کے دل کو خوش کرنا بہت بڑا حج ہے۔ اور ہزار بار کعبہ شریف کی زیارت سے ایک مسلمان کا دل خوش کرنا زیادہ اچھا ہے۔

خلاصہ یہ کہ آپ کی پاک زندگی حضور علیہ التحیۃ والثنار کی سنّت کے عین مطابق تھی۔ آپ کو دیکھ کر اسلافِ کرام کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ شریعت پر متابعت اور سنّت کا ذوق ابھرتا تھا۔ آپ کے پاس بیٹھنے سے سینہ میں عشقِ مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنار کا جذبہ بیدار ہوتا تھا۔ آپ کی گفتگو سُن کر دِل میں خوفِ خدا پیدا ہوتا تھا۔

حضور بدرِ ملّت کا انتقالِ پُرملال

آہ! فضل و کمال کا وہ آفتاب جو تقریباً نصف صدی تک اپنے اسلافِ کرام کے طریقے پر چل کر بے لوث تدریسی، تصنیفی اور تبلیغی خدمات انجام دیتا رہا۔ وہ اپنے مخصوص معتقدین کے اصرار پر بغرضِ تبلیغ دین وسنّیت اور علاج و معالجہ ابتدائے ماہِ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ ہجری مُطابق ابتدا ، مارچ ۱۹۹۲ء شہر بمبئی پہونچے اور الحاج سیٹھ شاہ عالم قادری رضوی کی بلڈنگ گووِند ساگر، گراؤنڈ فلور روم نمبر ۱، سی، ایس، ٹی روڈ کرلا میں قیام فرمایا۔

خادمِ سفر و تلمیذ حضرت مولانا غلام غوث صاحب قبلہ بستوی اور اُن کے عزیزم فرزند مولوی محمود رضا سلّمہٗ وغیرہ ہمراہ رہے لیکن سوئے اتفاق بمبئی پہونچنے کے بعد ۴ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ یوم سہ شنبہ میں مولانا موصوف کو دارالعلوم غوثِ اعظم شہر پوربندر گجرات اپنے ایک خاص معتقد جناب الحاج علی محمد صاحب رضوی کھتری ناظمِ اعلیٰ دارالعلوم مذکور کے نام اپنا دالانامہ دے کر ایک امرِ ضروری دینی کے لیے روانہ فرما دیا تھا۔ یہاں تک کہ آپ کے وصالِ مبارک کے موقع پر وہ بمبئی واپس نہ ہوسکے اور حضرت قبلہ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

Scanned with CamScanner

بہرحال حضرت علیہ الرحمۃ کی بمبئی آمد آمد کی مبارک خبر سن کر آپ کے مخصوص معتقد جو آپ سے والہانہ محبت رکھتے تھے یعنی الحاج محمد عیسٰی نوری بھائی بہت خوش ہوئے اور اپنے ایک دینی بھائی کو ساتھ لے کر ۴ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ منگل کے روز دوپہر میں کرلا سی، ایس، ٹی روڈ الحاج سیٹھ شاہ عالم رضوی کے مکان پر خدمت عالی میں حاضری دی اور زیارت سے مشرف ہوئے اور قلب بمبئی کے لیے دعوت پیش کیا۔ موصوف کی دعوت کو آپ علیہ الرحمۃ نے قبول فرمائی اور بعد نماز عصر وہاں سے حضور والا کے ہمراہ یہ دونوں حضرات چلے اور بارہ چال اگری پاڑہ افطار سے قبل پہونچ گئے۔ یہاں پر الحاج عیسٰی نوری بھائی نے قیام کا انتظام حاجی عبدالرشید صاحب قادری رضوی کے مکان پر کیا تھا۔

تھوڑی دیر کے بعد افطار کا وقت ہو گیا تو حضرت علیہ الرحمۃ کے ساتھ متعدد برادران سنیت کو افطاری میں شریک ہونے کا موقع ملا بعدہٗ نماز مغرب پھر عشاء وغیرہ ادا کرنے کے بعد ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ شب چہارشنبہ کو ۱۱ بجے تک پندو نصیحت کی محفل قائم رہی اور دین و ایمان کی قدر و قیمت سمجھاتے رہے اور کفار و مرتدین بالخصوص وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، تبلیغیوں، مودودیوں، ندویوں، رافضیوں اور صلح کلیوں وغیرہم سے ناتا توڑ کر کھری سنیت پر زندگی گزارنے کی تلقین کرتے رہے۔

محفل کے اختتام پر الحاج نوری بھائی نے عرض کیا رات میں استراحت فرمانے کا انتظام میں نے اپنے پیر بھائی سید یوسف صاحب قادری کے دولت خانہ درویش بلڈنگ دوسری منزل نل بازار میں کیا ہے۔

حضور والا نے موصوف کی عرضی قبول فرمایا اور نل بازار ممبئی کے لیے روانہ ہوکر وہاں پہنچے اور آرام فرمایا۔ سحری وغیرہ سے فارغ ہوکر نماز فجر ادا فرمائی اور اس کے بعد اوراد و وظائف سے فارغ ہوکر تھوڑا آرام فرمایا۔ بیدار ہونے کے بعد معتقدین، مریدین ومحبین کے بیچ جلوہ افروز رہے اور مسائل دینیہ ضروریہ پر روشنی ڈالتے رہے۔ اس طرح ظہر کا وقت ہوگیا بعد نماز ظہر دینی گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا یہاں تک کہ نمازِ عصر کی اذان ہوئی اور نماز سے فارغ ہوئے اور بعد نماز عصر الحاج عیسیٰ نوری بھائی نے عرض کیا حضور! آج افطاری جلدی فرمانا ہے۔ اس سوال پر حضرت قبلہ نے خوش طبعی کے طور پر فرمایا تو افطاری کا سامان لے آیئے۔ یہ سن کر نوری بھائی نے عرض کیا حضور میرا مطلب یہ ہے کہ آج افطاری اور نماز مغرب میں عجلت فرمائی جائے اس لیے کہ ممبئی شہر کے ایک تجربہ کار ڈاکٹر کے یہاں حضور والا کو لے چلنا ہے۔ اور اس کے بیٹھنے کا وقت رات ۸ بجے تک ہے۔ وہاں حضور والا کو اس لیے لے چلنا ہے تاکہ صحیح تجویز و تشخیص کے بعد زور دار علاج کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ اس درخواست پر حضرت قبلہ نے اس جانب کوئی خاص توجہ نہ فرمائی اور انتہائی اطمینان وسکون کے ساتھ افطاری اور نمازِ مغرب ادا کیا یہاں تک کہ ۸ بج کر ۱۵ منٹ ہوگیا اب آپ معمولات سے فارغ ہوکر ۱۱ بجے رات تک ایمانی درس دیتے ہوئے اور مسلکِ اعلیحضرت پر مضبوطی سے قائم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے دُعا پر مجلس برخاست فرمائی بعدہٗ اپنی قیام گاہ سی، ایس، ٹی روڈ کرلا کے لیے روانہ ہوئے

اور تقریباً ۱۲ بجے رات کو وِنڈ سَاگر بلڈنگ میں پہونچ کر آرام فرمایا۔

یہ سیٹھ شاہ عالم رضوی کی خوش نصیبی تھی کہ آپ جیسے عظیم مقتدا، اور پیشوا کی آخری خدمت کا موقع ربِّ کریم نے موصوف کی قسمت میں مقدّر فرما دیا تھا۔ لہٰذا یہاں پہونچ کر اپنے مخصوص احباب کو دین وسنیت کی بات بتاتے رہے۔ حضرت کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر کچھ معتقدوں نے حضور وَالا کو ڈاکٹر کے یہاں لے جانے کا ارادہ کیا مگر اس ارادے کو آپ علیہ الرحمۃ نے ردّ فرما دیا اور دنیوی ڈاکٹر وحکیم کے پاس جانے کے لیے رَاضی نہ ہوئے جب احباب نے زیادہ زور لگایا اس پر آپ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ ڈاکٹروں کے دروازے پر مجھے نہ لے جاکر اگر دل مائل ہو تو راہِ خدا میں صدقہ پیش کرنے کے لیے ایک تندرست بکرا کا انتظام کیجیے۔

لہٰذا حضور وَالا کی مَرضی کے مطابق احباب نے، ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ جمعہ مُبارکہ کو صبح ہی صَدقہ کے لیے بہترین یک ساله بکرا حضور وَالا میں حَاضر کر دیا اور آپ عَلیہ الرحمۃ نے اپنے دستِ مبارک سے ذبح فرما کر دُعَاء فرمائی اور گوشت سُنّی غربا، ومسَاکین میں تقسیم کروا دیا اور کراسی، ایس، ٹی روڈ سیٹھ شاہ عَالم صَاحب کے مکان ہی میں ۷۸ رَسٹھ سال کی عمرِ پاک پاکر عین حَالِ مسافرت میں یومِ جمعہ گزارنے کے بعد روزہ افطار فرما کر اور نمازِ مغرب سے فارغ ہوکر ۸ رویں رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۹۲ء شب شنبہ میں اوراد ووظائف اور

تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے مراقبے کی حالت میں تقریباً ۷ بج کر ۲۵ منٹ پر آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور روح مبارک عالمِ قدس کی طرف پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

این چنیں تاریخ گویم از زبانِ پُر ملال

بعد جمعہ جاں بحق شد بلبلِ رحلت ۱۴۱۲ باکمال

الحاج صوفی محمود صاحب بستوی وغیرہ انتقال کے وقت موجود رہنے والے حضرات قابلِ ذکر ہیں۔

آپ کے وصال کی خبر بمبئی کے مذہبی سُنّی رضوی حلقے میں بجلی کی طرح پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے علمائے کرام، ائمہ مساجد، مریدین، معتقدین اور متوسلین کا زبردست اژدھام ہوگیا اور اس سانحہ کو سنتے ہی فوری طور پر حاضر ہونے والے چند حضرات قابلِ ذکر ہیں، مولانا فاروق صاحب رضوی، مولانا صابر القادری صاحب، الحاج سیٹھ شاہ عالم رضوی، الحاج محمد یونس، الحاج محمد رئیس اور اطیع اللہ عرف لُو لُو سیٹھ وغیرہم نے اپنے اس عظیم رہنما کی بارگاہ میں آخری سلام و عقیدت پیش کیا۔ اور حضرت کے جسدِ خاکی کو سرزمین بمبئی ہی میں رکھنے کا مشورہ دیا۔ ایسے موقع پر سیٹھ شاہ عالم صاحب رضوی نے ہمت سے کام لیتے ہوئے اس مشورے کی تردید کی اور جواب دیا حضرت علیہ الرحمہ ہمارے مہمان تھے اور میرے گھر اللہ کے پیارے ہوگئے لہٰذا اب یہ میری ذمہ داری ہے کہ آپ کے جنازہ مبارکہ کو آپ کے وطنِ ثانی مدرسۂ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی (یوپی) اپنے اہل و عیال میں پہونچانے کا انتظام کروں۔ سبھی نے اس مشورے کی تائید کی اور موصوف نے

فوری طور پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ کا انتظام کیا اور سارا خرچ اپنے جیبِ خاص سے ادا کیا۔

اب اس کے بعد آپ کی نعشِ مبارک کو الحاج سیٹھ شاہ عالم رضوی کے مکان سے رضا جامع مسجد پھول گلی، بمبئی نمبر ۳ لایا گیا۔ اس مسجد کے خطیب و امام حضرت مولانا سید سراج اظہر رضوی جو آپ سے وَالہانہ محبت رکھتے تھے انھوں نے اپنی مسجد میں آخری دیدار کا انتظام کیا۔ یہاں بھی علمائے کرام، ائمۂ مساجد اور مسلمانانِ اہلِ سنت کی کثیر تعداد نظر آنے لگی جس میں قابلِ ذکر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری ازہری، سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ بریلی شریف (یوپی) حضرت علامہ ضیاء المصطفےٰ صاحب قبلہ اعظمی شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ مبارک پور وغیرہما ہیں۔ غرض جس نے جہاں یہ غم انگیز خبر سنی حیرانی اور افسوس کے عالم میں پھول گلی کی طرف چل پڑا۔ وہاں پہونچ کر متعدد علمائے کرام آپس میں اظہارِ غم فرمارہے تھے کہ اسی اثناء میں حضرت مولانا سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی نے علمائے عظام کے ہجوم میں آپ علیہ الرحمۃ کے جنازہ مبارکہ کے گرد "کعبے کے بدر الدجیٰ تم پہ کروڑوں درود" پڑھنا شروع کیا تو عجب سماں بندھ گیا خشک ہوتی ہوئیں پلکیں پھر بہنے لگیں۔ آہ دردِ محبت کے کس ساز پر انھوں نے انگلی رکھ دی کہ رنج وَملال اور بھی بڑھ گیا اس لیے کہ یہی قصیدۂ مرصّع تو زندگی بھر آپ علیہ الرحمۃ کا حرزِ جاں تھا۔ محفلِ میلاد شریف کے علاوہ اپنے اہم ترین تعویذات میں بھی اسے شامل فرماتے رہے۔

تقریباً ڈھائی بجے شب میں علمائے اہلِ سنّت، ائمۂ مساجد اور اہلِ محبّت نے درود و سلام پڑھتے ہوئے آپ کے جسدِ خاکی کو الوداع کہا۔ جنازۂ مبارکہ وہیں سے سانتاکروز ہوائی اڈّے لے جایا گیا۔ جہاں سے ۶ بجے صبح بذریعہ ہوائی جہاز دہلی ہوتے ہوئے لکھنؤ پھر وہاں سے بذریعہ ایمبولینس تین سو کیلو میٹر کا فاصلہ طے کرتے ہوئے مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا لایا گیا۔ آپ کے جسدِ خاکی کے ساتھ جانے کا شرف مولانا محمد شمیم رضوی اور الحاج سیٹھ نظام الدین کو حاصل ہوا۔

یہ دونوں صاحبان رمضان المبارک کی سختیاں جھیلتے ہوئے آپ کے وطنِ ثانی مدرسۂ غوثیہ مقام بڑھیا تقریباً ۱۰ بجے رات کو جنازۂ مبارکہ کے ساتھ پہونچے، اطراف و جوانب اور پورے علاقے میں ریڈیو، ٹیلی فون کے ذریعے یہ خبر پہونچ گئی تھی جس کی وجہ سے ہر چہار جانب سے آپ کے جنازے میں شرکت کے لیے لوگوں کا سیلاب امنڈ پڑا تھا۔ خود لکھنؤ میں جہاز سے اتارنے کے بعد دو گھنٹہ تک آپ کے مبارک تابوت کو عوامی دیدار کے لیے روکے رکھا گیا۔ پھر راستے میں مسلمانانِ اہلسنّت جنازے کو جگہ جگہ روکتے رہے اور بڑے احترام و عقیدت کے ساتھ آخری دیدار کرتے رہے۔

لکھنؤ، بارہ بنکی، فیض آباد، اکبر پور، ٹانڈہ، گونڈہ، بستی، ڈومریا گنج، اترولہ، بلرام پور، تلسی پور، پچپڑوا، علاقہ بھابھر، بڑھنی، راج نیپال، شہرت گڈھ، بانسی، براؤں شریف اور علاقہ بڑھیا، الغرض کئی سو مربع کیلو میٹر کے درمیان آپ کے وصالِ پُرملال کی خبر برق

کی طرح پھیل گئی تھی۔ اِس سبب سے پورے علاقے میں رنج وملال کا ماحول بن گیا تھا۔

ہر چہار جانب سے لوگ دیوانہ وار مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی جانب دوڑ پڑے۔ وہاں کے لوگوں نے اتنا بڑا اژدحام پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ دوسرے دن ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۵ مارچ ۱۹۹۲ء بروز اتوار جنازہ مبارکہ آپ کے کاشانۂ رضوی بڑھیا میں آخری زیارت کے لیے رکھا گیا۔ تو سُنّی مسلمانوں کی قطار بندھی تھی اور اشکبار آنکھوں سے اپنے عظیم مقتدا و پیشوا کی زیارت کر رہے تھے۔ مسلمانوں کا مجمع اتنا تھا کہ شام تک یہ سلسلہ ختم نہ ہوتا مگر نماز ظہر کے بعد فوراً ہی جنازہ مبارکہ اٹھا لیا گیا اور صلوٰۃ وسلام کے سائے میں غلامانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے کاندھوں پر آخری آرام گاہ کی جانب چل پڑا۔

اپنے محبوب پیشوا کے جنازہ کو دیکھ کر مسلمانانِ اہلِ سنّت کی عجیب کیفیت تھی، کوئی صلوٰۃ وسلام پڑھ رہا تھا تو کوئی نعرۂ تکبیر بلند کر رہا تھا ایک عجیب سماں تھا۔ معلوم ہو رہا تھا کہ واقعی میں کسی عاشقِ رسول علیہ التحیۃ والثناء کا جنازہ جا رہا ہے اور بارگاہِ ایزدی سے رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے۔

جنازہ میں کم وبیش دس بارہ ہزار مسلمانوں نے شریک ہونے کا شرف حاصل کیا اور ہزاروں ہزار شہد کی مکھیاں اپنی آوازیں صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے اس عاشقِ رسول کو وداع کر رہی تھیں جس کی زندگی کا وظیفہ ہی درود وسلام پڑھنا تھا۔

موضع بڑھیا کے کھلے میدان میں تقریباً ۲ بجے دن میں آپ

کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی، آپ کے برادرِ اصغر حضرت علامہ مولانا حکیم ابو البرکات محمد نعیم الدین صاحب قبلہ صدیقی قادری رضوی نوری سابق نائب شیخ الحدیث دار العلوم فیضِ الرسول براؤں شریف نے امامت کا فریضہ انجام دیا۔

مدرسہ غوثیہ بڑھیا جس کے آپ روح رواں تھے، اس کے احاطہ میں آپ کو سپرد خاک کیا گیا اور قیامت تک کے لیے آپ کا مزارِ پاک مرجع فیوض و برکات بن گیا۔ اور ہر سال ۷ رمضان المبارک کو آپ کا عرس پاک نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ شرعی طریقے پر منایا جاتا ہے جس میں دور دور سے کثیر تعداد میں عقیدت مند حضرات حاضر ہو کر صاحبِ مزار سے فیض و برکت حاصل کرتے ہیں۔

آپ اباً عن جدٍّ خاندانی رئیس تھے مگر زندگی سادی اور درویشانہ بسر فرمائی۔ آپ کی مقدس زندگی، خدمتِ دین، اشاعتِ سنیت، ردّ وہابیت، احقاق حق و ابطال باطل میں صرف ہوئی۔ حاصل گفتگو یہ کہ حضرت کی مبارک زندگی دین و ملت کی خدمت سے عبارت تھی قوم و ملت کا سچا درد آپ کے مقدس سینے میں موجود تھا۔ اس لیے آپ کا وصال اس دور قحط الرجال میں اہل سنت و جماعت کا اتنا بڑا اجتماعی نقصان تھا کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کی جدائی سے ملتِ اسلامیہ اور جماعتِ اہل سنت میں ایسا خلاء پیدا ہو گیا جس کے پُر ہونے کی امید نظر نہیں آتی۔ آپ کے انتقالِ پُر ملال پر خانوادۂ رضویہ کے چشم و چراغ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری رضوی ازہری نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور فرمایا حضرت

مولانا بدرالدین احمدؒ صاحب قادری رضوی متقی، پرہیزگار اور منکسر المزاج تھے۔ علماء کا بے حد احترام کرتے تھے، خلوص و ایثار، درس و تدریس، نماز و روزہ، اوراد و وظائف اور عبادات میں انہماک وغیرہ تمام تر خوبیاں موجود تھیں۔ جو دیگر حضرات سے ممتاز کرتی ہیں۔ جس وقت حضور ازہری صاحب قبلہ مدظلہ العالی یہ تأثرات و خیالات پیش کر رہے تھے آنکھیں پُرنم تھیں۔

حضرت کی یادگار اور ذکر خیر کا حامل آپ کی علمی اور عملی شاہکار اوّلاً تو آپ کے وہ تلامذہ و مریدین ہیں جن کا ظاہر اور باطن آپ کی تعلیمات و ہدایات کا مظہر ہے۔ دوسرے وہ مدارس و مکاتب دینیہ اور مساجد ہیں جو آپ کی مسلسل کوشش و مشورے سے وجود میں آئے۔ حسب ارشاد حدیث شریف اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ۔ (مشکوٰۃ شریف کتاب العلم ص۳۲)

یعنی جب آدمی انتقال کر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے مگر تین باتوں کی وجہ سے۔ (۱) صدقۂ جاریہ۔ (۲) یا ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہونچے۔ (۳) یا نیک اولاد جو اس کے لیے دعائے خیر کرے۔

(۱) صدقۂ جاریہ:۔ مثلاً مسجد اور مدرسے کی تعمیرات یا اگر یہ نہ ہوسکے تو مسجد یا مدرسے میں اپنی حلال کمائی سے اپنے یا اپنے والدین یا کسی بزرگ یا عزیز کے نام پر کمرہ وغیرہ بنوا دینا یا اس کے لیے رقم پیش کرنا یا کتابیں وقف کرنا وغیرہ وغیرہ

(۲) یا ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ پہونچے:۔ جیسے ایسے شاگردوں

کو چھوڑنا جو باعمل عالمِ دین یا باعمل قاریٔ قرآن حکیم یا باعمل حافظ قرآن مجید ہوں یا ایسی تصنیفات چھوڑنا جن کے ذریعے آدمی دین سیکھے اور عقائد و ایمان درست کرے نیز وضو، غسل، نماز، روزہ وغیرہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر حتی الامکان کاربند رہے۔

(۳) یا وَلَدٍ صَالِحٍ:۔ یعنی ایسی اولادیں جو شریعتِ مطہرہ کی پابند ہوں اور ان کا مزاج دین و مذہب کے سانچے میں ڈھلا ہو عقائد و ایمان میں سخت ہوں اور دشمنانِ دین سے سخت نفرت و عداوت رکھتے ہوں اور فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا پورا پورا خیال رکھتے ہوں۔

اس سلسلے میں حدیث شریف کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَا رَیْبَ (یقیناً) اللہ عزّوجلّ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرمائے گا تو بندہ عرض کرے گا اے میرے رب یہ درجہ مجھے کہاں سے ملا۔ اللہ عزّوجلّ فرمائے گا تیرے فرزند کے استغفار کے سبب سے (مرنے کے بعد تیرا لڑکا مجھ سے مغفرت کی دعائیں کرتا رہا جو میری بارگاہ میں مقبول ہو کر تیرے درجے کی بلندی کا سبب ہوئیں)۔

محقق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

”وایں یکے از منافع نکاح و اعظم فوائد آں است“ یعنی نکاح سے جو منافع اور فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں عظیم تر فائدہ ماں باپ

کے حق میں اولاد کی دعائے مغفرت ہے اگر والدین نیک ہیں تو جنت میں درجے بلند ہوتے ہیں اور اگر گنہ گار ہیں تو بخشش ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت قبر میں ڈوبنے والے فریادی کی طرح ہے۔ اپنے لیے اپنے ماں، باپ، بھائی یا دوست کی دعاؤں کا منتظر رہتا ہے جب میت کے لیے دعا پہونچتی ہے تو اس کو دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعائیں قبر والوں کے پاس پہاڑوں کی طرح پہونچاتا ہے۔ یعنی دعاؤں سے کثیر ثواب عطا فرماتا ہے اور یقیناً زندوں کا تحفہ مُردوں کے لیے طلب مغفرت ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے مُردوں کے لیے زندوں کی دعائے مغفرت و استغفار کرنا مُردوں کے لیے ہدیہ ہے۔

فوائد:۔ (۱) مُردہ قبر میں زندہ رہتا ہے۔ (۲) ڈوبنے والے کی طرح سہارا چاہتا ہے وہ سہارا زندوں کی دُعائیں ہیں۔ (۳) زندوں کی دُعائیں مُردوں کے لیے کار آمد ہیں جب ہی تو اس کے لیے دنیا و ما فیہا سے محبوب تر ہوتی ہیں اور ایسا خوش ہوتا ہے جیسے ڈوبنے والے کو بچا لیا جائے۔ (۴) وہ دُعائیں پہاڑوں کی طرح کثیر ثوابوں کا سبب بنتی ہیں۔ (۵) وہ دُعائیں زندوں کی طرف سے مُردوں کے لیے ہدیہ ہیں۔

حاشیہ سبق:۔ جب عام مسلمان دنیا سے انتقال کے بعد زندہ رہتے ہیں تو سید عالم امام الانبیاء رسول اعظم سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو مر کر مٹی میں ملنے والا کہنا کفر و ارتداد نہیں تو اور کیا ہے۔ دیکھیے تقویۃ الایمان مصنفہ مُلا اسمٰعیل دہلوی پیشوائے دہابیہ، دیابنہ وغیر مقلدین وغیرہم۔

اب یہ فقیر ببانگِ دُہل یہ تحریر کرتا ہے کہ آقائے نعمت
استاذ گرامی حضرتِ علامہ مولانا مفتی بدرُالدّین احمدؒ
قادری رضوی نوری قُدِّسَ سِرُّہٗ کا صدقۂ جاریہ دینی مدارس اور مکاتب
نیز مساجد کی تعمیرات ہیں۔ جس کے لیے حدیثِ مذکور کے شروع میں حکم
فرمایا گیا ہے۔

اور عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِہٖ آپ کے تلامذہ وشاگرد نیز تالیفات وتصنیفات
حدیثِ مذکور کے اس جملے عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِہٖ کے مصداق ہیں۔

اور آپ کے صاحبزادگان جیسے الحاج مولانا محمد ثانی عرف
جمال الدّین قادری رضوی نوری گورکھپوری اور مولوی محمد رابع عرف
نورانی شاہ قادری رضوی بستوی وغیرہما حدیثِ مذکور کے اس جملے
وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْلَہٗ کے مطابق ہیں۔

مولیٰ تبارک وتعالیٰ ان تمام مبارک یادگاروں کو دینِ متین
اور شرعِ مبین، اشاعتِ اسلام اور ترقی مسلمین کے لیے بقاء ودوام
عطا فرمائے آمین بجاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی
مَظْهَرِ لُطْفِہٖ قَاسِمِ نِعَمِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝

Scanned with CamScanner

آپ کی اولاد

آپ کی زوجۂ اولیٰ سے تین صاحبزادے۔ (۱) محمد اوّل عرف جلال الدین صاحب (۲) حضرت الحاج مولانا محمد ثانی عرف جمال الدین صاحب قبلہ قادری رضوی (۳) محمد ثالث بھائی اور ایک صاحبزادی کنیز فاطمہ سلمہا۔

اور زوجۂ ثانیہ سے ایک صاحبزادے حضرت مولوی محمد رابع عرف نورانی شاہ قادری رضوی سلمہٗ اور ایک صاحبزادی قاریہ خاتون رضویہ سلمہا۔

آپ کے مجاز و خلیفہ

(۱) حضرت مولانا مفتی کوثر حسن صاحب قادری رضوی۔ (۲) راقم الحروف عبد الصمد القادری الرضوی، قادری منزل، رضوی گلی محلہ بالوگنج، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

ہم عصر علماء میں آپ کے ایک خاص محب

۱۔ پیر طریقت الحاج حضرت علامہ مولانا مفتی مشاہد[۳] رضا خاں صاحب قبلہ، شہزادۂ سرکار شیر بیشۂ سُنّت مظہرِ اعلیحضرت علیہ الرحمۃ والرضوان حشمت نگر، پیلی بھیت شریف (یوپی)

---

[۱] ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۸۴ء شب پنجشنبہ کو میرے آبائی وطن موضع منجھار ضلع اورنگ آباد (بہار) میں محفل میلاد شریف کے مبارک موقع پر مجمع عام میں سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ کے سلاسلِ مقدسہ کی اجازت و خلافت عطا فرمائی اور اپنے دست مبارک سے اپنا عمامہ سر پہ باندھا۔ اس محفل میں محبِ گرامی صوفی لعل محمد صاحب قبلہ قادری برکاتی دیوہ شریف اور حضرت مولانا محمد اخلاق صاحب قادری رضوی بلرامپوری کے نانا جان بھی موجود تھے۔ فقط رضوی غفرلہٗ

نوٹ[۲]:۔ فقیر نے اپنی معلومات کے مطابق یہ فہرست تحریر کی ہے۔ [۳] حضرت علامہ مولانا

بڑے افسوس کے ساتھ یہ خبر شائع کر رہا ہوں کہ اس کتاب کی ترتیب جدید کے زمانہ میں ہی علم و فضل کا یہ کوہِ گراں پیلی بھیت شریف کی جامع مسجد میں نمازِ عید کی امامت فرمانے کے بعد ۳ شوال المکرم ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۹۹ء بشب جمعہ ۱۰ بج کر ۱۱ منٹ پر داعیٔ اجل کو لَبَّیْکَ کہا اور روح مبارک عالم قدس کی طرف پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

آپ حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ کے تلمیذ رشید تھے ——— مجاہد سنیت تھے ——— بے باک مناظر تھے ——— باطل شکن خطیب تھے ——— دیوبندیت کے لیے شمشیر برہنہ تھے ——— دشمنانِ دین کے لیے اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ کی تفسیر تھے اور اپنوں کے لیے رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے مظہر تھے ——— مسلکِ اعلیحضرت کے بلند بانگ ترجمان تھے ——— مفتی شریعت بھی تھے اور پیر طریقت بھی ان کے چاہنے والوں کا حلقہ وسیع تھا ان میں مریدین و متوسلین بھی اور تلامذہ و معتقدین بھی ——— عقائد و معمولات میں بے پناہ متصلب اور متصلب گر تھے۔ حق گوئی اور بے باکی ان کو اپنے والد گرامی سے ورثہ میں ملی تھی ——— جو ان سے مرید و شیدائی ہو جاتا ان میں ان کا تصلب اور ان کی سخت گیری رس بس جاتی تھی ——— حشمتی خانوادہ کے مریدین و متوسلین ان کے رنگ میں رنگے نظر آتے ہیں اور یہی دراصل حشمتی رنگ ہے۔ ع

نجدیوں کے حق میں تھے جو سیف ہندی شعلہ بار ہے۔ آہ وہ سیف شجاعت ہم سے رخصت ہو گئے
نماز جنازہ میں ہزاروں ہزار ارادت مند اور اہل تعلق نے دور دور سے شرکت فرمائی۔
حضرت علامہ مفتی تحسین رضا خاں صاحب قبلہ قادری رضوی بریلوی دامت برکاتہم العالیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور تاج الشریعہ جانشین مفتی اعظم حضرت الحاج علامہ مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ قادری رضوی ازہری مدظلہ العالی نے دعاء فرمائی۔

آپ کی ولادت باسعادت جمادی الآخر ۱۳۵۱ھ میں بمقام پیلی بھیت شریف ہوئی ان دنوں آپ کے والد بزرگوار سرکار شیر بیشۂ سنت حضرت الحاج علامہ مولانا مفتی حشمت علی صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان رنگون میں اعلاء کلمۃ الحق بلند فرما رہے تھے۔ جب انھیں اپنے فرزند دلبند کی خوش خبری ملی تو انتہائی مسرور ہوئے۔

آپ کی ابتدائی تعلیم والد بزرگوار کی درس گاہ میں ہوئی اور اعلیٰ تعلیم کے لیے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور میں داخلہ لیا۔ یہاں قریب سات برس تک بڑی محنت ولگن سے تعلیم مکمل کی۔ دوران طالب علم حضور حافظ ملت اور دیگر اساتذۂ علم وفن سے خوب فیض اٹھایا اور شعبان ۱۳۷۶ھ مطابق فروری ۱۹۵۶ء میں الجامعۃ الاشرفیہ سے سند فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد اساطین علم وفضل میں اعلیٰ مقام اور جماعت اہل سنت میں قبول عام حاصل کیا۔ فقط

آپ کے تلامذہ اور شاگرد

آپ کے تلامذہ اور معتقدین کا سلسلہ بھی بہت وسیع ہے اس مضمون میں سب کے اسمائے گرامی کا اندراج تو نہیں ہو سکتا مگر بعض ان میں سے یہ ہیں۔

شمس الحکماء فقیہ الاسلام حضرت علامہ ابو البرکات محمد نعیم الدین صاحب قبلہ صدیقی قادری رضوی نوری گورکھپوری مدظلہ العالی سابق شیخ الحدیث دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی

(۲) حضرت مولانا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ قادری رضوی نوری مفتی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

(۳) حضرت مولانا صوفی محمد صدیق علیؒ صاحب یار علوی صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ رضویہ بھیرہوا، نیپال

علہ آپ حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ کے صف اوّل کے تلامذہ میں سے ہیں۔ حضرت قبلہ کی آپ پر خاص نظرِ عنایت تھی تھی۔ سالِ گذشتہ ۲۲ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ میں عرس یار علوی کے مبارک موقع پر جب براؤں شریف حاضری کے لیے گورکھپور ہوتے ہوئے میں سفر کر رہا تھا کہ اچانک آنند نگر ریلوے اسٹیشن پر موصوف گرامی قبلہ سے میری ملاقات ہوئی اور وہاں سے ان کے ساتھ براؤں شریف کا سفر پورا کیا۔ اثنائے سفر چند مسائل ضروریہ پر گفتگو ہوئی جس کا تسلی بخش جواب موصوف نے مرحمت فرمایا جس سے آپ کی علمی لیاقت کا اندازہ ہوا۔

دارالعلوم فیض الرسول پہونچنے کے بعد جب میری ملاقات محب گرامی حضرت مولانا شہاب الدین صاحب قبلہ نوری سے ہوئی تو میں نے حضرت مولانا صوفی صدیق احمد صاحب قبلہ کے متعلق معلوم کیا کہ کیا موصوف بھی حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ کے شاگردوں میں سے ہیں؟ اس کے جواب میں نوری صاحب قبلہ نے فرمایا۔ ہاں! ان کا شمار تو صفِ اوّل کے شاگردوں میں ہے۔ آپ حضرت مولانا مفتی قدرت اللہ صاحب قبلہ رضوی کے ہم سبق ہیں۔ دورِ طالب علمی میں ایک بار کسی وجہ سے بغیر اجازت دارالعلوم فیض الرسول سے اپنے وطن نیپال ترکِ تعلیم کی نیت سے چلے گئے تھے۔ یہ خبر کئی دنوں کے بعد جب حضور بدر ملت کو موصول ہوئی تو حضرت نے افسوس کا اظہار فرمایا پھر اپنے شاگرد خاص مفتی قدرت اللہ صاحب کو ساتھ لے کر صوفی صاحب کے گاؤں راج نیپال کا دشوار گذار سفر یہ کہتے ہوئے طے کیے کہ چلیے انہیں سمجھا بجھا کر لایا جائے۔ اس لیے کہ کم از کم ایک فرد کو تو نیپال کے اُس کوردہ علاقہ میں سنیت اور مسلک رضویت کا چراغ جلانے والا تیار کر دیا جائے۔ حاصل کلام حضرت وہاں پہونچے اور انہیں سمجھا کر لائے اور بفضلہ تعالیٰ انہیں عالم باعمل بنایا۔ الحمد للہ رب العٰلمین آج اس علاقے میں تنہا سنیت اور رضویت کا چراغ جلائے ہوئے ہیں وہاں پر بقیہ علاقوں میں وہابیت کا غلبہ ہے یہ واقعہ حضرت علیہ الرحمہ کی دور اندیشی اور شاگردوں پر شفقت و محبت کا پتہ دیتا ہے۔

فقط عبد الصمد القادری نزیل مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی ۴۳
۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

مفتی صاحب قبلہ کی جگہ دوسرے صاحب حضور بدر ملت کے ہمراہ سفر میں تھے ۱۲

(۴) حضرت الحاج مولانا غلام عبدالقادر صاحب علوی قبلہ عرف بپّو بھیا شہزادۂ شعیب الاولیاء علیہ الرحمۃ ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)۔

(۵) حضرت مولانا سید انجم صاحب عثمانی صدرالمدرسین دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۶) حضرت مولانا محمد حنیف صاحب قادری صدرالمدرسین دارالعلوم تنویرالاسلام امرڈوبھا بکھرا۔ ضلع بستی، یوپی۔

(۷) حضرت مولانا محمد شفیع صاحب قبلہ یار علوی سابق صدرالمدرسین مدرسہ اہل سنّت انٹی رامپور ضلع بلرام پور، یوپی۔

(۸) حضرت مولانا محمد حلیم صاحب صدرالمدرسین مدرسہ اہل سنّت بھائی پور، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۹) حضرت مولانا محمد محسن صاحب چشتی استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۱۰) حضرت مولانا محمد جمیل[۱] صاحب یار علوی (مرحوم) شمیم بستوی استاذ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف، ضلع بستی، یوپی

---

[۱] آپ حضور بدرملت علیہ الرحمہ کے چہیتے شاگرد تھے۔ آپ کی علمی استعداد ولیاقت بہت اچھی تھی اور حضور بدرملت علیہ الرحمہ کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔
آپ کے دوران طالب علمی ہی میں کراچی کے وہابیوں سے تحریری مناظرہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں ہوا اس موقع پر حضور بدرملت علیہ الرحمۃ کی تحریروں کی نقل واملاء کرنے کا کام بڑی عرق ریزی سے آپ نے انجام دیا اس بناء پر حضور بدرملت علیہ الرحمۃ والرضوان نے "اظہار حق" کی ترتیب میں آپ کا نام شامل کر دیا تھا۔
۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف میں جب میری آخری

ملاقات موصوف گرامی قبلہ سے ہوئی اور میں نے موصوف سے معلوم کیا کہ "اظہارِ حق" میں اہل سنّت کی تحریریں آپ کی ہیں یا حضور بدرملت علیہ الرحمۃ کی ؟ اس کے جواب میں موصوف نے برجستہ فرمایا کہ یہ تو حضور والا کی شفقت و محبت تھی کہ اظہارِ حق کی ترتیب کو میری جانب منسوب کر دیا تھا۔ ورنہ حق یہ ہے کہ ساری تحریریں حضرت قبلہ نے قلمبند فرمائی ہیں۔ اس کے بعد مجھ سے میرا پتہ طلب فرمایا اور کہا کہ زندگی بخیر رہی تو انشاءاللہ تعالیٰ میں ایک تحریر آپ کے پاس روانہ کروں گا جسے آپ اظہارِ حق میں شامل کر دیں گے تاکہ یہ شبہ رفع ہو جائے مگر منظورِ الٰہی کہ آپ گفتگو کے ٹھیک پانچویں روز کلمہ پڑھتے ہوئے انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ

گفتگو کے وقت عزیزم مولوی شاہ عالم حسام پور علاقہ بھابھر وہاں موجود تھے۔

فقط والسلام

عبدالصمد القادری وارد حال دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف
ضلع سدھارتھ نگر، یوپی
۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ

نوٹ:-

آپ بڑے خوش اخلاق منکسر المزاج موضع بلبھریا ضلع بستی یوپی کے باشندہ تھے۔ اپنے دولت کدہ ہی پر انتقال فرمایا اور آپ کی آخری آرام گاہ بھی اپنے وطنِ مالوف ہی میں ہے آپ حضور سیدی شیخ المشائخ شاہ محمد یار علی صاحب چشتی قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کے مرید خاص تھے اور پیرو مرشد سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ اپنے پیرو مرشد اور استاذ گرامی کے حکم پر زندگی بھر درس و تدریس کا سلسلہ قائم رکھا کچھ روز ادارۂ اہل سنت ناسک نہانہ اشٹر میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں اور اس کے بعد مادرِ علمی دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف ہی میں تدریسی خدمات کے دوران داعئ اجل کو لبیک کہا۔ تدریس و تقریر کے ساتھ تصنیفی خدمات بھی آپ نے انجام دی۔

فقط

عبدالصمد القادری
نزیل مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی ۴۳
۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ ہجری
یوم پنجشنبہ

Scanned with CamScanner

(۱۱) حضرت مولانا طیب علی[1] صاحب قادری رضوی (مرحوم) سابق شیخ الحدیث فیض العلوم جمشید پور (بہار)۔

(۱۲) حضرت مولانا رحیم الدین صاحب یار علوی استاذ دار العلوم تنویر الاسلام امر ڈوبھا، بکھرا، ضلع بستی، یوپی۔

(۱۳) حضرت مولانا مفتی غلام محی الدین صاحب قبلہ بانی و صدر المدرسین ادارۂ غوثیہ بدر العلوم بہرائچ شریف، یوپی۔

(۱۴) حضرت مولانا اسرار احمد صاحب رضوی برہان پور۔ ایم پی)

(۱۵) حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ہاشمی دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۱۶) حضرت مولانا شہاب الدین صاحب نوری استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۱۷) حضرت مولانا حافظ و قاری آل مصطفےٰ صاحب قادری رضوی گونڈوی صدر المدرسین دار العلوم غوث اعظم پور بندر، گجرات۔

(۱۸) حضرت مولانا قاری خلق اللہ صاحب فیضی استاذ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۱۹) حضرت مولانا قاسم صاحب امام و خطیب سُنّی مسجد مٹیابرج کلکتہ

(۲۰) حضرت مولانا مسیح الدین صاحب بیراگل، ضلع بستی، یوپی۔

(۲۱) حضرت مولانا محمد زماں صاحب یار علوی مقام ہربا علاقہ بھابھر ضلع بلرامپور، یوپی۔

(۲۲) حضرت مولانا وارث جمال صاحب مقام بڑھیا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر

[1] حضرت مولانا طیب صاحب ابھی ۱۴۱۶ھ مدرسہ فیض العلوم جمشید پور میں دوران تدریس انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۲۳) حضرت مولانا غلام عبدالقادر صاحب چشتی خلف اکبر حضور خلیفہ صاحب علیہ الرحمۃ، دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر یوپی۔

(۲۴) حضرت مولانا مختار احمد رضا صاحب علوی سجادہ نشین حضور مظہر شعیب الاولیاء علیہ الرحمۃ خانقاہ فیض الرسول، براؤں شریف، سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۲۵) حضرت مولانا سید مہدی حسن صاحب چشتی اشرفی، بیت النور، اجمیر شریف۔

(۲۶) الحاج حضرت مولانا محمد ثانی عرف جمال الدین صاحب قادری رضوی گورکھپوری، امام وخطیب سُنّی مسجد پنویل، نیو بمبئی۔

(۲۷) حضرت مولانا غلام حسین صاحب، ساکن بیدولی، پوسٹ انتری بازار، ضلع بستی، یوپی۔

(۲۸) حضرت مولانا شمس الحق صاحب یار علوی صدر المدرسین، مدرسہ اہل سنت ٹنڑوا، ضلع سدھارتھ نگر۔ یوپی۔

(۲۹) حضرت مولانا انوار احمد صاحب قادری رضوی بستوی، بانی دار العلوم اہل سنت اندور، ایم، پی۔

(۳۰) حضرت مولانا غلام غوث صاحب بستوی، استاذ مدرسہ اہلسنت ضلع مرزاپور، یو۔پی۔

(۳۱) حضرت مولانا حافظ امام بخش صاحب تیغی، بانی دار العلوم اہلسنت تیغیہ فیض الرسول، مقام مہوا، ضلع ویشالی (بہار)

(۳۲) حضرت مولانا محمد شمیم صاحب قادری رضوی صدر المدرسین مدرسہ غوثیہ اہل سنت فیض العلوم بڑھیا، سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۳۳) حضرت شہزادۂ بدر ملت عزیزی مولوی محمد رابع عرف نورانی شاہ قادری رضوی خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ احاطۂ مدرسہ غوثیہ بڑھیا شریف سدھارتھ نگر

(۳۴) حضرت مولانا فیض احمد صاحب قادری رضوی آستانۂ وارثیہ دیوہ شریف، ضلع بارہ بنکی، یوپی۔

(۳۵) حضرت مولانا حافظ وقاری محمد شریف صاحب قادری رضوی نوری گورکھپوری، صدر المدرسین مدرسہ اہل سنت قادریہ رضویہ رضانگر روڈ، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)۔

(۳۶) حضرت مولانا ابوالحسن صاحب بہرائچی مصباحی استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، ضلع مئو۔ یوپی۔

(۳۷) حضرت مولانا شبیر صاحب بہرائچی مصباحی صدر المدرسین مدرسہ اہل سنت نیپال گنج راج نیپال۔

(۳۸) حضرت مولانا محمد ممتاز احمد خاں رضوی اعظمی مدرسہ حنفیہ اہلسنت بحر العلوم مئو ناتھ بھنجن، یوپی

(۳۹) حضرت مولانا عبد القیوم صاحب استاذ الجامعۃ الغوثیہ اترولہ، ضلع بلرامپور، یوپی۔

(۴۰) حضرت مولانا کمال الدین صاحب گونڈوی استاذ مدرسہ اسلامیہ سعدی مدنپورہ، ضلع باندہ، یوپی۔

(۴۱) حضرت مولانا سید افروز صاحب رضوی صدر مدرس مدرسہ اہل سنت بدر العلوم بینی نگر، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۴۲) حضرت مولانا حافظ وقاری محمد یونس صاحب قادری رضوی نوری امام وخطیب مدینہ مسجد، شیواجی نگر، گوونڈی، بمبئی ۴۳۔

(۴۳) حضرت مولانا محمد تسلیم رضا صاحب رضوی بستوی دار العلوم نور محمدی، بھاؤ نگر، گجرات۔

Scanned with CamScanner

(۴۴) حضرت مولانا محمد وارث صاحب قادری رضوی بہرائچی، استاذ مدرسہ اہلسنّت گائیڈیہ ضلع بلرام پور، (یوپی)۔

(۴۵) حضرت مولانا محمد محسن صاحب قادری رضوی بانی دار العلوم محمدیہ شہر لوپریہ، (بہار)۔

(۴۶) حضرت مولانا محمد آدم صاحب قادری رضوی مقام میٹیسر، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۴۷) محترم جناب صوفی لعل محمد صاحب قبلہ قادری برکاتی سجادہ نشین آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ چمن شاہ کٹھوری شریف، بارہ بنکی، یوپی۔

(۴۸) حضرت مولانا محمد اخلاق صاحب قادری رضوی نوری امام گجراتن مسجد شہر بلرامپور، یوپی۔

(۴۹) حضرت مولانا صابر القادری صاحب بستوی خطیب و امام محمدی مسجد کرلا، سی، ایس، ٹی روڈ. بمبئی ۷۰

(۵۰) حضرت مولانا سعید نوری صاحب بہرائچی بانی مدرسہ اہلسنّت شہادہ، مہاراشٹرا۔

(۵۱) حضرت مولانا محمد طفیل احمد صاحب مقام بڑھیا، کھنڈسری ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

(۵۲) حضرت مولوی سید وسیع اللہ صاحب قادری امام سُنی مسجد اکونا ضلع بہرائچ شریف، یوپی

(۵۳) راقم الحروف فقیر عبد الصمد القادری الرضوی خادم مدرسہ اہلسنت قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

Scanned with CamScanner

آپ علیہ الرحمۃ کے محبین، معتقدین

۱۔ تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اختر رضا خاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ بریلی شریف، یوپی

۲۔ فقیہ ملت حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی جلال الدین صاحب قبلہ امجدی مدظلہ العالی بانی وناظم اعلیٰ دارالعلوم امجدیہ ارشد العلوم مقام اوجھاگنج ضلع بستی۔ یوپی۔

۳۔ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد احمد عرف جہانگیر خاں صاحب قبلہ قادری رضوی اعظمی علیہ الرحمۃ ثم اودے پوری، راجستھان۔

۴۔ ادیب شہیر حضرت مولانا صابر القادری نسیم بستوی صاحب قبلہ سکندرپوری استاذ فیض الرسول براؤں شریف، ضلع سدھارتھ نگر۔

۵۔ حضرت مولانا عاشق الرحمن صاحب قبلہ قادری رضوی حبیبی صدرالمدرسین جامعہ حبیبیہ الہ آباد۔

۶۔ حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری صاحب قبلہ قادری رضوی استاذ جامعہ نظامیہ رضویہ اندر لوہاری دروازہ لاہور پاکستان

۷۔ حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی عبدالحفیظ صاحب قبلہ نعیمی مفتی ادارۂ شرعیہ پچپڑوا، ضلع بلرام پور، یوپی۔

۸۔ حضرت مولانا عبدالمبین صاحب نعمانی صدرالمدرسین دارالعلوم قادریہ چریاکوٹ، ضلع مئو، یوپی۔

۹۔ حضرت مولانا حافظ وقاری الحاج سید سراج اظہر صاحب قادری رضوی خطیب وامام رضا جامع مسجد پھول گلی، سید ابوالہاشم اسٹریٹ بمبئی ۳

۱۰۔ حضرت مولانا مفتی اشرف رضا صاحب قبلہ قادری رضوی ادارۂ شرعیہ مہاراشٹر و خطیب و امام مسجد اشرفیہ بخش مارکیٹ ممبئی ۳

۱۱۔ حضرت مولانا عبدالہادی صاحب قبلہ حبیبی استاذ جامعہ فاروقیہ ریوڑی تالاب، بنارس، یوپی۔

۱۲۔ حضرت مولانا افضل حسین صاحب قبلہ نوری صدر مدرس دارالعلوم تیغیہ فیض الرسول، گوپال پور، ضلع سیوان، بہار۔

۱۳۔ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب قادری رضوی نوری صدرالمدرسین مدرسہ مصطفویہ رضویہ گوبردھن پور، ڈاکخانہ جوگی بانہ ضلع سیتامڑھی بہار۔

۱۴۔ پیر طریقت حکیم صوفی محمد حیات علی صاحب قبلہ حشمتی خلیفہ سرکار شیر بیشہ سنت علیہما الرحمۃ بمقام بھاؤ پور، الٹوا بازار ضلع سدھارتھ نگر یوپی۔

۱۵۔ جناب قاضی اطیعوا الحق صاحب عثمانی قادری رضوی نوری زید مجدہٗ مقام علاء الدین پور، گورہ چوکی، ضلع گونڈہ، یوپی۔

۱۶۔ جناب مولانا ضیاء الرحمن صاحب رضوی صدر انجمن فیضان اعلیٰحضرت رفیع گنج ضلع اورنگ آباد۔ بہار۔

۱۷۔ جناب مولوی غلام مرتضیٰ صاحب قادری رضوی نوری امام سنی رضوی مسجد، دولت گنج چھپرہ، بہار۔

۱۸۔ جناب الحاج محمد عیسیٰ نوری صاحب اعظمی ماہم شریف بمبئی

۱۹۔ جناب الحاج محمد سعید نوری بھائی جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی بمبئی

۲۰۔ جناب الحاج محمد علی کھتری قادری رضوی نوری ناظم اعلیٰ دارالعلوم غوث اعظم پوربندر، گجرات۔

۲۱۔ جناب الحاج محمد سراج صاحب قادری رضوی نوری مرزاپوری

ساڑھی والے، ساکی ناکہ بمبئی ۷۲

۲۲۔ جناب الحاج مُلّا منیف صاحب یار علوی مینجر مدرسہ غوثیہ بڑھیا، کھنڈسری بازار، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

۲۳۔ جناب الحاج عبد المصطفیٰ صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ غوثیہ بڑھیا

۲۴۔ جناب عبد الرحیم ہتو بھگوت پوری سابق محاسب " "

۲۵۔ جناب محمد سبیل خاں یار علوی (مرحوم) سابق ممبر " "

۲۶۔ جناب محمد شبیر خاں صاحب " " " "

۲۷۔ جناب غلام نبی صاحب رضوی نوری عرف نائب بابا مقام دھوبہی ممبر مدرسہ غوثیہ بڑھیا کھنڈسری بازار سدھارتھ نگر یوپی۔

۲۸۔ جناب منشی دوست محمد صاحب یار علوی والد گرامی مولانا غلام محی الدین صاحب قبلہ سابق باشندہ پیپری علاقہ بھانبھر ضلع بلرامپور

۲۹۔ جناب صوفی محمد شبیر صاحب یار علوی " " " "

۳۰۔ جناب مولوی عابد حسین صاحب " " " "

۳۱۔ جناب الحاج ولی محمد صاحب یار علوی مقام موتی پور علاقہ بھانبھر "

۳۲۔ جناب ماسٹر ادریس صاحب یار علوی مقام رمنگرہ " " "

۳۳۔ جناب محمد اورنگ زیب بھائی یار علوی مقام پچپیڑوا ضلع بلرامپور

۳۴۔ جناب منشی شبیر حسن صاحب یار علوی مقام ہرکھڑی علاقہ بھانبھر

۳۵۔ جناب منشی منیر احمد صاحب یار علوی مقام کھاکھادیئی "

۳۶۔ جناب محمد یعقوب صاحب قادری رضوی مقام جگرہوا

۳۷۔ جناب غلام غوث صاحب یار علوی رمنگرہ علاقہ بھانبھر

۳۸۔ جناب محمد حنیف صاحب یار علوی مقام سہنیاں "

Scanned with CamScanner

آپ علیہ الرحمۃ والرضوان کے محبین و معتقدین کی فہرست بھی بہت لمبی ہے قلتِ صفحات کی بنا پر بس انہیں ناموں پر اکتفا کرتا ہوں اور جن کے اسماء نہیں آسکے ہیں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ فقط فقیر قادری غفرلہٗ

آپ کی یادگار آپ کی یادگاروں میں سے مسجد غوثیہ[۱] بڑھیا اور مسجد غوثیہ، جنگل روڈ پچپڑوا بھی ہے۔ بڑھیا شریف کی مسجد مدرسہ غوثیہ کے احاطے میں بڑی عالی شان تعمیر کروائی۔ بعض خوبیوں کے اعتبار سے ایسی مسجدیں اس علاقہ میں کم نظر آتی ہیں۔ ایمان افروز اشعار وغیرہ اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرماکر کندہ کروایا اور ساتھ ہی ساتھ ان دونوں مسجدوں میں یہ التزام رکھا کہ اس میں کسی بھی بدمذہب کا پیسہ وغیرہ نہیں لگنے دیا، اور نہ ہی اُس سُنّی مسلمان کا پیسہ وغیرہ لگایا جس کی کمائی جائز طریقہ سے نہیں تھی، یعنی مشکوک پیسے وغیرہ سے بھی مسجد کو بچایا۔ یہی وجہ ہے کہ ان مسجدوں کی تعمیر میں کافی وقت صَرف ہوا۔

مسجدِ غوثیہ پچپڑوا کے چندہ وصول کرنے کے لیے حضور شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے مرید اور اپنے چہیتے معتقد محمد امین بھائی یار علوی کو مقرر کیا اور انھیں یہ تحریر مبارک عطا فرمایا۔

بشارتِ عقبیٰ برادرانِ اہل سنت! السلام علیکم، ریلوے اسٹیشن پچپڑوا بازار جنگل روڈ کے متصل میں نے تعمیر مسجد کے لیے جناب خلیل خاں صاحب پردھان سوگانگر سے زمین حاصل کی اور اور مسجد غوثیہ کی بنیاد رکھوائی جس کی دیواریں قدِ آدم تک بن چکی ہیں۔ پیسہ کی کمی کی وجہ سے اب تک چھت نہ لگ سکی ہے۔

---

[۱] مسجد غوثیہ بڑھیا کا سنگ بنیاد ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۶ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۷۶ء دوشنبہ مبارکہ کو بعد نماز عصر رکھا گیا۔ پہلی اینٹ حضرت علیہ الرحمہ نے رکھی۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان رضائے الٰہی کے لیے مسجد تعمیر کرے تو خدائے پاک اس کے لیے جنت میں شاندار محل بنائے گا۔

سُنّی مسلمانوں سے گزارش ہے کہ آپ حضرات **مَسْجِدِ غوثیہ** واقع پچپڑوا بازار ریلوے اسٹیشن کی تعمیر میں اپنی جائز رقم سے تعاون کریں۔

یا خدائے پاک تو اپنے حبیب سرکارِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے طفیل سُنّی مسلمانوں کو تعمیر مسجد کی توفیق عطا فرما اور ان کے دین و ایمان کو ٹھوس اور کھرا بنا دے۔ آمین آمین بجاہ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ٥ عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ کتبہ: بَدْرُ الدِّیْن اَحْمَد

مدرسہ غوثیہ، بڑھیا، ضلع بستی یوپی۔
۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ

روداد مدرسہ غوثیہ بڑھیا بابت ۱۳۹۹ھ تا ۱۴۰۰ھ میں ایک ضروری اعلان شائع کیا۔ مسجدِ غوثیہ بڑھیا، خالص سُنّی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے جو سرکارِ اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں اس مسجد کی تعمیر میں کسی بے دین، بدمذہب، بدعقیدہ کا پیسہ لگانے سے سخت اجتناب کیا گیا ہے۔ دفع فساد وفتنہ کی خاطر سنیت کے مخالف افراد مثلاً نیچری، رافضی قادیانی، وہابی، دیوبندی، مودودی، تبلیغی، ندوی وغیرہ کا داخلہ اس میں ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

نوٹ: مسجد غوثیہ پچپڑوا کے مستقل مؤذن ومصلّی محمد امین بھائی

یار علوی ہیں اور حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال پاک کے بعد مستقل متولی و منتظم اورنگ زیب بھائی یار علوی ہیں۔ یہ دونوں حضرات مسجدِ غوثیہ کی تعمیر و ترقی میں ازحد کوشش کر رہے ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ قبول فرمائے اور دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

---

۳۹ جناب صوفی حاجی محمود صاحب بستوی کرلا سی، ایس۔ٹی روڈ ممبئی
۴۰ جناب الحاج سیٹھ شاہ عالم رضوی کرلا " " " "
۴۱ جناب محمد برکت علی صاحب رضوی نوری بیگن واڑی گوونڈی "
۴۲ جناب محمد شفیق صاحب رضوی " "
۴۳ جناب محمد انیس القادری صاحب رضوی منزل منزل محلہ بابو گنج رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)
۴۴ جناب قربان علی صاحب مقام سہنیاں علاقہ بھانبھر، بلرامپور
۴۵ منشی عطاء اللہ صاحب یار علوی " " "
۴۶ جناب محمد امین بھائی یار علوی مؤذن و متصل مسجد غوثیہ ریلوے کراسنگ، پچپیڑوا، ضلع بلرام پور۔
۴۷ جناب عبدالحکیم قادری رضوی مقام رمنگرہ علاقہ بھانبھر بلرام پور
۴۸ جناب محمد اسلم صاحب رضوی کپڑا دوکان بیگن واڑی گوونڈی، ممبئی نمبر ۴۳۔
۴۹ جناب غلام مصطفےٰ رضوی زری والے بیگن واڑی گوونڈی

تعزیتی منقبت

در شان حضرت رئیس الاتقیا محبوب اصفیا حضرت علامہ شاہ بدر ملت صدیقی قادری رضوی گورکھپوری ثم بستوی علیہ الرحمۃ والرضوان

پیش کردہ

گدائے قادری حکیم ابوالبرکات قادری منزل عنایت پیر العبد نعیم الدین عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ الفخیم

مقتدائے اہلسنت ہم سے رخصت ہو گئے
آہ وہ میر شریعت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کو عشق مصطفٰے نے لے لیا آغوش میں
وہ شہید عشق و الفت ہم سے رخصت ہو گئے

شان درویشی عیاں تھی جن کے حال و قال سے
آہ وہ شیخ طریقت ہم سے رخصت ہو گئے

مفتیٔ اعظم کے پیارے بزم رضوی کے نقیب
بدر دین و بدر ملت ہم سے رخصت ہو گئے

عندلیبان چمن ہیں بے قرار و اشکبار
باغبان اہل سنت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی علمی شخصیت کا ہے زمانہ معترف
آہ وہ علمی جلالت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کا فتوٰی اور تقوٰی واجب تقلید ہے
آہ وہ زیب امامت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کے علم و فضل کا شہرہ ہے ہند و پاک میں
آہ وہ بدرِ فضیلت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی تصنیفات کے مرہونِ منت ہیں سبھی
آہ وہ سرتاجِ ملت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی حق گوئی صداقت پہ جھکا باطل کا سر
آہ وہ دُرِّ صداقت ہم سے رخصت ہو گئے

نجدیوں کے حق میں تھے جو سیفِ ہندی شعلہ بار
آہ وہ سیفِ شجاعت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کا صبر و حلم تھا آئینۂ سبطِ رسول !!
آہ وہ جانِ مروّت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی بخشش اور فیاضی تھی رشکِ اہلِ دل
آہ وہ جود و سخاوت ہم سے رخصت ہو گئے

لاؤ رَبّ العرش تھے وہ پیکر لطف و کرم
آہ وہ کنزِ عنایت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کا ارشاد و عمل تھا مشعلِ راہِ نجات
آہ وہ شمعِ ہدایت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کی پاکیزہ مقدس شخصیت تھی ظلِّ حق
وہ مقدس پاک طینت ہم سے رخصت ہو گئے

جن کے وعظ و پند میں تھا جذبۂ احیائے حق
وہ حیاتِ قوم و ملت ہم سے رخصت ہو گئے

اے نعیمؔ قادری کہہ دے یہ تاریخِ وصال
وہ معظم تھے بعظمت ہم سے رخصت ہو گئے
۱۴۱۲ھ

مختصر واقعۂ رحلت حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ

امسال ۱۴۱۲ھ کو حضرت نے آخر ماہ شعبان میں بمبئی کا سفر فرمایا، خادم سفر مولانا غلام غوث صاحب بستوی تھے بمبئی سی۔ ایس۔ ٹی روڈ کرلا سیٹھ شاہ عالم صاحب رضوی کے دولت کدے پر قیام فرمایا۔ پھر ماہ رمضان المبارک میں فریضۂ روزہ ادا فرماتے ہوئے ۷ رمضان المبارک یوم جمعہ دن گزر کر وقت افطار کھجور سے افطار فرمایا اور نماز مغرب ادا فرماکر استنجا سے فراغت فرمائی پھر باطہارت مصلیٰ پر تشریف لائے اور بصورت مراقبہ سر جھکائے ہوئے تھے کہ اتنے میں حاجی محمود صاحب بستوی حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ آپ نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا کہ اتنے میں روحِ اقدس مدینہ والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آغوشِ کرم میں پہونچ کر ملاءِ اعلیٰ کی طرف پرواز کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ اب تمامی اہل محبت وعقیدت کی بھیڑ لگ گئی یہاں تک کہ جسدِ نوری کو تابوت میں محفوظ کیا گیا اور ذریعہ ہوائی جہاز جنازۂ مبارکہ لکھنؤ لایا گیا اور وہاں سے مخصوص جیپ کے ذریعہ منزل اقامت بڑھیا مدرسہ غوثیہ فیض العلوم سے منضم رضوی منزل کے برآمدہ میں اتارا گیا اور ۹ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ بعد نمازِ ظہر ۲ بجے تقریباً دس ہزار عقیدت مندوں نے حضرت کے حقیقی برادر مکرم شمس الحکماء، فقیہ الاسلام حضرت علامہ ابوالبرکات محمد نعیم الدین صاحب صدیقی قادری کی اقتدا میں نماز جنازہ ادا کی۔ ساتھ ہی مسجدِ غوثیہ میں رہنے والی شہد کی مکھیاں لاکھوں کی تعداد میں جلوسِ جنازہ میں شریک رہیں اور کسی کو ذرا بھی

گزند نہ پہونچائیں اور پھر وہاں سے واپس آکر اپنے چھتہ میں آگئیں۔ اس منظر کو سینکڑوں نگاہوں نے دیکھا بلکہ ان لشکر عظیم کی آواز اور بھنبھناہٹ پر خوف آیا کہ کہیں کسی کو ڈنک نہ ماریں لیکن کرشمۂ قدرت اور مقام حیرت کہ کسی کو بھی مساس نہ کیا ڈنک مارنا تو در کنار۔ اَعْلَی اللّٰہُ دَرَجَاتَہٗ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَمَتَّعَنَا اللّٰہُ بِفَیْضَانِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَالدِّیْنِ، اٰمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

فقط

صاحبزادہ محمد قادری عفی عنہ، قادری منزل غنایت پیر
راوت پار بزرگ، ضلع گورکھپور، یوپی۔

نوٹ

مندرجہ بالا منقبت اور مبارک تحریر بموقع عرس چہلم حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ ۱۸ شوال ۱۴۱۲ھ بشکل پوسٹر شائع ہوئی تھی جس کو فقیر نے شامل کتاب کیا۔ فقط

فقیر قادری عبدالصمد عفی عنہ
۶ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ
نزیل آستانہ نوریہ رضویہ بریلی شریف
یوپی

۷۸۶
۹۲

مہ کامل تاریخی مادّے

مستخرجہ: حضرت مولانا محمد انور علی رضوی منظری ناناپاروی مدرس جامعہ منظر اسلام بریلی شریف

بروفات حسرت آیات حضرت علامہ مفتی الشاہ بدر الدین احمد صدیقی قادری رضوی نوری گورکھپوری **صدر المدرسین** مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا بستی، علیہ الرحمۃ والرضوان۔ مورخہ ۷ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ

سرکار پیر طریقت
۱۴۱۲ھ

سرکار عالم معرفت
۱۴۱۲ھ

صاحب ایمان فرخندہ سیر
۱۴۱۲ھ

گل فشاں انیس خاطر
۱۴۱۲ھ

پیکر رشد و میر ہدایت
۱۴۱۲ھ

حضرت علامہ سیدی بدر الدین احمد
۱۹۹۲ء

پیکر رشد و ہدایت نجم اقبال کا انتقال
۱۹۹۲ء

محبوب القلوب پیکر رشد و ہدایت کا انتقال
۱۹۱۲ء

قبلۂ من پیکر رشد و ہدایت کا انتقال
۱۹۹۲ء

آہ مولانا بدر الدین احمد صدیقی نوری قادری طالب وفا
۱۴۱۲ھ

آہ صالح مولانا بدر الدین احمد صدیقی نوری قادری
۱۴۱۲ھ

آہ اندوہ و ملال مولانا بدر الدین احمد قادری رضوی
۱۹۹۲ء

آہ والاصفات مولانا بدر الدین شیخ الادب
۱۹۹۲ء

آہ قبلہ گاہی مولینا بدر الدین احمد قادری رضوی
۱۹۹۲ء

آہ حبیب مولینا بدر الدین احمد صدیقی نوری قادری جدا ہو گئے
۱۴۱۲ھ

آہ دانائے زمانہ مصنف فیض الادب جدا ہو گئے
۱۴۱۲ھ

Scanned with CamScanner

آہ جمال الدین مصنف فیض الادب جدا ہو گئے

۱۴۱۲ھ

آہ حسن مزاج مصنف فیض الادب جدا ہو گئے

۱۴۱۲ھ

آہ ملیح طلب مصنف فیض الادب جدا ہو گئے

۱۴۱۲ھ

علامہ بدر الدین احمد زندہ دل بزرگ جنت میں گئے

۱۴۱۲ھ

علامہ بدر الدین احمد مرد پاک باطن جنت میں گئے

۱۴۱۲ھ

عالم فصیح علامہ بدر الدین احمد جنت میں گئے

۱۴۱۲ھ

انجم زماں غروب ہوا

۱۴۱۲ھ

سرکار نافع خلق

۱۴۱۲ھ

اہل ہمت اٹھ گیا

۱۴۱۲ھ

شمع اخلاص ممدوح آفاق

۱۴۱۲ھ

آہ رونق بزم رضا

۱۴۱۲ھ

صاحب کمالات کاملہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۱۲ھ

آفتاب انور نور اللہ مرقدہٗ

۱۴۱۲ھ

٦ / ۵۹۷

حضرت کی کرامت

سنت پر استقامت وہ چیز ہے کہ خود بزرگوں نے فرمایا الاستقامۃ فوق الکرامۃ استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ بھی آپ کے تلامذہ و محبین اور معتقدین و مریدین پر خوب روشن ہے کہ حضرت علیہ الرحمۃ کی زندگی مبارک عین سنت کے مطابق تھی مگر ظاہری طور پر ایک کرامت کا بھی ذکر اس امید پر کر رہا ہوں کہ شائد ضعیف الاعتقاد لوگوں کے لیے سامانِ ہدایت بن جائے۔

سال گذشتہ گورے گاؤں شہر بمبئی میں ببن سیٹھ نے مجھے مدعو کیا اور جب میں وہاں پہونچا اور ملاقات ہوئی تو دوران گفتگو انھوں نے کہا کہ بڑھیا والے حضرت کو تو میں ولی مانتا ہوں۔ میں نے کہا کہ بیشک ہمارے حضرت علیہ الرحمۃ ضرور ولی ہیں مگر یہ بتایئے کہ یہ کیفیت آپ کے دل میں کیسے پیدا ہوئی؟ اس پر انھوں نے بتایا کہ ہمارے پلاسٹک کے کارخانہ میں ایک نوجوان جس کا نام طیب موضع ہتیرہ الٹا بازار، سدھارتھ نگر کا باشندہ ہمارے یہاں کام کرتا تھا اچانک وہ کوڑھ کے مرض میں گرفتار ہو گیا اور جیسے جیسے اس نے علاج کا سلسلہ آگے بڑھایا لیکن مرض میں اضافہ ہوتا گیا اور ڈاکٹروں نے جواب دیدیا اور یہاں تک کہ لوگ اس سے گھن کرنے لگے اور سبھی آدمی اس کی زندگی سے مایوس ہو گئے اور چندہ کر کے اس کے لیے وطن کا ٹکٹ نکلوا لیا گیا کہ یہ اپنے گھر ہی جاکر اپنے والدین واہل وعیال کے پاس مرے خدانخواستہ یہاں اگر موت کا حادثہ پیش آ گیا تو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بہرحال اس کو وقتِ مقررہ پر لوگوں نے یہاں سے روانہ کر دیا اور جس روز وہ اپنے گھر پہونچا حُسن اتفاق اسی روز حضرت علیہ الرحمۃ بغرض

تبلیغ سنیت اس گاؤں میں جلوہ افروز تھے۔ اس نوجوان کے والدین نے جب اپنے فرزند کو اس حال میں دیکھا تو ہوش اڑ گئے کہ اب کیا کیا جائے۔ معًا لوگوں نے بتایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ بڑھیا والے حضرت یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں ان کی خدمت میں مریض کو حاضر کر کے دعاء کی درخواست کرنے کی ضرورت ہے۔ بس کیا تھا فورًا ہی اس مریض کو لے کر اس کے والدین حضرت علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہو کر قدموں میں گر گئے اور رونے لگے۔ حضور والا نے فرمایا آپ لوگ کیوں پریشان ہیں یہ اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہے۔ پھر آپ کو ان لوگوں کے حال پر ترس آ گیا اور فرمایا میں جو کہوں گا اسے آپ لوگ مانیں گے؟ ان لوگوں نے ماننے کا فورًا عہد و اقرار کیا۔ حضور والا نے اس مریض کو توبہ و استغفار کروایا اور والدین سے معافی منگوائی اور دیگر مسلمانوں سے بھی جنھیں ایذاء پہونچایا تھا اور جن کی حق تلفی کی تھی سب سے معافی تلافی کروانے کے بعد ان لوگوں کو کھری سنیت پر قائم رہ کر شریعت مطہرہ کی پابندی کا عہد و اقرار لیا بعدہٗ حضرت نے ایک تعویذ مرحمت فرمایا اور بوتل میں پانی منگوا کر دم کیا اور ارشاد فرمایا لے جاؤ تعویذ موم جامہ کر کے کچھ تبرک بارگاہِ غوثیت میں نذر پیش کرنے کے بعد سنی مسلمان بچوں میں تقسیم کر دینا بعدہٗ تعویذ پہن لینا اور پانی پیتے رہنا کم ہونے کی صورت میں پانی بڑھاتے جانا اور بمبئی پہونچنے پر سرکار مخدوم ماہم کی بارگاہ میں ضرور حاضری دینا۔ بفضلہ تعالٰی و بعون سرکار مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء جیسے جیسے وقت گزرتا گیا عزیزم طیب سلمہٗ رو بصحت

ہوتا گیا یہاں تک کہ دو ماہ گذرنے گذرتے وہ بالکل تندرست ہو گیا اور برص والا زخم اور اس کا نشان بالکل ختم ہو گیا اور تیسرا مہینہ پھر وہ بمبئی کا سفر کر کے بنّ سیٹھ کے کارخانہ میں پہونچ گیا۔ یہاں لوگ اس کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم لوگ تو اس انتظار میں تھے کہ تمھارے انتقال کی خبر آئے گی مگر تمہیں شفایاب اور تندرست بمبئی میں دیکھ رہے ہیں آخر تم نے کس حکیم، کس ڈاکٹر سے علاج کروایا اس نے جواب دیا کہ نہ کوئی دوا اور نہ کوئی علاج بس بڑھیا والے سرکار کی مجھ پر نگاہِ کرم ہو گئی اور اتنی بڑی مصیبت ٹل گئی اور الحمد للہ ربّ العلمین آپ علیہ الرحمہ کی دُعا کی برکت سے میں بالکل شفایاب ہو گیا۔ ایسے ہی موقع پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اگر ردِّ بلا چاہو تو کر خدمت فقیروں کی
بلا کو ٹال دیتی ہے دعا روشن ضمیروں کی

فقط عبد الصمد القادری
نزیل مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی ۴۳

بشرف گرامی ! امام المناظرین غیظ المنافقین حضور شیر بیشۂ اہلسنت مظہر سرکار اعلیحضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ حشمت علی خاں صاحب قبلہ قادری رضوی پیلی بھیتی قُدِّسَ سِرُّہٗ العزیز۔

۷۸۶
۹۲

از براؤں شریف
۹ رجب المرجب ۱۳۷۸ھ
مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۵۹ء

حسب ارشاد :—
حضور سیدی شاہ صاحب قبلہ

—از قلم، بدر الدین احمد قادری رضوی

حضرت اقدس قبلہ ! مزاج سامی ! السلام علیکم

مؤدبانہ عرض یہ ہے کہ حضرت سیدی شاہ صاحب قبلہ کا مزاج مبارک ان دنوں بہت ناساز تھا۔ چنانچہ علاج کے سلسلے میں حضرت قبلہ فیض آباد پہونچے اور لکھنؤ کے ارادے سے رُدولی شریف تک پہونچے۔ زمرد گنج کے ایک مرید سے معلوم ہوا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت قبلہ رودولی کے عرس میں شرکت فرمائیں گے۔ اور جناب قمر الدین صاحب نے بتایا کہ حضرت شیر بیشۂ سنت قبلہ کی شرکت حتمی اور یقینی ہے۔ حضرت قبلہ کو بڑی امید تھی کہ حضور سے ملاقات ہوگی اور بیان بھی سُننے میں آئے گا۔ لیکن معلوم نہیں کیوں حضرت عرس میں شرکت نہ فرما سکے۔ پھر رودولی سے حضور شاہ صاحب قبلہ فیض آباد تشریف لائے اور وہاں ڈاکٹر مصرا سول سرجن نے تشخیص کی اور بتایا کہ حضرت کے خون مبارک کی حدت ۹۰ پائنٹ تک پہونچ چکی ہے اور جب تک ۶۰ پائنٹ تک نہ ہوگی طبیعت ٹھیک نہ ہوگی چنانچہ اس نے دوا دی اور پرہیز بہت سخت بتایا ہے۔ یہاں حضور اس وقت صرف ساگ

روئی پر اکتفا کیے ہیں۔ کمزوری زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ وہاں سے حضور ڈھلمئو تشریف لے گئے اور مدرسے کی عمارت بننے کا انتظام فرمایا کیونکہ امسال شوال ۷۸ھ ہی سے انشاء المولیٰ تعالیٰ عربی درس گاہ کا افتتاح ہوجائے گا۔ پھر ڈھلمئو شریف ایک ہفتہ قیام کر کے حضرت فیض آباد تشریف لائے اور ڈاکٹر مصرا کو بلوایا۔ اس نے بذریعہ آلہ حضرت کے جسم مبارک کا معائنہ کیا اور بتایا کہ اس وقت دوران خون ۷۰ پائنٹ پر ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ و بعون حبیبہٖ علیہ التحیۃ والثناء دوا کام کر رہی ہے اس نے پندرہ دن کی دوا دی ہے اور کہا کہ دو ہفتہ کے بعد پھر ملیے۔ پھر فیض آباد سے حضور قبلہ براؤں شریف تشریف لائے اور دو ہفتہ یہاں قیام فرمایا اور آج انشاء المولیٰ تعالیٰ فیض آباد کو روانہ ہوجائیں گے۔

کل ۱۸ جنوری ۱۹۵۹ء کی ڈاک سے گوشائیں گنج کے محبوب صاحب کا ایک کارڈ جو بنام محمد یوسف و ضیاء اللہ سوداگران چرم نان پارہ تھا یہاں آیا جس کو محمد یوسف صاحب نے بھیجا ہے۔ محبوب کا خط بعینہٖ نقل ہے

بخدمت بھائی ضیاء اللہ محمد یوسف سوداگران چرم

بعد السلام علیکم واضح ہو کہ آپ کا خط بلٹی ملا۔ بڑی مسرت ہوئی واضح ہو کہ ہمارے یہاں ۱۹، ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء کو جلسہ ہوگا اور اس جلسہ میں دیوبندی اور ہم لوگ کے مولانا کا مقابلہ ہے اور اندیشہ ہے کہ اہل سنت و جماعت اور وہابی کا مناظرہ ہوجائے لہٰذا اس جلسہ میں حضرت شیر بیشۂ سنت مولانا محمد حشمت علی خاں صاحب قبلہ کی شرکت

کرنا ضروری ہے۔ اس لیے آپ تکلیف گوارہ کر کے یہ خط حضرت شاہ صاحب قبلہ کے پاس پہونچا دیجیے اور حضرت شیر بیشۂ اہلسنت قبلہ کو تاریخ مقررہ پر آجانا ضروری ہے کوشش کر کے بلوا دیویں کہ وہ ضرور آویں اور یہ بھی لکھیں کہ مولانا کا سفر خرچ کہاں روانہ کیا جاوے میں بڑی عاجزی سے لکھ رہا ہوں کہ یہ کام ضرور کر دیویں یہ مذہب کا معاملہ ہے۔

مولیٰ عزّوجل کا شکر ہے کہ گوشائیں گنج میں خالص سنّیت کی تبلیغ کی تڑپ لوگوں میں پیدا ہو رہی ہے محبوب اور ماسٹر محبت صاحبان اپنے آدمی ہیں گوشائیں گنج کی کثیر آبادی سنّیوں کی ہے لیکن گول تقریر کرنے والوں نے اب تک انھیں دھوکے میں رکھا تھا لیکن اب بحمدہٖ تعالیٰ باطل کا پردہ چاک ہونے والا ہے۔

حضرت کی تو عادتِ کریمہ قدیمہ یہی رہی کہ جہاں بھی مناظرہ کی ضرورت آئی تو حضرت نے مقررہ جلسوں کی تاریخیں ملتوی فرمادیں ہیں اس لیے امید ہے کہ ۱۹، ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء کی تاریخ گوشائیں گنج کے لیے منظور فرمائیں گے تاکہ وہاں خالص سنّیت کے پھلنے اور پھولنے کا موقع حاصل ہو۔

حضور سیدی شاہ صاحب کی تمنا ہے کہ وہ جہاں بھی رہیں گے لیکن مناظرہ کی تاریخ میں انشاء المولیٰ تعالیٰ گوشائیں گنج پہونچیں گے۔

مکرّر آں کہ حضور محبوب کو بھی اطلاع عطا فرمائیں گے پتہ پُشت پر درج ہے۔ محبوب صاحب کلاتھ مرچنٹ، پوسٹ مقام گوشائیں گنج ضلع فیض آباد۔

حضور سیدی شاہ صاحب قبلہ کی جانب سے حضور قبلہ کی خدمت

مبارکہ میں سلام پیش ہے۔ اور اس سگِ بارگاہِ رضوی کی جانب سے عرض ہے کہ حضرت شاہ صاحب قبلہ کی صحت اور تندرستی بہت کمزور ہو چکی ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ ربّ کریم اپنے محبوب کریم علیہ الصّلوٰۃ وَالتّسلیم کے صدقے میں کرم فرمائے۔

اِس سگِ بارگاہِ رضوی کی ایمانی تمنّا ہے کہ ایک بار بھی زندگی میں حضرت شیر بیشۂ سنّت قبلہ کی خدمت میں رہ کر مناظرہ کا دیکھنا نصیب ہو جاتا تو آئندہ بے دینوں سے مقابلہ کرنے کے لیے کچھ درس حاصل ہو جاتا۔ بدرالدّین احمد قادری رضوی دست بستہ ہو کر امام المناظرین کی بارگاہ میں عقیدت کا سلام پیش کرتا ہے ——— فیض الادب حصّہ دوم مرتب کر چکا ہوں جس کے آخر میں حضور اعلیٰحضرت قبلہ کی مختصر سوانح عمری عربی زبان میں لکھ کر شامل کی ہے تاکہ طلبۂ اہلِ سنّت اپنے چودہویں صدی کے مجدّدِ اعظم کے مبارک نام اور مقدّس زندگی سے آگاہ ہوں لیکن ابھی اس کے چھپنے کا انتظام نہ ہو سکا ہے۔ حاضرین کو سلام عرض ہے۔ عزیزم بابو مشاہد رضا اور حضرت مولانا وجیہ الدّین صاحب قبلہ کو سلام عرض ہے۔ ایک عدد فیض المنطق بذریعہ بک پوسٹ روانہ ہے عزیزم مولانا مشاہد رضا صاحب ملنے پر اطلاع فرمائیں۔

کفش بردار اور قدم بوس
بدرالدین احمد رضوی، براؤں شریف
(ضلع بستی، یوپی)

۴۸۶
۹۲

از براؤں شریف

ذی القعدہ ۱۳۷۸ھ

۲۳ مئی ۱۹۵۹ء

مخدومنا المعظم وقدوتنا المکرم!

مزاج سامی!

السلام علیکم۔ مؤدبانہ گذارش ہے کہ متعدد معروضات پیلی بھیت کے پتے پر حضرت کی خدمت میں میں نے ارسال کیے۔ لیکن عدیم الفرصت ہونے کی وجہ سے مجھے جواب عطا نہ ہوا۔ حضرت کی تصنیف جو المہند کی رد میں ہے وہ اس وقت کہاں ملے گی ہم اس کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ فیض الادب حصہ دوم اس وقت لکھنؤ میں زیر طبع ہے۔ حصہ دوم کے آخر میں حضور اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مختصر سوانح عمری بھی عربی زبان میں لکھ کر شامل کر دی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ فیض الادب اوّل، دوم سُنّی طلبہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی انشاء المولی العزیز ثم شاہ حبیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت کے تحت اشراف جو مدارس ہیں ان میں یہ دونوں کتابیں جاری فرمانے کا حکم فرمائیں۔ فیض المنطق حضرت کی خدمت میں پیلی بھیت کے پتے پر بھیج چکا ہوں غالباً وصول ہوئی ہوگی۔—
صدر الدین برادر زادے خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں وہ کچھ معروضات پیش کریں گے۔ امید ہے کہ انھیں باریابی کا موقع دیا جائے گا۔ حضرات علمائے کرام کی خدمت میں مؤدبانہ سلام پیش ہے۔

فقط والسلام

بدرالدین احمد قادری رضوی

دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف

(ضلع بستی، یوپی)

مکتوب گرامی حضور آقائے نعمت استاذ گرامی صاحب قبلہ،
بنام مولانا عاشق الفیضوی صاحب پاکستانی خادم حضور قطب مدینہ حضرت مولینا ضیاء الدین صاحب قبلہ مدنی علیہ الرحمۃ والرضوان۔

مکتوب ۱

۷۸۶/۹۲

از بدرالدین احمد قادری رضوی ۲۵ شعبان ۱۴۰۴ھ

برادر سنیت جناب فیضوی صاحب! وعلیکم السّلام
ثم السّلام علیکم۔

آپ کا محبت نامہ بنام عزیزم مولوی عبدالصمد صاحب اورنگ آبادی ملاحظہ میں آیا، پڑھکر فرعون مصری، نمرود عراقی کی ستم رانیوں کی داستان تازہ ہوگئی۔
اَللّٰھُمَّ اَرْسِلْ عَلَیْھِمْ مَا اَرْسَلْتَ عَلٰی اَصْحَابِ الْفِیْلِ اَللّٰھُمَّ دَمِّرْ دِیَارَھُمْ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْ جَمْعَھُمْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ کَمَا جَعَلْتَ اَصْحَابَ الْفِیْلِ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ کَمَا جَعَلْتَ اَصْحَابَ الْفِیْلِ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْنَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ
آپ کے لیے اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے لیے بحمدہ تعالےٰ مسلسل دعا جاری ہے۔ مولیٰ عزوجل قبول فرمائے۔

فقط بدرالدین احمد قادری
وارد حال مدرسہ گلشن رضا بکارو اسٹیل سٹی بہار

آپ کی طرف سے مجھ پر احسان ہوگا کہ میرے سلام و استغاثہ کو آپ بارگاہِ بیکس پناہ سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میں پیش کردیں۔
الاستغاثۃ الیٰ حضرۃ محب الفقراء والمساکین رحمۃ اللّعٰلمین خاتم النبیین علیہ الصّلوٰۃ والتسلیم من کسیر القلب بدر الدین احمد القادری الرضوی من خدم الادارۃ الغوثیۃ فی بڑھیا بستی۔
الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارسول اللہ الصّلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا ارحم خلق اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا اسمع خلق اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا ابصر خلق اللہ

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کفِ پا چاند سا
سینہ پر رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہدو کرے باغ باغ
طیبہ سے آکر صبا تم پہ کروروں درود

تم ہو جوّادو کریم، تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو داتا عطا، تم پہ کروروں درود

شافی و نافی ہو تم، کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام گدا تم پہ کروروں درود

گدائے کوئے قادری

بدرالدین احمد رضوی نوری

۹۲

حضرت مولانا فیضوی صاحب پاکستانی حضرت علامہ ضیاء الدین صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ قطب مدینہ کی بارگاہ کے خادم تھے۔ ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۰۲ھ میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موقع پر تقریباً ۳۶ پاکستانی سنی مسلمانوں کو فقط میلاد شریف منعقد کرنے کے جرم میں مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ سے ناپاک نجدی حکومت نے شہر بدر کیا تھا۔ جس کی خبر موصوف گرامی نے راقم الحروف کو دی تھی، اسی خبر کو فقیر قادری نے حضرت علیہ الرحمۃ کی خدمت میں پیش کیا جس کے جواب میں مندرجہ بالا مکتوب ہے۔

فقط عبد الصمد القادری

بنام حضرت مولانا تابش قصوری صاحب قبلہ پاکستان۔

۹۲

از بڑھیا ۲۴ ربیع النور ۱۴۰۵ھ مکتوب ۱
صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم

مولینا المحترم وعلیکم السّلام ثم السّلام علیکم۔

میں بارہویں ربیع الاول شریف کی تقریب کے سلسلے میں باہر گیا تھا۔ ۱۴ ربیع النور کو مدرسہ واپسی ہوئی۔ ایک طالبِ علم نے آپ کا لفافہ پیش کیا۔ والدۂ کریمہ غفر اللہ تعالیٰ لہا کے انتقال کی خبر پڑھی۔ ۱۵ ربیع النور کو بعد نماز فجر مدرسہ غوثیہ کے طلبہ سے قرآن خوانی کرائی۔ پھر اسی دن بعد نماز عصر دوبارہ قرآن خوانی کرائی بعدہٗ میلاد شریف کی محفل منعقد ہوئی جس میں سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ذکر پاک ہوا اور ضمناً آپ کا تذکرہ اور آپ کے والدین کریمین کی خوش نصیبی کا مختصر بیان ہوا۔ آخر میں صلاۃ وسلام کے بعد ختم شریف پڑھا گیا اور آپ کے والدین ماجدین کی ارواح پاک کو ایصالِ ثواب کیا گیا۔ پھر تبرک کی تقسیم پر محفل ختم ہوئی۔

میں نے ۱۵ ربیع الاول شریف ۱۴۰۵ھ سے آپ کے والدین کریمین کے لیے روزانہ دعائے مغفرت وایصالِ ثواب کا بابرکت عمل شروع کر دیا ہے اور اسے ان شاء اللہ تعالیٰ چالیس دن تک جاری رکھوں گا۔ السّعی منّی والاتمام من اللہ جلّ شانہ۔

پرسوں ۲۲ ربیع النور کو براؤں شریف سے آپ کی مرسلہ کتاب جواہر صافیہ وصول ہوئی فجزاك اللہ ربنا الوہاب الکریم احسن الجزاء بجاہِ رسولنا الرؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلیٰ آلہ الفخیم۔

مکتوب گرامی میں جواہر صافیہ کے ساتھ عمدۃ الفرائض بھی ارسال کرنے کا تذکرہ تھا لیکن ہوسکتا ہے کہ پیکٹ باندھنے کے وقت عمدۃ الفرائض کا رکھنا یاد نہ پڑا ہو۔

سوانح اعلیحضرت جدید تین عدد روانہ ہے۔ دو عدد آپ کے لیے اور ایک عدد مولانا اقبال احمد فاروقی مکتبہ نبویہ لاہور کے لیے ہے، مہربانی کر کے

Scanned with CamScanner

موصوف کے پاس بھجوادیں۔

دو عدد عروس الادب اور دو عدد نورانی فتویٰ بھی روانہ ہے۔ زیر نظر سوانح اعلیٰحضرت کی کتابت و طباعت دیکھ کر مجھے شدید صدمہ اور دکھ پہونچا ہے۔ گلشن رضا بکارو اسٹیل سٹی (بہار) کے مخلص ارکان نے ایک مشہور و معروف مولانا صاحب کی تجویز پر مدرسہ عالیہ رامپور کے پرنسپل مولانا نورالدین صاحب نظامی کے ذمہ سوانح اعلیٰحضرت کی کتابت وطباعت کا کام سپرد کیا۔ مولانا نظامی صاحب نے جاہل الھڑ، اجڈ، نوآموز، بے لگام خودسر کاتبوں سے کتابت کرائی جن کا املا صریح غلط اور کتابت بھدّی بھونڈی بدصورت ہے۔ ان خودسر کاتبوں نے اصل مسودہ سے بھی رہنمائی حاصل نہیں کی اپنی طبیعت سے اعراب، ڈیس، علامت جزم بدشکل لگاتے گئے۔ نقل میں بعض جگہ عبارت بھی چھوڑ دی۔ طباعت میں کہیں کہیں لفظ اڑ گئے ہیں اور کہیں کہیں روشنائی اڑ گئی ہے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ گلشن رضا والوں نے سوانح اعلیٰحضرت پر پانی کی طرح روپیہ بہایا ہے۔ مگر کتاب طرح طرح کی غلطیوں سے پر ہو کر سامنے آئی ہے فَاِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ المشتکیٰ۔

معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے دیوبندیوں نے تجانب اہل سنت کے ذریعہ فوٹو طباعت کرائی ہے اس کا ایک نسخہ حاصل کر کے بھیجنے کا خیال رکھیں۔ نیز معین اللبیب فی حل شرح التہذیب اور ھدایۃ التقویم از تصنیفات بحرالعلوم سید افضل حسین علیہ الرحمہ بھی ارسال کرنے کی کوشش کریں۔

فقط والسلام۔ بدرالدین احمد قادری رضوی

بڑھیا۔ ۲۴ ربیع النور

سنہ ۱۴۰۵ھ

Scanned with CamScanner

مکتوب ۲ بنام حضرت علامہ تابش قصوری صاحب پاکستان۔

۷۸۶
۹۲

از براؤں شریف ۱۷ر محرم سنہ ۱۳۹۱ھ

محترم المقام وعلیکم السلام ثم السّلام علیکم۔

ضروری گذارش یہ ہے کہ پارسال محرم ۱۳۹۰ھ کے اواخر میں چھوٹے بھائی مولانا حکیم محمد نعیم الدین صاحب قادری رضوی کی طبیعت ناساز ہوئی، دل ودماغ پر دورہ کی کیفیت طاری ہوتی تھی۔ قرب وجوار کے ڈاکٹروں کا علاج ہوا خاطر خواہ افاقہ نہ دیکھ کر اواخر ربیع الآخر میں موصوف کو اپنے ہمراہ لے کر بلرامپور گونڈہ پھر نانپارہ ضلع بہرائچ پہونچا علاج کرایا افاقہ نہ ہوا۔ پھر لکھنؤ موصوف تشریف لے گئے وہاں سے ۲ر شعبان کو بہرائچ درگاہ سیدی سالار مسعود غازی علیہ الرحمہ پر حاضری دی اور تین۳ ماہ چھ روز قیام رہا اس وقت موصوف اپنی سسرال میں اور بحمدہٖ تعالےٰ افاقہ ہو رہا ہے اور میں ۱۲ر ذی قعدی کو براؤں شریف واپس آیا میری عدم موجودگی میں آپ کا لفافہ آیا تھا اور کاغذات کے ڈھیر میں پڑا ہوا تھا، کل ۱۶ر محرم کو دفتر کے منشی جی نے آپ کا لفافہ دیا جس کا آج جواب لکھ رہا ہوں جواب میں اطول تاخیر کی وجہ آپ کے سامنے ہے۔ امید ہے کہ آپ میری مجبوریوں کے سبب تاخیر جواب پر مجھے معذور تصور فرمائیں گے۔

(۱) حضرت حافظ ملت شیخ الحدیث دارالعلوم اشرفیہ بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں اگر موصوف سے مراسلت کا رابطہ کرنا چاہیں تو ان کا پتہ یہ ہے۔

" دارالعلوم اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڈھ۔ یو۔ پی "

(۲) سوانح اعلیحضرت کا حصۂ دوم نہ زیر ترتیب ہے اور نہ فی الحال اس کا خیال ہے اس کے لیے وقت اور حالات کی فراغت کی ضرورت ہے اور وہ حاصل نہیں۔

(۳) ادھر پچھلے دنوں میں کتاب تلخیص الاعراب شائع ہوئی۔ نہیں معلوم کہ آپ کی نگاہوں سے گذری ہے یا نہیں؟ اس وقت سنیت کی سطح پر بچوں کے لیے اردو زبان کا سلسلہ زیر ترتیب ہے جس میں تعمیر ادب حصہ اول حصہ دوم تو شائع

ہو چکا ہے اور حصہ سوم کا نصف ترتیب پا چکا ہے۔ نصف ثانی زیر ترتیب ہے۔ تعمیر ادب، علامہ نظامی صاحب کی کتاب فردوس ادب کی طرح ہے فرق یہ ہے کہ تعمیر ادب کی زبان فردوسِ ادب سے آسان رکھی گئی ہے۔ اور کوشش یہ ہے کہ بچے اردو زبان کے ساتھ سچی سنیّت کے سانچے میں ڈھلتے جائیں۔ اس وقت ہماری اردو، عربی تالیفات کی اشاعت ضلع گونڈہ کے ایک حافظ صاحب کر رہے ہیں جن کا پتہ یہ ہے: حافظ محمد رفیق مکتبہ امجدی پچپڑوا ضلع گونڈا یوپی، اگر پاکستان سے راج نیپال کو ڈاک آتی ہو تو راج نیپال کی سرحد حافظ صاحب سے قریب ہے۔ آپ مذکورہ بالا پتہ پر حافظ صاحب سے رابطہ قائم کریں اور ان کے دیتے ہوئے پتہ پر آپ راج نیپال میں کتابیں بھیجیں۔ اس کے تبادلہ میں حافظ صاحب راجِ نیپال ڈاک کے ذریعہ آپ کے پاس کتابیں بھیجیں گے۔ اس طرح کتابوں کی آمد ورفت میں آسانی رہے گی۔ ادھر جب سے ہندو پاک کے درمیان کتابوں کی آمد ورفت میں بندش ہو گئی دونوں طرف کے مشتاقانِ علم سخت پریشان ہیں۔ حافظ صاحب نے میری ایک اردو کتاب نورانی گلدستہ بھی شائع کی ہے اور تیسری بار فیض الادب حصہ اول کی بھی اشاعت کی ہے جس میں چند ضروری قواعد کا اضافہ ہے اور آخر میں حدیث نوری کو جزو کتاب بنایا گیا ہے۔

مولیٰ تعالیٰ عزوجل نے آپ کو نظم کا سلیقہ عطا فرمایا ہے۔ بچوں کے لائق چھوٹی چھوٹی بحر میں کچھ نظمیں اور نعتیں آپ تیار فرمائیں جن کی زبان آسان، رواں اور صاف ہو۔ تعمیر ادب چوتھے اور پانچویں حصے میں شریک کرنے کا ارادہ ہے۔ آوارہ خیال شاعروں کا کلام تو بہت کچھ تھا۔ مگر میں نے قصداً احتراز کیا کہ یہ میرے مزاج کے خلاف ہے۔

حضرت مولانا سید افضل حسین صاحب بریلوی کا پتہ کاغذات میں ہوگا مگر اس وقت مل نہیں رہا ہے، دو خط موصوف کے نام آپ کے لفافہ میں جا رہے

Scanned with CamScanner

ہیں، مہربانی کر کے آپ حضرت کی خدمت میں ذریعہ ڈاک روانہ فرمادیں۔ مولانا نسیم صاحب سے اس پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

"جیلانی کتب خانہ ۲۲۳/۹۹ نالا روڈ، کانپور ۱" وصولیابی سے مطلع فرمائیں۔ بدر الدین احمد قادری رضوی، براؤں شریف یوپی۔

بستی۔ یوپی

مرسلہ پیڈ کے ماتھے پر الرحمن رضائے حبیب میں حبیب پر ۲ لکھا ہوا ہے۔ تعجب ہے کہ ایسا کیوں؟ جب کہ شرعاً صلعم، ۲، ۴ کا لکھنا حرام ہے۔

علامہ نظامی نے فردوس حصہ اول میں ص۲۲ پر مودودیوں کی کتاب سے بچوں کے لیے ایک نظم شامل کی ہے جس کا ایک بند یہ ہے۔

ے کون ہے حاکم، کون ہے راجہ؟ ٭ بولو بچو! اللہ اللہ

ہمارے نزدیک رب العٰلمین کی مقدس ذات کو راجہ کے لفظ سے تعبیر کرنا حرام ہے۔ اس امر سے علامہ موصوف کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ موصوف نے وعدہ فرمایا کہ طبع ثانی میں اس لفظ کو نکال دیا جائے گا۔

آپ کی مطلوبہ نظم آپ کے مطالبہ پر کتاب سے نقل کر کے بھیج رہا ہوں۔ میرے نزدیک اس نظم کی کوئی اہمیت نہیں۔ آخر کتاب میں یہ نظم ہے۔ اس نظم کے ذریعہ بچوں کو حروفِ تہجی یاد کرانے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ اوائل کتاب ہی میں بچے حرف تہجی یاد کر چکے ہوتے ہیں۔ پھر اس نظم سے کیا فائدہ؟

فقط والسلام

بدر الدین احمد

Scanned with CamScanner

۷۸۶
۹۲

الف سے اللہ کو پہچان
ب سے بڑوں کا کہنا مان
ت سے توبہ کر انسان
ث سے ثابت رکھ ایمان
ج سے جنت خ سے خیرات
ح سے حضرت پر صلوات
د سے دین اسلام کی بات
ذ سے جان خدا کی ذات
ر سے روزہ ز سے زکاۃ
فرض ہیں دونوں سن لے بات
ص سے صدقہ ع سے عید
غ سے غازی ش سے شہید
س سے سجدہ ض سے ضرور
ظ سے ظفر اور ط سے طور!
ف سے فرشتہ ق سے قرآن
ک سے کلمہ دل سے مان!
لا سے لازم لَآ اِلٰہَ
ء سے ہے اِلَّا اللّٰہ
م سے مسجد ن سے نماز
و سے وحدت کی آواز
ھ سے ہجرت کا ہے سفر
ي سے یاد خدا کی کر

حضرت علامہ ارشد القادری صاحب مہتمم مدرسہ فیض العلوم جمشید پور کے گرامی نامہ کا خلاصہ بنام حضور آقائے نعمت علامہ مولانا بدرالدین احمد صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ مدرسہ غوثیہ بڑھیا۔ ۲۰ محرم ۱۴۰۵ھ

از ارشد القادری، جمشید پور۔

"آپ کی کتاب کا مسودہ لے کر آج حضرت مولینا نورالدین صاحب نظامی جمشید پور تشریف لائے۔ آپ کی کتاب دیکھکر غایت درجہ خوشی ہوئی۔ لیکن آپ کا یہ طریقہ مجھے نامناسب اور بہت سی بدگمانیوں کا موجب معلوم ہوا کہ آپ نے حضور پاک کے نام کے ساتھ درود شریف کا فقرہ نیچے حاشیہ لگا کر لکھا۔ لیکن اعلیحضرت کے لفظ ساتھ ترضی بالکل متصل ہے۔ تصلیہ کا یہ طریقہ سلف کی کتابوں میں کہیں نہیں ملتا۔ خود اعلیحضرت کی تصنیفات بھی اس طرح کی تصلیہ سے خالی ہیں۔ مجھے تعجب ہے کہ آپ

جیسے قدامت پسند اور متبع طریقہ سلف کے قلم سے ایسی واضح اور فاش غلطی کیوں کر صادر ہوئی؟ چوں کہ میں نے آپ کی کتاب پر مقدمہ لکھ کر کتاب کے ایک ایک حرف کا اپنے آپ کو جواب دہ بنالیا ہے، اس لیے بغیر آپ سے دریافت کیے ہوئے میں نے مولانا نورالدین صاحب کو کہہ دیا کہ وہ تصلیہ نام کے متصل لکھیں۔ اور حاشیہ والا تصلیہ بدل دیں۔

مکتوب ۱۰۱

۷۸۶/۹۲

از بدرالدین احمد قادری — ۱۱ر صفر ۱۴۰۵ھ

حضرت علامہ! وعلیکم السلام

مزاج سامی کی عافیت کا طالب بحمدہٖ تعالیٰ مع الخیر ہے۔ گرامی نامہ آیا۔ میں نے سوانح اعلیٰحضرت میں کہیں کہیں حاشیہ میں تصلیہ کا کلمہ تعظیمی لکھا ہے پھر یہ جانتے ہوئے کہ تصلیہ کا یہ طریقہ ضرور حق ہے۔ لیکن حضرت کی ہدایت کے احترام کے پیش نظر فوری طور پر ایک خط رامپور مولانا نورالدین صاحب نظامی کے

ا؎ قائد اہل سنت حضرت علامہ مولانا ارشد القادری صاحب نے مرتد امان اللہ پھلواروی کے تعزیت نامہ والی تحریر سے بفضلہ تعالیٰ رجوع فرمالیا۔ اور آج مجھے حکم صادر فرمایا کہ میرا رجوع نامہ اپنی کتاب میں شائع کردیں۔ مولیٰ تعالیٰ حضرت علامہ موصوف کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور مسلک حق اہل سنت وجماعت کی حمایت ودفاع کے لیے ان کا سایۂ کرم دراز فرمائے اور جو لوگ دنیاوی مفاد اور شہرت وناموری کے لیے بے دینوں و بد دینوں سے اتحاد منا رہے ہیں۔ علامہ کے اس رجوع وتوبہ سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی غلطی وکوتاہیوں سے رجوع کرلینا اہل حق کا شیوہ ہے۔ ہٹ دھرمی اور ضد وعناد سے اپنی رائے پر قائم رہنا ابلیسی وطیرہ ہے۔

فقط والسلام: عبدالصمد القادری خادم مدرسہ اہل سنت قادریہ رضویہ
رضا نگر روڈ، رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد (بہار)

نزیل مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی — ۲۶ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ

ینہ سے رابطہ قائم کرنا ہوگا۔ بدایوں شریف سے کتابیں شائع ہوئی ہیں

نام روانہ کیا اور تاکید کر دی کہ حضرت علامہ نے جس امر کی ھدایت کی ہے اس کے مطابق تصلیہ کی کتابت اندر متن کرادی جائے۔

"تصلیہ کا یہ طریقہ سلف کی کتابوں میں کہیں نہیں ملتا، خود اعلیحضرت کی تصنیفات بھی اس طرح کے تصلیہ سے خالی ہیں مجھے تعجب ہے کہ آپ جیسے قدامت پسند اور متبعِ سلف کے قلم سے ایسی واضح اور فاش غلطی کیونکر صادر ہوئی؟"

اب حضرت سے یہ عرض کرنا ہے کہ سلف کی کتابوں تک تو میری رسائی نہیں۔ ہاں اعلیحضرت کی بعض تصانیف کی زیارت ضروری ہے وللمولیٰ تعالے الحمد وعلیٰ رسولہ التحیۃ والثنا حضرت مہربانی فرماکر ذیل کے حوالے ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) فتاوی افریقہ جسے صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی علیہ الرحمۃ و الرضوان نے سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالے عنہ کی حیات مبارکہ میں بہ نگرانی خود مطبع اہلسنت بریلی میں چھاپ کر شائع فرماکر اس کے صفحہ ص۸۷ میں متن کی عبارت "دین محمدی" پر عـہ کا نشان بناکر حاشیہ میں یوں تحریر ہے: عـہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم"

(۲) فتاوی رضویہ جلد دوم کتاب الصلوۃ باب الاذان ص۲۷۴ پر حاشیہ میں تین جگہ یوں مسطور ہے ص۱ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔ ۲ تعالیٰ جل جلالہ وصلی اللہ تعالے علیہ وسلم ۳ تا ۲ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔

(۳) فتاوی رضویہ جلد چہارم ص۲۳۶ میں سائل کے لفظ "بطفیلِ رسول مقبول" پر سلہ کا نشان ہے اور نیچے حاشیہ میں تصلیہ یوں مزبور ہے سلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

(۴) اعلیحضرت کی جلیل الشان تصنیف منیر العینین مطبوعہ لاہور ص۱۲۵ کے حاشیہ میں ۲۲ جگہ اور ص۱۲۶ کے حاشیہ میں گیارہ جگہ صلی اللہ تعالے علیہ کا کلمہ تعظیمی مرقوم ہے۔

(۵) فتاوی رضویہ جلد ششم شائع کردہ سنی دار الاشاعت مبارکپور ص۲۰۲

Scanned with CamScanner

ص۲۰ میں متن کی عبارت اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ، ص۱ کا نشان دے کر حاشیہ میں یوں مکتوب ہے۔ ص۱ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

میری تالیف سوانح اعلیحضرت میں بے شمار جگہوں میں سرکار اعظم نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا ہوا ہے۔ لیکن ہزاروں جگہ اعلیحضرت کا نام کلمہ ترضی سے خالی ہے۔ ہاں کہیں کہیں اعلیحضرت کے نام کے ساتھ کلمہ ترضی ضرور تحریر ہے۔

سوانح اعلیحضرت میں تصلیہ کی کثرت اور ترضی کی قلت کے ہوتے ہوئے حضرت نے ان دونوں کے تقابل کا ذکر ایسے انداز میں کیا جو باعث تعجب ہے۔ حضرت اپنے گرامی نامہ کی عبارت ذیل پر توجہ کریں" آپ نے حضور پاک کے ساتھ درود شریف کا فقرہ نیچے حاشیہ لگا کر لکھا ہے۔ لیکن اعلیحضرت کے لفظ کے ساتھ ترضی بالکل متصل ہے"

حضرت! مسکراتے ہوئے میرا ایک تطفّل اپنے شرح صدر کے ساتھ قبول فرمالیں "لیکن" والا جملہ حضرت نے اپنے کسی مخالف سے مستعار لیکر لکھ دیا ہے، کیوں کہ یہ "لیکن" وہی جھلک دے رہا ہے جو مخالفین کے اس قول میں ہے کہ اہلسنت سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو حضرت کے لفظ سے یاد کرتے ہیں لیکن مولانا احمد رضا کو اعلیحضرت کہتے ہیں۔

مولیٰ عزوجل آپ کو ایمانی جسمانی بدنی توانائی کے ساتھ قائم رکھے آپ کی ذات سے اسلام و سنیت کو فروغ بخشے اور حقوق شریعت کی پاسداری کی زیادہ سے زیادہ توفیق ارزاں فرمائے۔

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی اَوَّلِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیْ ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

Scanned with CamScanner

۴۸۶
۹۲

از برھیا
۳ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ

بنام:- مولانا المکرم عبد المبین صاحب قادری رضوی
زید مجدہٗ (دار العلوم قادریہ چریا کوٹ، اعظم گڑھ (یوپی)

مولانا المکرم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔ مزاج سامی؟
گرامی نامہ ۲،۲،۳،۱۴۰۳ھ کو موصول ہوا۔ پرانا نسخہ ۱۳۷۹ھ میں اسم آلہ کے سلسلہ میں بینار کا لفظ ضرور لکھ گیا ہے لیکن جو نسخہ ۱۳۹۳ھ میں طبع ہوا اس میں بینار کا لفظ نکال دیا گیا ہے۔ آپ کے زیر نگاہ ہو سکتا ہے کہ وہ نسخہ ہو جسے کانپور کے رفیق بک ڈپو نے چھاپا ہے۔ واقعی موجود لغت کی کتاب سے اس کی مطابقت نہیں ہو رہی ہے۔

امسال مکتبہ یعقوبیہ، دھوبہی، پوسٹ کھنڈسری ضلع بستی نے عروس الادب کی کتابت بٹر پیپر پر ۱۰۰ سو صفحہ پر میزان منشعب کے سائز کے مطابق کرائی ہے۔ کتابت ہو چکی ہے۔ اصلاح و ترمیم ہو رہی ہے۔

مولانا المکرم افتخار احمد صاحب قادری کا خط ۲ دو مرتبہ آیا لیکن کسی میں اپنا عرب والا پتہ نہیں دیا۔ الفیوضات الملکیہ کا نسخہ ہمیں نہیں وصول ہوا اس کی واپسی کے لیے میں آپ کے پاس لکھنے والا تھا۔

موصوف کے پاس آپ خط لکھتے ہوں گے تو آپ میرا سلام لکھیں اور نسخہ مذکورہ کی واپسی کے لیے لکھیں گلشن رضا بکارو اسٹیل دھنباد سوانح کی اشاعت کی تیاری ہے۔ فقط والسلام بدر الدین احمد

لے عروس الادب ۲ے سوانح اعلیٰحضرت

۷۸۶
۹۲

از بڑھیا
۲۰ محرم ۱۴۰۵ھ

ناشر حقانیت عزیز گرامی مولانا نعمانی صاحب
وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ

اخلاص نامہ آیا۔ مکتبہ حبیبیہ از سوئیا الہ آباد کے ناظم مولانا محمد علی جناح کی طلب پاکستانی مطبوعہ فیض الادب اوّل دوم کا نسخہ اصلاح کر کے شعبان ۱۴۰۴ھ میں الہ آباد بھیج دیا موصوف نے وصول یابی سے مطلع کرتے ہوئے لکھا کہ ایام تعطیل گزار کر بیس ۲۵ شوال تک وطن سے الہ آباد پہونچوں گا پھر فیض الادب ذریعہ فولو چھپوانے کا اہتمام کروں گا۔ اب اِدھر محرم کا اواخر شروع ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس خبر کے بعد بھی آپ اگر فیض الادب کی طباعت پر تیار ہیں تو میں دوبارہ محنت کر کے پاکستانی نسخہ کی اصلاح کر کے آپ کی خدمت میں بھیجوں جیسا آپ فیصلہ کریں ویسا میں عمل کروں۔ پاکستانی نسخہ صاف ستھرا ضرور ہے مگر کتابت شدہ کاپی کی تصیح میں بہت کوتاہی سے کام لیا گیا ہے۔

اور ہاں آپ حضرات ترمیم کا جو مضمون ذہن میں رکھتے ہیں اسے صفحۂ قرطاس پر لاکر اس کی نقل مہربانی کر کے میرے پاس بھیج دیں۔
جواب کے لیے کارڈ منسلک ہے، فقط والسلام
بدرالدین احمد

۷۸۶
۹۲

از بڑھیا

برادرِ قادریت و رضویت وعلیکم السلام ورحمۃ وبرکاتہ
ثم السلام علیکم

گرامی نامہ آیا۔ حیاتِ اعلیحضرت جلد اوّل مطبوعہ کراچی میں حضرت

ملک العلماء بہاری نے اپنا شجرۂ نسب تحریر فرمایا ہے جو سرکار غوث اعظم جیلانی رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ تک پہونچتا ہے۔

مکتبۂ الحبیب نے پاکستانی فیض الادب کے سائز کی نقل کی ہے جو مجھے پسند نہیں ہم نے جو مسوّدہ پاکستان بھیجا تھا اس کا سائز میزان منشعب، نحو میر کا تھا لیکن مولانا منشا صاحب نے اس کا سائز بدل دیا۔ بہرکیف پاکستانی نسخہ اور ہندوستانی تازہ نسخہ میں فرق یہ ہے کہ پاکستانی نسخہ صاف صاف ہے اور الہ آبادی نسخہ کے حروف صاف صاف نہیں اور نوچے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ تجارتی پڑتا ذوقِ لطیف کی پروا نہیں رکھتا۔ رَدِّ تھانوی، ردِّ گنگوہی وغیرہ کو فن میں شمار کرنا یہ امر میرے لیے قابلِ استفہام ہے اس سلسلہ میں حضرت علامہ ازہری صاحب قبلہ سے اگر آپ رابطہ قائم کریں تو امید ہے کہ ہماری آپ کی تشنگی بجھے۔

وق وق لك ل ذ ى ع ل م الخ

میرے دل کی تمنا ہے کہ بچوں کی کتاب تعمیر ادب کوئی مردِ میدان اس طرح طبع کرائے کہ حروف صاف صاف ہوں اور لفظ ایک دوسرے سے الگ الگ ہوں جیسا کہ مہاراشٹر کی اردو درسی کتابوں میں ہوتے ہیں۔ تعمیر ادب حصہ اوّل کا نمبر جب آئے تو مجھے فوری اطلاع دیں۔

فقط والسلام

بدرالدین قادری رضوی

از بڑھیا ۲؍ ربیع الغوث ۱۴۰۶ھ

۷۸۶
۹۲

محسن اہل سنت مولانا المکرم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

عرس رضوی سے پہلے آپ کا کارڈ وصول ہوا تھا جس میں تعمیر ادب حصۂ اوّل کی طلبی تھی۔ حسب ارشاد تعمیر ادب حصہ اول کا مسودہ ذریعہ رجسٹری روانہ ہے۔ بریلی شریف عرس رضوی میں حاضری دی مگر آپ سے ملاقات نہ ہوسکی۔ بریلی شریف سے واپس آنے کے بعد طبیعت کی ناسازی کا سلسلہ طویل ہوگیا۔ کل صبح سے بجائے تیمم وضو شروع کر دیا ہے اسی ناسازی طبیعت کے عالم میں تعمیر ادب اوّل کا مسوّدہ ٹھیک کرتا رہا۔

ناشر و کاتب علی العموم ناواقف وجاہل ہوتے ہیں۔ کتابت کس طرح ہونی چاہئے ننھے بچوں کو آسانی کس بات میں ہے ان امور سے وہ قطعی نابلد ہوتے ہیں۔

جہاں موقوف کا نشان ہونا چاہیے وہاں ساکن کا نشان بناتے ہیں اور جہاں ساکن کا نشان چاہیے وہاں موقوف کا نشان بنتے ہیں مثلاً ایک لفظ نُوْرْ ہے۔ اس میں واو پر ساکن کی علامت ۔ اور رار پر موقوف کا نشان ٨ ہونا چاہیے۔ لیکن مطبوعہ تعمیر ادب میں کاتب نے بہت سی جگہ اس کے خلاف کر دیا تھا جہاں تک ہوسکا میں نے ٹھیک کر دیا ہے زیر نظر مسودہ میں تین عنوان کا اضافہ ہے۔ (۱) اللہ ورسول (۲) توحید کا ترانہ (۳) نعت شریف۔ آخر میں سو تک کی گنتی ہے اس کے بعد دس تک کا پہاڑا آپ تحریر کر دیں۔

ننھے بچوں کی کتاب کے حروف جلی قلم سے ہونا چاہیے پھر جیسے جیسے بچوں کی عمر بڑھتی جائے کتاب کے دیگر حصوں کے حروف کا قلم خفی ہوتا جائے۔ حصہ اوّل ہی میں اگر قلم خفی ہو جائے اور سطریں ایک دوسرے سے قریب رکھی جائیں اور ایک لفظ دوسرے لفظ سے بالکل متصل کر دیا جائے تو بچوں کے لیے دشواری ہے اور استاد کو پڑھانے میں دقت ہے۔ زیر نظر مطبوعہ مسودہ میں بہت سے صفحات میں قلم باریک استعمال کیا گیا ہے خصوصًا تشدید وتنوین والے صفحات میں قلم خفی ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ گنجان حروف میں کتاب کے صفحات کم خرچ ہوں گے ناشر کا نفع زیادہ ہوگا۔ ناشر کو احیائے علم سے زیادہ اپنے پرتے کا دھیان رہتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ جس طرح مہاراشٹر میں بچوں کی اردو درسی کتابیں اُس سائز پر چھپتی ہیں جس سائز پر مولانا مفتی جلال الدین صاحب امجدی کی کتاب انوارِ حدیث ہے اور جس سائز پر المجمع الاسلامی مبارکپور کی مطبوعات تدوین قرآن، لوزونار، اجالا وغیرہ ہیں اسی سائز پر تعمیر ادب حصہ اوّل کی کتابت وطباعت ہو۔ کاتب کو ہدایت کردی جائے کہ اعراب بے موقع نہ لگائے اور سکون و وقف کی علامت صحیح طور پر رکھے۔

کتاب کا نام ہر صفحہ پر لکھے۔ داہنے صفحہ پر داہنی پیشانی کے کنارے اور بائیں صفحہ پر بائیں پیشانی کے کنارے ضرور لکھنا جائے دو تین صفحوں پر بطور نمونہ میں نے لکھ دیا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والے درود شریف میں کلمۂ جلالت کے ساتھ تعالیٰ ضرور

لکھنا ہے۔ ہاں آخر میں ایک درود شریف ہے اس میں بطور مصرعہ یہ درود شریف اس طرح ہے صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یوں ہی نقل کرے۔ فقط والسلام بدرُالدّین احمد

۷۸۶
۹۲

مولانا المکرم السّلام علیکم

ساتھ میں نسیم اردو بھیج رہا ہوں۔ ہندی کے مخلوط حرف کے لیے اس میں تصویر دی گئی ہے۔ حافظ رفیق القادری پچپڑوا بازار گونڈہ نے بھی تعمیر ادب حصہ اوّل میں ہندی مخلوط حرف کے لیے تصویر بنوائی ہے مگر مزاج ناشر کی موافقت کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی باریک تصویریں دی ہیں جو بالکل بے فائدہ لاحاصل ہیں ان کے خلاف نسیم اردو میں کشادہ جگہ میں تصویریں ہیں۔ اگر آپ کا جی چاہے تو زیر نظر مسوّدہ میں مخلوط ہندی حرف کے لیے تصویریں دیں مگر تھیلی کی جگہ تھالی کی تصویر۔ پھل کی جگہ پھولوں کی تصویر ہونا چاہیے بھالا کی تصویر کاتب نے غلط بنائی ہے صحیح تصویر ہونا چاہیے۔ چھتری کی جگہ چھاتا نام چاہیے۔ نسیم اردو کے مصنف کے ذہن پر سیاسی رنگ چڑھا ہوا ہے اور کبھی کبھی وہ رنگ اچھال بھی کھا جاتا ہے اسی لیے اس نے مخلوط حرف جھ کے لیے سیاسی جھنڈے کی تصویر دی ہے اس کی جگہ اپنے جھنڈے کی تصویر چاہیے۔

میں نے شروع میں جب تعمیر ادب کا پہلا حصہ مرتب کیا اور اس میں ہندی حروف مخلوط کو مفرد حرف تہجی کی طرح رکھا

تھا پھر کتاب کو ہیڈ ماسٹر محمد عمر اور نائب ماسٹر منشی خلیل بدر حسین فیض الرسول براؤں شریف کو دیکھنے کے لیے دیا اور کہا کہ آپ لوگ ننھے بچوں کو پڑھاتے ہیں اگر کتاب میں کوئی دقّت بات ہو تو بتا دیجیے۔ ان لوگوں نے کتاب دیکھی اور پسند کا اظہار کیا مگر ایک مشورہ بھی دیا کہ مخلوط ہندی حرف کی ہجّے کے طور پر لکھیے مثلاً ب + ھ = مل کر بھ، ت + ھ = مل کر تھ۔

تو پھر میں نے ان ماسٹروں کے مشورہ کے مطابق ویسا ہی کیا۔ نسیم اردو میں مخلوط ہندی حرف۔ مفرد حرف کی طرح رکھا ہے جو ہمارے ماسٹروں کے مشورہ کے خلاف ہے۔

اگر تصویریں دینا ہوں تو ب + ھ = بھ وغیرہ کے بعد دیجیے۔ تصویروں کے بعد "مفرد حرف کی طرح پڑھایئے" والا عنوان رہے گا۔

کتابت و طباعت کے بعد میرا مسودہ مجھے واپس ملنا چاہیے۔

فقط والسلام
بدرالدین احمد

مسدّس حالی کے رد میں چریا کوٹ کے متقدّمین علماء میں کسی بزرگ نے نظم تحریر فرمائی تھی اس کا پتہ لگائیے۔

۷۸۶
۹۲

از بڑھیا

۲۸ محرم ۱۴۰۹ھ

حضرت مولانا ذوالمجد والکرم السلام علیکم

تعمیر ادب حصّہ اوّل کا مسودہ آپ کے پاس بھیجے ہوئے کئی برس گزر گئے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ تعمیر ادب حصّہ اول کی کتابت کرا کر

مسودہ واپس فرمادیں گے۔ سال بھر سے زیادہ عرصہ ہوا کہ آپ نے کاتب کے
ٹال مٹول کی اطلاع فرمائی تھی اگر اس کا ٹال مٹول ایسا ہی ہے تو فی الحال
اس سے مسودہ لے کر بڑھیا ذریعہ ڈاک بھیج دیں یہاں انجمن رضائے مصطفےٰ
بڑھیا......... تعمیر ادب کے حصص کی اشاعت کرنا چاہتی ہے آپ
فی الحال مسودہ بھیج دیں بعد میں اگر ضرورت ہوگی تو مسودہ آپ کی خدمت
میں حاضر کیا جا سکتا ہے۔

مدرسہ مدینۃ العلوم جلالی پورہ بنارس بھی سالہا سال سے خاموش
ہے کچھ پتہ نہیں کہ اب تک کتنا کام ہوا۔

تعمیر ادب دوم، سوم وغیرہ کے بارے میں لوگوں کا خیال ہے کہ
اس کے صفحات کی مقدار کم ہے اس میں اضافہ ہونا چاہیے۔

ربّ العلمین جلّ مجدہٗ کے فضل خاص کا محتاج ہوں وہ کرم فرمائے
اور صفحات میں اضافہ ہو جائے۔ اساتذہ وطلبہ کو حسب مراتب سلام عرض
ہے۔ فقط والسّلام بدرالدّین احمد قادری رضوی

وارد حال براؤں شریف

۴۸۶
۹۲

از بڑھیا

یکم ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ

مولانا ذوالمجد والکرم السّلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ

خیریت جانبین مطلوب۔ غالباً اوائل صفر ۱۴۰۹ھ میں ایک
خط میں نے چریا کوٹ کے پتہ پر آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ اس خط میں
تعمیر ادب اوّل کا مسودہ ارسال کرنے کے سلسلے میں تذکرہ تھا میرے
پاس اس مسودہ کی نقل نہیں۔ مسودہ بھیجتے وقت میں نے لکھ دیا تھا کہ کتابت

کے بعد مسودہ واپس فرمادیں گے۔ ماہِ صفر ۱۴۰۹ھ میں جو خط چڑیا کوٹ کے پتہ پر آپ کے نام میں نے روانہ کیا اس کا کوئی جواب ہمیں اب تک موصول نہ ہوا اور نہ مسودہ ہی وصول ہوا۔ برائے مہربانی مسودہ واپس فرمائیں بہت سخت ضرورت ہے۔ المجمع الاسلامی مبارکپور نے ذریعہ فوٹو آفسیٹ حضرت مولانا سید سلیمان اشرف صاحب کی تصنیف "المبین" شائع کی ہے اس میں مولوی حبیب الرحمن شروانی کا مقدمہ شامل اشاعت ہے۔ مقدمہ میں شروانی صاحب نے شبلی نعمانی کے ایک مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے شبلی صاحب کا یوروپین رواج کے مطابق اس طرح نام لکھا ہے جیسے کسی سنّی عالم کا نام ہو۔ ناواقف نئی پود کے مولوی مولانا حضرات، شبلی کو علمائے اہلسنت میں شمار کریں گے اور حال یہ ہے کہ شبلی صاحب نہ صرف یہ کہ بدمذہب ہیں بلکہ خالص دہریہ، ملحد ہیں۔ سخت ضرورت تھی کہ المجمع الاسلامی حاشیہ میں یہ ظاہر کردیتا کہ شبلی صاحب مسلکِ اہل سنّت کے عالم نہیں۔

میری نگاہ میں المبین سے زیادہ اہم ضرورت النور کی اشاعت کی ہے۔ النور جیسا کہ آپ کے علم میں بھی ہوگا حضرت مولانا سید سلیمان اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کی تصنیف ہے۔ اب گزارش ہے کہ آپ اراکین المجمع الاسلامی مبارک پور اور محمد آباد کو ترغیب دیں کہ وہ جلد از جلد النور کو بھی ذریعہ فوٹو شائع کرے۔

رسالہ النور دارالعلوم اشرفیہ کے دارالمطالعہ میں ہے جب میں براؤں شریف میں مقیم تھا اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ ماہِ ربیع النور کے موقع پر براؤں شریف تشریف لایا کرتے تھے تو ایک مرتبہ میں نے

حضور موصوف علیہ الرحمۃ کے بدست حوالہ کے لیے رسالہ النور منگوایا
تھا پھر حوالہ نقل کر کے حضور ہی کی معرفت واپس کیا۔ اساتذہ و طلبہ کو
جواب کا سخت منتظر۔
سلام مسنون عرض ہے
بدر الدین احمد قادری رضوی۔ بڑھیا

۷۸۶
۹۲

از بڑھیا
۱۶ شعبان ۱۴۰۹ھ

محسن اہلسنت مولانا ذو المجد والکرم
وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

عرصہ دراز کے بعد آپ کا گرامی نامہ ملا۔ تعمیر ادب حصہ اوّل کا
اصلی قلمی نسخہ ضائع ہوگیا یہ خبر معلوم کر کے مجھے تکلیف ہوئی۔
پھر دوسری خبر سے ایک گونہ اطمینان ہوا کہ تعمیر ادب اوّل کی
کتابت مکمل ہو جانے کے بعد اس کا اصل نسخہ غائب ہوا۔
اب دریافت یہ کرنا ہے کہ تعمیر ادب مذکور طباعت کے مرحلہ سے
کب تک فارغ ہو جائے گا۔
حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ نے ۱۹۴۶ء میں عزیمت کے راستہ
پر گامزن ہو کر رسالہ مبارکہ اَلْاِرْشَاد شائع فرمایا تھا اس گھٹاٹوپ
دور میں اس کی اشاعت کی سخت ضرورت ہے۔ "النور" کے
بارے میں آپ کے رفقائے عمل کا کیا خیال ہے۔

فقط والسلام
بدر الدین احمد

۷۸۶
۹۲

از بڑھیا
۲ صفر ۱۴۱۲ھ
۱۴ اگست ۱۹۹۱ء

حضرت علامہ نعمانی قادری صاحب
وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

گرامی نامہ مکتوبہ ۲۷ محرم ۱۴۱۲ھ ہمیں یکم صفر ۱۴۱۲ھ منگل کو موصول ہوا ساتھ ہی تعمیر ادب کا رجسٹرڈ پارسل بھی ملا۔ نیز اس سے پہلے رمضان شریف ۱۴۱۱ھ میں تعمیر ادب قاعدہ اوّل، دوم، سوم کے دو دو نسخے بھی ذریعہ ڈاک وصول ہوئے تھے۔

یہاں تک کا مضمون ۲ صفر کو لکھا گیا پھر آج ساتویں صفر کی شب میں لکھنے بیٹھا ہوں۔ اَلحمدُ لِلّٰہِ تعَالیٰ علیٰ کُلِّ حَالٍ یہی وجہ ہے کہ امروز فردا میں شوّال ۱۴۱۱ھ سے محرم تک کا زمانہ گزر گیا اور آپ کے پاس رسید گی کی اطلاع نہ پہونچ سکی۔ اس وقت جسمانی، بدنی، دماغی کمزوری کی بنا پر لکھنے کے معاملہ میں بہت پیچھے ہو گیا ہوں۔

اٹوا بازار میں کتب خانہ قادریہ چل رہا ہے منیجر سے کہوں گا کہ المجمع الاسلامی سے رابطہ قائم کریں۔ حضرت سید سلیمان اشرف علیہ الرحمۃ کی تصنیف اَلــنُّوْرْ کے بارے میں آپ حضرات نے کیا سوچا؟

فقط والسّلام

بدرالدین احمد قادری رضوی بڑھیا
۷؎ صفر ۱۴۱۲ھ دوشنبہ مبارکہ

۱؎ اس مکتوب کو تحریر فرمانے کے بعد حضرت علیہ الرحمہ ٹھیک سات ماہ گزار کر داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط عبدالصمد القادری

Scanned with CamScanner

مکتوب ۷۱

آقائے نعمت استاذ گرامی حضور بدر العلماء صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان نے ۵ رجمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ کو ایک استفتاء کے جواب میں حافظ امام بخش صاحب تیغی مظفر پوری کو مرحمت فرمایا۔

۷۸۶/۹۲

الحمد للہ الذی قال واللہ من یشاء الی صراط مستقیم والصلوۃ والسلام الاکملان علی رسول الانیس والجان الذی قال من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی هدم الاسلام وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وابنہ الغوث الاعظم وعلی شہید محبتہ الشیخ احمد رضا قدوۃ اہل الشریعۃ والعرفان اما بعد فیقول بدر الدین احمد القادری۔ الرضوی من افقر الحضرۃ القادریہ الرضویۃ ط

اللہ تعالیٰ پیارے نبی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے (جو مکارم اخلاق ومحاسن اطوار کے موصوف اعلیٰ واکمل ہیں) فرماتا ہے: یا ایہا النبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم "اے پیارے نبی کافروں اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی کرو"

حضرات صحابۂ کرام جو سچے کھرے ذاکرین الٰہی رہے ان کا وصف قرآن عظیم یوں بیان فرماتا ہے: محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم۔ (پیارے) محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل (صلی اللہ تعالیٰ علی نبینا وصحبہ وبارک وسلم ہادی عالم سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۷) "بے شبہ سارے اعمال میں سب سے پیارا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ کی خاطر محبت کی جائے اور اللہ کی خاطر دشمنی رکھی جائے۔ وہابیہ دیابنہ کے اصحاب بدعت ہونے

کا مسئلہ دوپہر کے آفتاب سے زیادہ روشن ہے اور اربابِ بدعت سے اجتناب کا حکم تو خود سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دیا اور صحابۂ فخام تابعین کرام اور اولیائے عظام نے اس پر عمل کیا۔ آپ نے حضرت سیدی شاہ صاحب بانی فیض الرسول براؤں شریف کو قریب سے دیکھا ہے۔ آج بستی اور گونڈہ میں جیسا سنیت کا بحمدہٖ تعالےٰ زور ہے وہ زیادہ تر حضرت شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ کے تبلیغی مشن ہی کا نتیجہ ہے۔ حضرت ممدوح نے حضرت شیر بیشۂ سنت علیہ الرحمہ کو ساتھ لے کر گاؤں گاؤں کا دورہ کیا، جلسے کرائے، تقریریں کرائیں، شرعی مسائل اور سنّی عقائد کی تبلیغ کرائی۔ اور وہابیت کی تردید و نکائت کرا کر اسکی مٹی پلید کردی۔ حضرت سیدی شاہ صاحب قبلہ علیہ الرحمہ ذکر و فکر والے خالص خانقاہی مبلغ تھے۔ حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمہ کی نرم مزاجی تو آپ کے مشاہدہ میں ہے۔ لیکن دین و عقیدہ میں سختی اتنی کہ لوگوں میں مشہور تھا کہ وہابی اگر دھوکے سے مصافحہ کرلے تو ہاتھ کو صابن یا مٹی سے پاک کرتے تھے، وَاللہُ تَعَالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

آپ نے جو سوال مفتی صاحب کی خدمت میں پیش کیا، اس کے جواب میں مفتی صاحب کے قلم نے بالکل خاموشی اختیار فرمائی کاش اتنا ہی ہوتا کہ حضرت مفتی صاحب کا قلم اظہار حق سے خاموش رہتا، مگر افسوس اور ہزار افسوس وہی خاموش قلم جب گویائی پر اُتر پڑا تو خانقاہی سیرت کا حوالہ دے کر گمراہوں کے کنکر پتھر بکھیر دیئے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کن خانقاہوں کی مخصوص تعلیم ہے۔ جتنی دیر سوال سے غیر متعلق جواب میں قلم چلتا رہا، اتنی دیر خالص تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر میں وقت کیوں نہیں صرف کیا گیا اور کیوں نہیں کسی شاگرد سے کہہ دیا گیا کہ:

حافظ امام بخش کو مطلع کردو کہ حضرت مفتی صاحب کو ذکر الٰہی میں شدید مصروفیت کے باعث اتنا موقع نہیں کہ آپ کی تحریر کا جواب دیں۔ ملا قاسم نانوتوی مسلمانوں کے عقیدۂ ضروریہ دینیہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ اس لیے وہ علمائے

Scanned with CamScanner

عرب وعجم کے نزدیک بالاتفاق کافر و مرتد ہیں۔ ختم نبوت کے لفظ کا اقرار نہیں بلکہ ختم نبوت کا عقیدہ ضروریاتِ دین سے ہے تو جو عقیدہ ضروریہ دینیہ کا منکر ہو اور حیات النبی کا اقرار کرے تو اس سے اس کا ارتداد ختم نہیں ہو سکتا۔ اور پھر المہند میں تو سارے اکابر و اصاغر وہابیہ حیاتُ النبی کے قائل ہیں تو پھر نانوتوی کی تخصیص چہ معنی دارد؟ ــــ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ارتداد اور منع زکوٰۃ کے فتنوں کا جس سختی سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استیصال فرمایا ہے وہ آپ ہی کی اِستقامت کا حصّہ تھا۔ سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے " اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ " کی عملی تفسیر سب سے پہلے صدیق اکبر نے دکھائی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ذات کے حق میں نرمی اختیار کی کہ حضراتِ صحابۂ کرام کو مدینہ طیبہ میں باغیوں کے خون بہانے کی اجازت نہ دی۔ لیکن اسلام کو سر بلند کرنے کے لیے ہزاروں سرکش معاند کافروں کو اپنے لشکر بھیج بھیج کر جہنم میں پہونچا دیا۔ رفتار و مزاج کی نرمی خوبی بھی ہے اور سخت عیب بھی۔ کسی نے آپ کو گالی دی، سخت سست کہا۔ آپ نے ہنس کر ٹال دیا اپنی ذات کا بدلہ نہ لیا اس عمل کا شمار خوبی میں ہو گا۔ لیکن اگر کسی نے شریعت کو برا بھلا کہا، سنت کا استہزا کیا، بدعت کی اشاعت کرتا رہا حسب استطاعت آپ نے اس کی کاٹ نہ کی۔ اس کے خلاف آپ کو تاؤ نہ آیا تو آپ کی یہ نرمی آپ کے دین کے لیے زہر قاتل ہے۔ مسلم شریف جلد اول میں سرکار فرماتے ہیں:
مَن رَاٰی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہٖ وَان لم یستطِع فبلسانہٖ وَ لَم یستطِع فبقلبہٖ وَ ذالك اضعف الایمان"۔

دور حاضرہ میں وہابیت کا فتنہ منکر شدید ہے، اس کے خلاف آواز بلند کرنا سرکار رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر شیدائی کا حسب استطاعت اہم فریضہ ہے۔ ایّھا النّاس نضربُ لکم مثلاً فاستمعُوا لہ۔ کسی اوباش نے ایک

خانقاہی مولانا عبدالحکیم کی کنواری جوان صاحبزادی کا اغوا کرکے اپنے گھر میں بیٹھالیا اور صاحبزادی کے ساتھ منہہ کالا کرتا رہا۔ گھر والوں نے مولانا موصوف کو صاحبزادی کے اغوا کئے جانے کی اطلاع کی۔ موصوف نے فرمایا کہ بھائی ہم نرم مزاج اور نرم رفتار ہیں ہمیں کسی کے خلاف تاؤ آتا ہی نہیں، ہمارا نرم و نازک مسلک ہمیں اجازت نہیں دیتا کہ ہم اغوا کنندہ کے خلاف کوئی کارروائی کریں، پھر ہمیں موقع بھی نہیں کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر و فکر چھوڑ کر دنیاوی جنجال میں پڑیں۔ آخر وہ اوباش ڈاکو بھی تو میرے مالک و مولیٰ عزوجل کا ہی بندہ ہے، میرے مالک کے غیر کا تو بندہ و مخلوق نہیں۔ میرے مالک کے ایک بندہ نے میرے مالک کی ایک کنیز کو اپنے تصرف میں لے لیا تو میں کیا دخل دوں؟

آپ غور فرمائیں کہ یہ مسلکِ نرم مزاجی ہے یا دَیُّوثیت؟ یہ فرضی خانقاہی مولانا نرم مزاج ہے یا دیوث؟ کہ قرآن و حدیث فقہ اور غیرت ذاتی سب کا حق تلف کیے بیٹھا ہے لیکن کیا کوئی خانقاہی ذاکر و مبلغ اس خبیث واقعہ پر خاموش رہ سکتا ہے یا اس رہزن عفت و عزت سے میل میلاپ رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں ــــ؟ تو وہابیہ جو عظمت سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنأ کے کھلے عام دشمن ہیں سنیت کے ڈاکو ہیں، متاع ایمان کے چوٹے ہیں۔ کیا ان کے بارے میں نرمی دکھانا مذہبی دیوثیت نہیں ــــ؟ ــــ ہاں بے شک جو لوگ وہابیت کے کفری عقائد اور گستاخانہ ملعون کلمات سے نابلد ہیں اور دیوبندی تبلیغی مولویوں اور پیروں کی بناوٹی ٹیپ ٹاپ اور دکھاوٹی ٹنٹ گھنٹ سے متاثر ہیں، دینی عقائد حقہ سے ناواقف ہونے کے باعث سنیت اور وہابیت کے درمیان مذبذب ہیں ان کے ساتھ ضرور نرمی برتی جائے گی اور ان کو وہابیت و سنیت کے درمیان فرق بتایا جائے گا۔ انہیں درجہ بدرجہ وہابیت کی پوشیدہ نجاست و خباثت سے آگاہ کیا جائے گا۔ پھر حق واضح ہو جانے پر وہابیت سے جدا و منقطع ہو گئے فھو المراد۔ ورنہ حق کو واضح کر دینے کے بعد اگر وہ وہابیت ہی کی طرف چلے گئے تو ان

کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو دودھ کی مکھی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس بات کا دھیان رکھیئے کہ ہم نے جناب مفتی کی ذات پر کوئی حکم شرعی نہیں لگایا ہے۔ ہاں موصوف کے قلم سے نکلے ہوئے کلمات جو دوسروں کی گمراہی کا باعث ہوں گے، ان پر تبصرہ ضرور کیا ہے۔ میرے خیال میں آپ مفتی صاحب سے براہ راست کوئی گفتگو بھی نہ کریں۔ ہوسکتا ہے کہ ذکر و فکر کے کسی حصہ کا ان پر غلبہ ہو، اس غلبہ کے عالم میں ان سے سُکری کلمات نکلتے ہوں ایسے وقت میں ان کی صحبت آپ کے لیے مفید نہ ہوگی۔ آپ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ کی روشنی حاصل کرنے کی کوشش میں لگیئے شریعت کی کشادہ پختہ سڑک پر چلیے، اغل بغل کی پگڈنڈیوں میں چاہے کتنی بھی ہریالی اور سبزی دکھائی دے۔ لیکن پختہ سڑک ہرگز ہرگز نہ چھوڑیئے

اِس زمانہ میں قلب و روح کی تربیت کرنے والا نظر نہیں آتا۔ اور جن کو تربیت کا دعویٰ ہے، ان کی باتیں ہم لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں۔ اس لیے ایسے حضرات سے موافقت کرنا اپنے کو گمراہی میں ڈالنا ہے۔ لہٰذا ایسے مربیوں سے اجتناب ضروری ہے۔ پھر اس مخمصہ کے عالم میں کس کو مربی بنایا جائے جو راہ خدا کے لیے مرشد کا کام دے؟

میرا مشورہ یہ ہے کہ درود پاک کو اپنا مربّی بنا لیجیے۔ خود درود پاک پڑھیئے اور اپنے شاگردوں کو حکم دیں کہ وہ لوگ یا متفرق اوقات میں یا جلسہ واحدہ میں روزانہ سو مرتبہ درود شریف کی گنتی ضرور پوری کرلیں۔ جمعہ کے دن مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوکر ہاتھ باندھے ہوئے درود جمعہ اپنے شاگردوں سے پڑھوائیں۔ حدیث شریف کی دعائیں ان کو یاد کرادیں اور ان کے مقررہ وقت پر پڑھنے کی تاکید کریں۔ سونے کے وقت کی دعا "اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی" سوکر اُٹھنے کی دعا۔ اِستنجا جاتے وقت کی دعا۔ فارغ ہونے کے بعد کی دعا۔ مسجد میں جانے کے وقت کی دعا، مسجد سے نکلنے کے وقت کی دعا

کھانے سے فارغ ہونے کے وقت کی دعاء ــــــ بس یہ سمجھیں کہ دور حاضر میں گھٹاٹوپ تاریکی چھائی ہوئی ہے۔

ے
جس کو سمجھا تھا مونس وہ ھلاکو نکلا
جس کو سمجھا تھا خمیرہ وہ تمبا کو نکلا!

لہٰذا بارگاہ احدیت جل شانہ میں آپ اور آپ کے شاگرد و مرید حضرات گڑگڑا کر یہ عرض کریں، نماز سے فارغ ہو کر ضرور پڑھیں اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ط اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ط پانچوں وقت نماز کے بعد یہ دعاء کریں اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ اُمَّةَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ وسلّم، نماز کے بعد آخر میں جو دعاء مانگی جاتی ہے اس کے بعد آخر میں حمد و صلاۃ کے الفاظ یوں کہیں؛

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَابْنِہِ السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ الْبَغْدَادِیِّ اَجْمَعِیْنَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

فقط والسلام۔ بدرالدین احمد

مولانا غلام محی الدین صاحب قبلہ گونڈوی تحریر کرتے ہیں:

یہ مبارک پُر ہدایت تحریر حضور آقائے نعمت مولانا بدرالدین احمد صاحب قبلہ دام فیضہٗ ۵/ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۷ھ کو کسی استفتاء کے جواب میں مولانا حافظ امام بخش صاحب کے پاس روانہ فرمایا تھا، جس کو میں نے نقل کر لیا تھا۔ مولانا امام بخش اسوقت انصار نگر ڈوگرہ مرزا نگر ضلع ویشالی بہار میں اور حضرت قبلہ بڑھیا میں تشریف رکھتے ہیں۔ اس وقت میں شرح جامی بحث فعل، شرح وقایہ اوّل، مؤطا امام محمد، شرح تہذیب وغیرہ پڑھتا ہوں۔ فقط بقلم خود غلام محی الدین عفی عنہ صدیقی، ۶/ جمادی الاولیٰ ۹۷ھ

مکتوب ۷۔ ۲   ۹۲ ۸۶

عزیز گرامی مولانا حافظ قاری امام بخش صاحب قادری تیغی فاضل دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف ضلع بستی یوپی نے میرے مشورے کے مطابق مہوا ضلع ویشالی، صوبہ بہار میں ایک سنی دینی درسگاہ قائم کی، جس کی تعمیر کے سنگ بنیاد رکھنے اور تعلیم کا افتتاح کرنے کے لیے مجھے مدعو کیا۔ میں مہوا پہونچا اور ۴ر شعبان ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۳ر مارچ ۱۹۸۹ء عیسوی دوشنبہ مبارکہ کے دن شام کو میں دار العلوم اہل سنت تیغیہ فیض الرسول مہوا ضلع ویشالی بہار کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور دوسرے دن ۵ر شعبان ۱۴۰۹ھ کو درس کا افتتاح کیا۔ دعا ہے کہ مولائے قدیر جل شانہ ادارہ ہذا کو شمس الہدیٰ بورڈ پٹنہ کے چنگل سے بچائے رکھے اور سنی مسلمانوں کو اس کی امداد و اعانت کا جذبۂ صادق عطا فرمائے اور ادارۂ ہذا کے اراکین و بانی و طلبہ و مدرسین کو مسلک سرکار اعلیحضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہ پر قائم رکھے اور وہابیوں، دیوبندیوں نیز دیوبندیت نوازوں کی گمراہیوں سے ان سب کو محفوظ رکھے۔ اٰمین بجاہِ رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَفْضَلِ الْعٰلَمِیْنَ عَلَی الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیْمِ ھٰذا دعوانا ان الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط۔

کتبہ بدر الدین احمد قادری رضوی نوری

خادم مدرسہ غوثیہ بڑھیا۔ ضلع بستی۔ یو۔ پی۔

مکتوب ۷۔   بنام حافظ امام بخش صاحب۔

۸ر ربیع الغوث ۱۴۰۸ھ   عزیزم! وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

طالب خیر بحمدہٖ تعالےٰ بخیر ہے۔ حَسْبُنَا رَبُّنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔

اہل سنت کی درسگاہ جو گورنمنٹ بہار کے چنگل سے آزاد اور پاک ہو، وہ مہوا بازار میں قائم ہونا چاہیئے۔ جو صاحب مہوا بازار اور انصار نگر کے درمیان اپنی پانچ کٹھہ زمین وقف کرنا چاہتے ہیں وہ اگر دین و سنیت کی اشاعت کی خاطر خدا و رسول جل جلالہ و علیہ التحیۃ والثنا کی رضا کے لیے وقف کرنا چاہتے ہیں تو اس

زمین کو فروخت کر کے اس کے پیسے سے مہوا بازار میں زمین خرید کر وقف کر دیں۔ انشا المولیٰ تعالےٰ برکات ربّانی سے مالا مال ہوں گے۔ فی الحال مہوا بازار میں تھوڑی سی زمین مل جائے، کرایہ دے کر یا بلا کرایہ تو وہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیں۔ بعد میں عنایت ربانی مسلمانوں کے دلوں کو ادارہ کی اعانت کی طرف مائل کر دے گی پھر زمین کا مسئلہ اور اس پر عمارت کا مسئلہ حضرت ربّ العزت جل جلالہ بالکل آسان کر دے گا۔ زمین، عمارت، قیام مدرسہ، معاون ادارہ سے پہلے اخلاص نیت کا مسئلہ دشوار اور بہت دشوار ہے۔ انسان سہولت کا طالب و عاشق ہے۔ اس کی معیشت کی ابتری اس کے سامنے ہے۔ آج کل کی اکثر خانقاہیں اور درسگاہیں خالص دنیوی دوکان ہیں جن سے دوکان چلانے والے زیادہ سے زیادہ آمدنی حاصل کرنا چاہتے ہیں، ان جگہوں میں اخلاص نیت کا گزر نہیں۔

آپ کے حق میں مولیٰ تبارک و تعالےٰ سے مسلسل دعا کرتا جا رہا ہوں۔ بارگاہ احدیت جل جلالہٗ میں تضرع و زاری بارگاہ رسالت علیہ التحیۃ والثناء فریاد و استغاثہ بتوسط شہزادۂ رسول سرکار غوث اعظم رضی المولیٰ تعالےٰ عنہ کی سخت ضرورت ہے کہ آج کل کی دنیا میں بالخصوص صوبہ بہار میں دین سے بے رغبتی کا بری طرح غلبہ ہے، والعیاذ باللہ المولیٰ تعالےٰ۔ جو درسگاہیں دینی تعلیم کے نام پر چل رہی ہیں اس میں بھی وہی طرز تعلیم ہے جو انگریزی کالجوں میں ہے۔ حد یہ کہ شمس الضلالہ کا نام شمس الہدیٰ اور یوروپین تعلیم گاہ کا نام غوثیہ کالج ہے۔ فقط والسلام

بدرالدین احمد۔

مکتوب ۷۳ از براؤں شریف

۲۱ر صفر ۱۳۹۰ھ

۴۸۶/۹۲

عزیز گرامی حافظ امام بخش صاحب فرزند فیض الرسول براؤں شریف

السلام علیکم۔

۷ر صفر ۱۳۹۰ھ کو حضرت خلیفہ صاحب مدظلہ العالی مدرسہ منظر اسلام التفات گنج

تشریف لے گئے۔ دو دن بعد میں پہونچا۔ مجھ سے پہلے دو میٹنگ ہو چکی تھی۔ بقیہ میٹنگ میرے سامنے ہوئی۔ میٹنگ میں عزیزم مولوی جمیل احمد صاحب زیدت مکارمہم کی سطح کے عالم کی تقرری طے پائی۔ براؤں شریف میں آپ کا انتخاب ہو چکا تھا، اس لیے جب حضرت خلیفہ صاحب التفات گنج سے واپس ہوتے ہوئے فیض آباد پہونچے تو مولانا عبدالقیوم صاحب سے فرمایا کہ ایک رجسٹری حافظ صاحب موصوف کے پاس بھیج دیجئے کہ وہ براؤں شریف آئیں، یہاں سے التفات گنج تشریف لے جائیں۔ ابھی تک آپ تشریف نہ لائے، ہوسکتا ہے کہ ابھی تک رجسٹری آپ کو نہ ملی ہو۔ آج ۲۱ر صفر ۱۳۹۰ھ کو التفات گنج سے سکریٹری محمد حسین صاحب کا خط آیا ہے اراکین مدرسہ عالم کے پہنچنے کی سخت انتظاری کر رہے ہیں۔ لہٰذا آپ کان سے سیدھے التفات گنج پہونچیں۔ راستہ یہ ہے کہ آپ بھٹنی جنکشن سے مئو آئیں وہاں شاہ گنج والی گاڑی پر سوار ہوں۔ شاہ گنج اتر کر اکبر پور جانے والی گاڑی پکڑلیں، اکبر پور سے بذریعہ بس یا ٹیکسی ٹانڈہ پہونچیں، مدرسہ منظر حق میں سامان رکھ دیں، وہاں سے بذریعہ سائیکل التفات گنج آئیں، پھر طلبہ کو ٹانڈہ بھیج کر سامان منگوالیں۔ آپ کو ادارہ منظر اسلام التفات گنج میں صرف تدریسی تبلیغی خدمت انجام دینا ہے۔ آپ کو حساب و کتاب اور مدرسہ کا روپیہ پیسہ اپنے پاس رکھنے سے کوئی مطلب نہیں رہے گا۔ اگر آپ کے پاس چندہ کا پیسہ آئے تو اس کو سکریٹری یا مینیجر کے پاس جمع کر دیجیے اور رسید پر ان سے وصول یابی کا دستخط بھی کرالیجیے اور کوئی دستخط بغیر تاریخ کے نہ ہو۔ سالانہ تعطیل دو ماہ کی رہے گی، سال میں بیس دن رخصت اتفاقیہ رہے گی۔ اور پندرہ دن رخصتِ علالت رہے گی۔ اگر سال میں آپ نے رخصت علالت صرف دس دن مثلاً لیا تو بقیہ پانچ دن آئندہ کے لیے محفوظ رہے گا۔ اور اگر سال میں رخصتِ علالت کا ایک دن بھی خرچ نہ ہوا تو سالِ آئندہ کے لیے آپ کا پورا پندرہ دن محفوظ رہے گا۔ اگر آپ نے رخصتِ اتفاقیہ بیس دن سے زائد رخصت حاصل کی تو جتنے فاضل دن کی رخصت لی ہے اتنے ایام کی تنخواہ وضع کرا دیجیے، روزانہ آپ کی تعلیمی ڈیوٹی ساڑھے پانچ گھنٹے رہے گی۔

وظیفہ شہریہ کے بارے میں حضرت خلیفہ صاحب مدظلہ العالی کے خط کا آپ اور ارکین انتظار کریں۔ ادارہ کا کوئی کام اگر فاضل وقت میں انجام دینا پڑے تو آپ کو پورا حق حاصل ہوگا کہ اجزائے تنخواہ کے حساب سے آپ ادارہ سے حق المحنت وصول کریں، ادارہ کو حق المحنت دیئے بغیر چارہ کار نہ ہوگا۔ پہلی مرتبہ کا زادِ سفر آپ ادارہ سے وصول کرلیں گے، کسی پرچہ پر تفصیلی خرچ لکھ کر اس پہ دستخط کرکے مینیجر صاحب کو دے دیں گے۔ اس وقت ادارہ کا نظم بگڑا ہوا ہے اس کے سدھار کی پوری کوشش کریں گے۔ تعلیمی معیار کو بلند کرنے اور طلبہ کی استعداد بڑھانے میں مکمل جدوجہد سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ طلبہ کی استعداد بڑھانے ہی کے مقصد سے میں نے آپ کو مدرسے کے حساب وکتاب سے بری رکھا ہے۔ مدرسہ منظر اسلام میں پہنچنے کے بعد آپ میرا یہ خط ارکین کو سنا دیں اور کاروائی رجسٹر پہ نقل کراکر ارکینِ مدرسہ سے اس پہ دستخط لے لیں گے، ہرگز اس میں کوتاہی نہ ہو۔

بدرالدین احمد

مکتوب ۷۴

بنام حافظ امام بخش صاحب تیغی مظفرپوری۔

۷۸۶/۹۲

از بڑھیا ۲۴ صفر ۱۳۹۶ھ

عزیز گرامی! وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

عرصہ دراز ہوا کہ آپ کا ایک تفصیلی لفافہ آیا تھا پھر سربیلہ سے کارڈ آیا اور ایک نیا کارڈ آپکی موجودہ قیام گاہ سے وصول ہوا۔ تصوف وشریعت سے متعلق جو سوالات آپ نے بھیجے ہیں، ان سب کا جواب میں عدمِ علم کے بنا پر نہیں دے پاؤں گا۔ ہاں دو سوال کے جوابات حاضر ہیں:

(۱) صاحبِ سجّادہ نے مرشد کی وصیت کے مطابق جن جن مریدوں کو خلافت واجازت دی۔ اُن سب کے لیے صاحب سجادہ مرشد اجازت ہوں گے اور یہ اجازت یافتہ خلفاء مرشد کے خلفاء نہ ہوں گے بلکہ صاحب سجادہ کے خلفاء ہوں گے۔ لہٰذا شجرہ میں اپنے اور مرشد کے درمیان صاحب سجادہ کا نام لانا ہوگا۔ ہاں اگر مرشد نے یوں

فرمایا ہو کہ میں علمِ دین پڑھنے والے اپنے مریدوں کو بشرطِ حصولِ سند فراغت خلافت دیتا ہوں، ان میں جس کی شرط پوری ہو جائے تم اس کے بارے میں میری اجازت و خلافت کو نافذ کر دینا اور جو شرط پورا نہ کرے اس کے بارے میں میری اجازت کو رد کر دینا تو اس صورت خاص میں خلافت براہ راست مرشد کی طرف سے متصوّر ہو گی۔

(۲) آپ حضرات کے بریلی شریف سے واپسی کے بعد میں نے جو تجدید بیعت کا فیصلہ دیا تھا وہ اس لیے نہیں تھا کہ مرشد کی بیعت فسخ ہو گئی، بلکہ اس لیے تھا کہ اُستاذ کو اذیّت پہنچنے کی وجہ سے چادرِ بیعت پر جو گرد و غبار لگ گئے وہ صاف ہو جائیں۔ حاصل یہ ہے کہ مرشد سے آپ کی بیعت برقرار ہے ختم نہیں ہوئی۔

حضور سرکار مفتی اعظم ہند قبلہ دامت برکاتہم العالیہ عرصۂ دراز سے علیل چل رہے ہیں، ایسی صورت میں اگر حضور سے استفتاء کیا جائے تو جواب فتویٰ کیسے ملے گا؟ ہاں! یہ ہو سکتا ہے کہ آپ دارالافتاء میں استفتاء بھیجیں وہاں فتویٰ لکھنے کے لیے جو علماء مقرر ہیں وہ جواب دیں گے۔

فتویٰ حاصل کرنے کے بعد اگر حضرت سرکار مفتیٔ اعظم ہند قبلہ سے اجازت و خلافت لینا چاہیں گے تو اس موقع پر ہم سے آپ ایک تعارفی تحریر منگوا لیں۔

جس درسگاہ کے کرتا دھرتا ہر دو گروہ کے لوگ ہوں اور اس میں ندوی کورس چل رہا ہو اور شمس الہدیٰ یا کسی اور سے منظور شدہ ہو، اس میں کام کرنا ایک دنیوی ملازمت کے مترادف ہے خالص دینی خدمت نہیں۔ پھر ادارہ بظاہر دونوں گروہ کے انتظام میں ہے لیکن رنگ مخالف گروہ ہی کا غالب ہو گا۔ ادارہ کا نام ہی بتا رہا ہے کہ اس میں زور منافقینِ زمانہ کا ہو گا کیوں کہ ایسے لوگوں کو مزاج تو ہے مُفسِدُ المسلمین مُفرِّقُ المسلمین۔ لیکن اپنے اداروں کا نام رکھیں گے اصلاحُ المسلمین

Scanned with CamScanner

اتحاد المسلمین۔ بہر کیف وہاں کے لوگ عقائد و اعمال کی اصلاح قبول کرنے کے لائق ہوں تو ضرور ان کی رہنمائی کی جائے اور ان کو صحیح عقیدۂ اہلسنت کی تلقین۔

آپ روزانہ اول آخر تین بار درود شریف پڑھکر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ساٹھ مرتبہ پڑھیں اور پانی پر دم کر کے اس پانی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر پی لیں اور فضل الٰہی کا انتظار کریں۔ فقط والسلام

بدرالدین احمد

۲۵ صفر ۱۳۹۶ھ جمعرات، ۲۶ فروری ۱۹۷۶ء

مکتوب ۵ بنام حافظ امام بخش صاحب تبغی

از براؤں شریف ۸۶/۹۲ یکم رجب دوشنبہ مبارکہ ۹۴ھ

عزیز گرامی وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

عرصہ ہوا آپ کا اخلاص نامہ آیا تھا۔ جواب اب جا رہا ہے۔ ادارہ فیض الرسول تو آپ کے زمانۂ تعلیم ہی میں الہ آباد بورڈ عربی فارسی سے الحاق ہو چکا تھا۔ اس وقت یہ بورڈ صرف مدرسہ کو امداد دیتا تھا لیکن آج تین برس پہلے کا قصہ ہے کہ بورڈ نے مدرسہ کے مدرسین کو بھی امدادی تنخواہ دینا شروع کیا۔ چنانچہ جب ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۹۷۰ء میں مدرسین کے نام پر امدادی تنخواہیں آئیں تو سب لوگوں نے لیا میں نے انکار کر دیا اور وہ روپیہ نہیں لیا۔ پارسال سے بورڈ کے قانون کے مطابق یہاں تمام رجسٹر انگریزی تاریخ کے مطابق کر دیئے گئے۔ ہاں رجسٹر حاضری مدرسین میری وجہ سے دو بنانا پڑا ایک اسلامی تاریخ کے مطابق اور دوسرا انگریزی تاریخ کے موافق۔ میرا دستخط اسلامی تاریخ والے رجسٹر پر ہوتا رہا لیکن باقی علماء اسلامی اور انگریزی دونوں رجسٹر پر دستخط کرتے رہے۔ امسال جمادی الاولیٰ ۱۳۹۴ھ سے عربی تاریخ والا رجسٹر ختم کر دیا گیا اور انگریزی تاریخ والا چالو رکھا گیا اور مجھ سے مطالبہ ہوا کہ انگریزی تاریخ والے رجسٹر پر آپ بھی دستخط کریں میں نے صاف انکار کر دیا کہ میں انگریزی تاریخ والے رجسٹر پر ہرگز دستخط نہیں

کروں گا۔ بعد میں علماء حضرات نے دستخط سے انکار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ عربی میں رجسٹر تیار ہو تاکہ دونوں رجسٹروں پر ہم لوگ دستخط کریں۔ ۲۵ جمادی الاولیٰ ۹۴ھ بدھ کا دن گزر کر رات میں میٹنگ ہوئی اور سب لوگوں نے طے کیا کہ الحاق برقرار رکھا جائے گا اور حساب و کتاب سب انگریزی تاریخ کے مطابق رہیں گے۔ میری طرف سے اعلان ہوا کہ اب میں ادارہ ھٰذا میں اپنے فرائض انجام دینے سے قاصر ہوں اور بتا دیا کہ ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ ۱۶ر شوال سے ذریعہ استعفاء میں الگ ہو جاؤں گا میرے اس اعلان سے لوگوں کو تھوڑا تأثر رہا اور مینیجر صاحب نے صرف تنہا میرے لیے ایک رجسٹر بنانے کی لیے دفتر والوں کو ھدایت دی ہے۔ اب میری طبیعت اتنی اکھڑ چکی ہے کہ میں یہاں پر رہنے کے لیے تیار نہیں ہوں اور پختہ ارادہ اور عزم محکم باعتماد حصول رضائے الٰہی و خوشنودی سرکار مصطفےٰ صلی اللہ المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کر لیا ہے کہ ۱۶ر شوال ۱۳۹۴ھ سے یہاں سے ان شاء المولیٰ تعالیٰ مستعفی ہو جاؤں گا میرے حق میں استقامت و تصلب کے لیے اپنے اوقاتِ خاص میں بارگاہِ احدیت جلّ جلالہ میں دعا کرتے رہا کریں گے۔ حضرت ناظم اعلیٰ صاحب اور حضرت صاحبِ سجّادہ اور دیگر اساتذہ کی خدمات میں سلام عرض ہے۔

فقط والسلام

بدر الدین احمد قادری رضوی

دار العلوم فیض الرسول، براؤں شریف۔

بستی

مکتوب ۱۷۱ — بنام مولانا غلام محی الدین صاحب رضوی۔

از بڑھیا — ۹۲/۷۸۶ — ۱۷؍صفر ۱۳۹۹ھ

عزیزم غلام محی الدین سلمہ ربہ الکریم السلام علیکم۔

خیریت جانبین مطلوب۔

رموا پور چوکی گاؤں میں بارہویں شریف کی تقریب ہے ۱۱؍ربیع الاول شریف کو آپ کو ہر قیمت پر پہنچنا ہے۔ سنیت کی تبلیغ کا سوال ہے۔ گاؤں کے لوگ ضرور سنی ہیں، لیکن سخت اندھیرے میں ہیں، غریب اور نادار ہونے کے باعث گاؤں والوں پر دباؤ نہیں ڈالا جاسکتا کہ کسی عالم کو بلاؤ۔ ایسی صورت میں آپ کو متعینہ تاریخ پر بعونہٖ تعالےٰ قطعی پہنچنا ہے۔ آپ کے مکان پر بحمدہٖ تعالیٰ سب لوگ بخیریت ہیں۔ فقط بدرالدین احمد

خادم مدرسہ غوثیہ بڑھیا ——— یہ خط میں پیری سے لکھ رہا ہوں۔

مکتوب ۱۷۱ — بنام مولوی آدم صاحب قادری رضوی۔

از بڑھیا — ۹۲/۷۸۶ — ۲؍ربیع النور سنہ ۱۲ھ

عزیزم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔ جَعَلَكَ ربنا الکریم جل شانہ صاحب الدین الراسخ والعلم الشامخ متصلبا فی الدین والسنیۃ مستقیما علی الشریعۃ النبویۃ صلی المولیٰ تعالیٰ علی صاحبہا وسلم

دور حاضر میں کثرت سے نابالغ حضرات شیخ الحدیث، شیخ القراء، مفتیٔ اکبر بنتے جارہے ہیں۔ آپ بارگاہ احدیت جل شانہ کی طرف رجوع کرکے اعلیحضرت کی تصانیف وفتویٰ کے مطالعہ کی مشق کرتے رہیں تاکہ خدائے پاک اعلیحضرت کا علمی فقہی سایہ عطا فرمائے لیکن اس کا خیال رہے کہ نعمتِ الٰہی کا حصہ ملنے پر کبر وغرور ہرگز ہرگز نہ ہونے پائے۔ عزیزم مولانا تیغی کو سلام پہنچائیں۔

فقط والسلام

بدرالدین احمد۔

Scanned with CamScanner

مکتوب ۱۶

۸۶/۹۲

ازبڑھیا۔ بنام مولانا کوثر نعیمی صاحب۔

عزیزم السلام علیکم

آپ کا خط آیا۔ اس دھنوادھار مولوی نے ایک خطرناک فتنہ کی بنیاد رکھ کر تسمیہ مقدس کا جو ترجمہ بیان کیا وہ اس کی بے قیدی کا آئینہ دار ہے۔ لوگوں کے اعتراض پر اس شعلہ بار مقرر کا یہ حوالہ دینا کہ یہ ترجمہ اعلیحضرت رضی المولیٰ تعالےٰ عنہ نے کیا ہے" نرا افترا سازی ہے، وہ علی الاعلان توبہ کرے اور اپنی غلط فہمی اور ناسمجھی کا اقرار کر کے لوگوں کو مطمئن کرے۔

آیات قرآنیہ کے اشارات و کنایات سے جو مفاہیم اخذ کئے جاتے ہیں وہ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں کہے جاتے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی المولیٰ تعالےٰ عنہ نے برائے اصطلاحِ تصوف حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور ابلیس کے واقعات سے کچھ اعتبارات اخذ کیے مثلاً حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بمنزلہ قلب یا روح سمجھو اور ابلیس کو نفسِ خبیث ٹھہراؤ اور عبرت حاصل کرو کہ جس طرح ابلیس بدسلوکی سے پیش آیا، یوں ہی نفس خبیث روح یا قلب کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتا ہے۔ اردو زبان کا مغرور سر سید خان نیچری جو اپنے حق میں کمال علم و دانش کا مدعی تھا اس نے اپنی لکھی ہوئی تفسیر میں حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کے واقعہ کا انکار کر دیا ہے۔ اس نے کہا" سجدہ کرنے، آدم، اور انکار ابلیس کا کوئی واقعہ نہیں ہوا ہے۔ بلکہ انسان کی قوتِ بہیمہ اور نفس امارہ کا تذکرہ یہاں ہے" اور نیچری اپنی تائید میں کہا کہ شیخ اکبر بھی شیطان اور حضرت آدم علیہ السلام کے واقعہ کے منکر ہیں" شعلہ بار مولوی نے اپنی بے توجہی کی وجہ

الملک کے چلہ گاہ پر حاضری کے لیے پہونچے یہاں پر سرکار مخدوم کی کرامت ہے

سے سرسید نیچری کے غلط راستے کو اختیار کیا۔ اس لیے وہ بارگاہ احدیت جلّ جلالہٗ میں رو رو کر گڑ گڑا کر معافی مانگیں۔ یہی ان کے دین و ایمان کے حق میں بہتر ہے۔

فقط والسلام، بدر الدین احمد

۱۹/۱۱/۱۴۰۶ھ

مکتوب ۲ بنام حضرت مولانا محمد کوثر خاں صاحب نعیمی مدھ نگر پچپڑوا۔
۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۲ھ

۴۸۶/۹۲

از بڑھیا

محترم المقام مولانا محمد کوثر خاں صاحب وعلیکم السلام۔

بعد سلام مسنون کے گذارش ہے کہ آپ کا گرامی نامہ مکتوبہ ماہ صفر ۱۲ھ وصول ہوئے۔ عرصۂ دراز گزرا میری طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ہے جس سے لکھنے پڑھنے میں سخت رُکاوٹ ہوتی ہے۔ خطوط کے انبار ہو گئے ہیں۔ کوئی تحریر اڈھائی سال سے کوئی سال بھر کوئی چھ ماہ سے کوئی دو ماہ سے تشنۂ جواب ہو کر تڑپ رہی ہے۔ جواب میں لمبی لمبی تاخیر سے دل گھٹ گھٹ کر رہتا ہے۔

یہاں بڑھیا میں صرف صوفی لعل محمد صاحب دیوہ شریف والے کو میں شرح مائۃ عامل پڑھائی ہے۔ میری درسگاہ میں شرح مائۃ عامل کا درس ہوتا ہی نہیں۔ عبد القاہر جرجانی متعصب معتزلی ہے۔ ائمہ اہل سنت فرقۂ معتزلہ کو گمراہ بدعقیدہ تو قرار دیتے ہیں لیکن کافر و مرتد نہیں ٹھہراتے ہیں جس کا معنیٰ یہ ہوا کہ اس فرقہ کو غیر سنی مومن مانتے ہیں۔ نفسِ ایمان کی بنیاد پر شرح مائۃ عامل کے مصنف نے ایک متوفی غیر سنی مومن کے لیے دعائیہ کلمات لکھے ہیں۔ پھر چونکہ عبد القاہر جرجانی ایک متعصب معتزلی ہے، اس لیے یہ خیال کر کے طلبہ کے دل میں ایک متعصب گمراہ بدمذہب کی دینی عظمت پیدا نہ ہو تو مذکورہ دعائیہ کلمات کی ضمیروں کو اعلیحضرت امام بریلوی کی طرف رجوع کرنے کا تذکرہ کبھی زمانہ بعید میں میں نے کیا تھا۔ پھر وہی تذکرہ لوگوں میں زمانۂ قریب میں ہوا ہو اور محمد عمر نے نا سمجھی میں دعائیہ کلمات وہ عبارت گڑھ کر بدل دی جو میں نے کہی نہیں۔

محمد عمر کا یہ کہنا کہ حضرت نے یعنی بدرالدین نے جَعَلَ الْجَنَّۃَ مثواہ کو شرح مائۃ عامل میں جَعَلَ الجھنم[۱] مثواہ بنوادیا ہے صحیح نہیں۔ کیوں کہ مجھے یہ پتہ نہیں کہ کون لڑکے کس مدرس کے یہاں شرح مائۃ عامل پڑھتے ہیں؟ اور مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ کس سال شرح مائۃ عامل کا درس ہوتا رہا ہے اور کس سال نہیں ہوا، تو میں نے کیسے وہ عبارت بنوادی۔

(۱) میں مسجد غوثیہ میں بعض حضرات کو جو نماز میں بحالت قیام غیر مقلدوں کی طرح دونوں پیروں کے درمیان لمبا فاصلہ کرکے نماز پڑھتے ہیں، انھیں بتایا کہ دونوں انگوٹھوں کے درمیان صرف چار انگل کا فاصلہ چھوڑنا سنت ہے اور ایسا بتاتا رہتا ہوں تو اگر یہ فاصلہ چار انگل سے زیادہ ہو تو خلافِ سنت ہوگا۔ تو خلافِ سنت عمل پر نماز واجب الاعادہ ہونے حکم کیسے دے سکتا ہوں؟ محمد عمر گمراہ کن اور گڑھی باتوں کے صدور پر توبہ صحیحہ کریں۔

فقط والسلام بدرالدین احمد

مدرسہ غوثیہ بڑھیا۔

---

۱ الجھنم غلط ہے۔ علم پر الف لام نہیں آئے گا، سوائے مشتقات کے جو علم ہو۔

۴/۵۹۲

مکتوب ۱۷ بنام مخدوم زادہ سید مختار الدین صاحب علی گڑھی۔

۷۸۶
۹۲

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہٗ
مخدوم زادہ جناب سید صاحب
بڑھیا ایک دیہاتی گاؤں ہے، یہاں مشین نہیں جس کے ذریعہ عکسی کام انجام پاتا ہے۔ مدرسہ غوثیہ کا ایک متعلم حافظ یار علی سے حضرت ملک العلماء علیہ الرحمہ کا مقالہ پاسبان سے نقل کرایا۔ حافظ موصوف نے کافی عرصے میں مقالہ مذکور کی نقل تیار کی اور ۲۰ر شعبان ۱۴۱۲ھ کو مجھے سپرد کیا۔ ادھر میری تیاری بمبئی کے سفر کی تھی۔ طبیعت عرصے سے ناساز چل رہی ہے۔ میں نقل مقالہ کو مکمل دیکھ نہ سکا۔ شہر بستی میں ایک صاحب کو حوالہ ڈاک کرنے کو دیا ہے۔ انشاء المولیٰ تعالےٰ موصوف جلد ہی آپ کی خدمت میں ذریعہ رجسٹری بھیجیں گے۔

پاسبان زیر ادارت مولانا مشتاق احمد صاحب علیہ الرحمہ الٰہ آباد سے شائع ہوتا تھا پھر مولانا موصوف کی زندگی میں رسالہ بند ہوتے عرصہ دراز گزرا۔ اپنے مرسلہ کارڈ کارڈ میں آپ نے ملک العلماء کے لفظ کے سامنے "رح" کا اشارہ لکھا ہے اور اسی پوسٹ کارڈ میں دو جگہ کلمۂ جلالت لکھا ہے حالاں کہ سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی نے پوسٹ کارڈ میں کلمۂ جلالت لکھنے سے منع فرمایا ہے اور یہ تعلیم دی ہے کہ اس کی جگہ مولیٰ تعالےٰ لکھا جائے اور فقہائے کرام نے جس طرح درود شریف کے بدلے ص، عم، صلعم لکھنے کا منع فرمایا ہے۔ یوں ہی کلمۂ ترضی، کلمۂ ترحم، رض، رح لکھنا منع فرمایا ہے۔

فقط والسلام بدر الدین احمد قادری رضوی
وارد حال شہر بستی۔ شب ۲۴ر شعبان
۱۴۱۲ھ

۲۵ شوال ۱۳۸۶ھ
۷۸۶/۹۲

محترم المقام حضرت عثمانی صاحب السلام علیکم

گزارش اینکہ حضرت مولانا نسیم صاحب مدظلہ العالی ایک ہفتہ کی رخصت پر ہیں۔ یہاں یکم ذی القعدہ ۱۳۸۶ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۶۷ء انوار کو بفضلہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ و الثنا، جلسۂ دستار بندی ہونے جا رہا ہے امید ہے کہ مولانا موصوف جلسہ کی مقررہ تاریخ سے دو ایک روز پہلے ہی آجائیں گے۔ آپ کا خط و استفتا، نیز زر سالانہ للعہ ر ان کو پیش کر دیا جائے گا۔ جنوری و فروری ۱۹۶۷ء کا مشترکہ شمارہ ابھی پریس سے نہیں آیا ہے اگر آگیا ہوتا تو ضرور حامل رقعہ کے بدست روانہ کر دیتا۔ یہ کتنے بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ براؤں شریف کے قرب و جوار میں رہ کر بھی ہم لوگوں کو زیارت و ملاقات کا موقع نہیں دیتے ہیں۔ ع

رموزِ مملکت خویش خسرواں دانند

فقط والسلام بدر الدین احمد القادری الرضوی

خادم الطلبہ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف

از براؤں شریف ۷۸۶/۹۲ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ

برادر طریقت سلام مسنون

عزیزم محمد اسرائیل کی معرفت حالات معلوم ہوئے انھوں نے آپ کے دیے ہوئے نام کو مولانا حکیم ابو البرکات محمد نعیم الدین احمد قادری رضوی صاحب کے سامنے پیش کیا مولانا موصوف نے نام کے اعداد نکالے تو موافقت اسمی نہیں پایا۔ مولانا نے فرمایا کہ فن تو اجازت نہیں دیتا ویسے آپ

حدیث شریف کی تعلیم کے مطابق استخارہ کر کے اطمینان کرسکتے ہیں
بہرکیف اس وقت خاموشی ہے تعلیم و تدریس و نظامت درس کے فرائض
میں مشغولیت زیادہ رہتی ہے میں ایک مرتبہ سخت ترین دھکّا کھا چکا ہوں
دودھ کا جلا مٹھّا بھی پھونک کر پیتا ہے۔ مُوافقتِ اسمی کے فقدان کے
باعث مجبوری ہے۔

فقط والسّلام
بدرالدین احمد قادری رضوی
خادم فیض الرسول، براؤں شریف، بستی

آپ کے مکتوب کا اہم گوشہ

بنام قاضی اطیبوالحق صاحب عثمانی قادری رضوی گونڈوی

۷۸۶
۹۲

میں مسلکِ رضویت کا حامی ہوں اور اسی مقدس مسلک پر چلنے کی
کوشش کرتا ہوں۔ مسلکِ رضویت جہاں ایک طرف سنیت میں تصلب
اور فرقۂ باطلہ وہابی، دیوبندی، رافضی، ندوی، مودودی وغیرہ سے دور و نفور
رہنے کی سخت تاکید کرتا ہے، وہیں دوسری طرف عمل و کردار کو صاف ستھرا
رکھنے کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ اسی لیے میں نے تقریبًا ہر گوشہ اجاگر کر دیا ہے۔
چال بازی عیاری، بات کترکہنا، لمبی ڈینگ ہانکنا وغیرہ سے بحمدہ تعالیٰ ثم
بعون رسولہ علیہ التحیۃ والثناء مجھے ضد ہے۔
میں ایسے ماں باپ کی لڑکی سے رشتہ کا طالب ہوں جو دنیوی ٹیپ
ٹاپ سے بے پرواہ ہو۔ دنیاداری پر ان کی دینداری غالب ہو شریعت
کا جو حکم ان کے سامنے رکھا جائے اس کو بے چون وچرا مانیں اور عمل کرنے
کی کوشش کریں۔ مال دار داماد پر دین دار داماد کو ترجیح دیں۔
لڑکی حسبِ ذیل اوصاف رکھتی ہو:
(۱) لڑکی تندرست ہو آسیب زدہ یا مریضہ نہ ہو۔ (۲) پردہ کی پوری
پابندی کرسکتی ہو۔ شوخ اور بے باک نہ ہو (۴) اس کے اندر دین داری کا مادہ
ہو، مزاج سادگی پسند ہو (۵) شوہر کی اطاعت و خدمت کرنے کا جذبہ رکھتی ہو
(۶) اپنی دینداری کی وجہ سے شرعی پابندیوں کو بخوشی گوارا کرلے۔ (۷) قرآن مجید کی
تلاوت کرسکتی ہو اور اردو کی چھوٹی چھوٹی کتابوں کو پڑھ لیتی ہو۔ (۸) حسن سیرت

اور قبول صورت والی ہو۔ (۹) نسب صاف ستھرا بے داغ ہو۔ (۱۰) فیشن پرستی کا دلدادہ نہ ہو۔

میرا اندازہ ہے شیخ برادری میں اوصاف مذکورہ بالا کا حامل گھرانا ملنا دشوار ہے۔ مگر جوئندہ یابندہ، آپ ان باتوں کو نگاہ میں رکھیں۔ کیا عجب ہے کہ سرکار غوث اعظم و سرکار اعلیحضرت رضی المولیٰ تعالےٰ عنہما کا شیدائی کوئی گھرانا مل ہی جائے۔ فقط والسلام،

رضوی غفرلہ ربہ القوی
خادم فیض الرسول براؤں شریف۔ بستی۔ یوپی۔

از درگاہ شریف ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ بدھ کا دن

۷۸۶
۹۲

برادرِ طریقت! السلام علیکم ورحمۃ

طالب خیر بفضلہٖ تعالےٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثناء بخیر ہے رشتۂ ایمان پر رشتۂ خون ونسب کیا غالب آگیا؟ بغیر ملاقات دھیرے سے اٹھے اور روانہ ہوگئے اپنے دین وسنیت کے بھائی کی خبر نہیں لی۔

بہرکیف ایک جوابی لفافہ نہیں بلکہ پوسٹ کارڈ جناب ساجد علی خاں صاحب کی خدمت میں بھیجا ہے کہ وہ بواپسی ڈاک مطلع کریں کہ سرکار مفتیٔ اعظم دامت برکاتہم القدسیہ کہاں پر تشریف فرما ہیں اور یہ کہ رمضان شریف میں کہاں پر تشریف رکھیں گے؟ جواب آجانے پر میرا خیال یہ ہے کہ مولانا حکیم صاحب پر حاضری دینے کے لیے۔

برادر دینی قاضی عطیع اللہ الحق صاحب قادری رضوی کو بعد ہدیہ سلام مسنون کے معلوم ہو کہ میں نے جیسا اپنے ذہن میں ان کا تصور تیار کیا ہے اسی کے مطابق وہ اپنی زندگی بنائیں سرکار اعلیحضرت کی کتابوں کا بغور مطالعہ فرمائیں، بہار شریعت کو دیکھ جائیں، حسام الحرمین کو دھیان سے ملاحظہ کرلیں، جب کبھی سرکار غوث اعظم کے کرم سے ملاقات ہوگی تو

میں ان کے دینی مطالعہ کا ضرور جائزہ لوں گا انشاءُ المولیٰ تعالیٰ۔

اور پیر بھائی ہونے کی حیثیت سے مجھ کو تھوڑی سی آنجناب سے شکایت ہے جس کو میں بالمشافہ ہی عرض کروں گا۔ فقط سُنّی بھائیوں کو سلام عرض ہے۔ فقط وَالسلام بدرالدین احمد قادری رضوی

درگاہ شریف بہرائچ

از بڑھیا ۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۹۹ھ ۷۸۶/۹۲

برادر رضوی السلامُ علیکم

آپ نے مجھ پہ بار رکھا تھا کہ سرکارِ اعلیحضرت کے رسالہ مبارکہ کے عربی حوالوں پر اعراب لگانا اور ان عبارتوں کا ترجمہ کرنا ضروری ہے میں نے آپ سے کاپی لے لی۔ جب کام کرنے کے لیے کاپی کھولا تو دیکھا کہ عربی عبارتوں کی کتابت اتنی گنجلک ہوئی ہے کہ اپنے اپنے موقع پر زبر، زیر رکھنے کی گنجائش نہیں پھر ان عبارتوں کی سطریں آپس میں اس طرح ملی ہوئی ہیں کہ بیچ میں ترجمہ لکھنے کے لیے جگہ نہیں اور پھر حاشیہ پر بھی جگہ نہیں تو اب ترجمہ کہاں لکھا جائے اور کیسے لکھا جائے۔ بڑی ہی کوفت محسوس ہوئی تو مجبور ہو کر الگ صفحات میں مجھے حوالوں کی عربی عبارتوں کو لکھنا اور پھر ان کا ترجمہ کیا یہ کام میں نے آپ کی کاپی میں ص۲۲ سے تا ص۳۱ پر انجام دیا ہے۔ فتوائے مبارکہ میں جو حوالہ آتا گیا اس کو نمبر وار میں لکھتا گیا ہوں۔

اس مبارک فتویٰ کی اگر کتابت کرانا ہے تو آپ دوبارہ صاف صاف نقل کریں اور ہماری تحریر کردہ عبارتوں کی مدد سے عربی عبارتوں پر زبر، زیر لگائیں اور عربی عبارتوں پر حاشیہ کی علامت قائم کرکے

حاشیہ میں ان کا ترجمہ درج کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ کے کہنے کے مطابق ایمان افروز فتویٰ کی کتابت مولوی امجد صاحب نے مکمل کر دی ہے۔ اصلاح کے لیے میرے پاس بھیجا تھا۔ نیچے ناشر میں آپ کا نام اور پتہ بھی لکھا گیا ہے۔ اطیعوا الحق کے بجائے رضاء الحق لکھا گیا ہے کیوں کہ مصباح اللغات اور صراح میں بہت تلاش کیا مگر اطیع کا لفظ نہیں ملا اس لیے قاضی رضاء الحق تجویز کر کے اس کی کتابت کرایا ہے۔

پچپڑوا کے حافظ رفیق القادری کہہ رہے تھے کہ چونکہ یہ فتویٰ ضرورت کے مطابق بار بار چھپے گا تو اس کی پلیٹ محفوظ کرا دی جائے میں نے کہا پلیٹ محفوظ کرانے کا خرچہ آپ دیں۔ چنانچہ حافظ جی اس پر تیار ہو گئے ہیں۔ فی الحال ایک ہزار طبع کرانے پر حسب ذیل خرچ ہے۔

کتابت ... ۲۵	اگر آپ دو سو روپئے کا انتظام ذریعہ چندہ یا کسی بھی صورت سے کر دیں اور حافظ جی کو دے دیں تو وہ چھپوائیں اور پلیٹ کا پیسہ اپنے پاس سے جمع کریں۔ یا خود آپ لکھنؤ جا کر چھپوائیں فی الحال کاتب صاحب کو کتابت کی اجرت مل جانا ضروری ہے۔
طباعت ... ۱۵	
ڈیڑھ رم کاغذ ... ۱۶۰	
کل میزان ... ۲۰۰	
کاپی کی وصولیابی سے مطلع کریں۔	

بڑے بھائی اور والدہ نیز اہل خانہ کو سلام عرض ہے۔ اقبال خاں کے لڑکے شفیق خاں کے بدست کاپی روانہ ہے۔ ۱۸ مئی کے جلسہ میں مجھے بکورہ آنا ہے۔ کتاب الوار آفتاب انشاء المولیٰ تعالیٰ اس موقع پر آپ کو وصول ہو گی۔

بدرالدین احمد قادری رضوی

۷۸۶
۹۲

برادر نوری وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

بقیہ کاغذات روانہ ہیں جن کے بارے میں ایک کارڈ کے ذریعہ میں اطلاع دے چکا ہوں۔ آپ نے فتاوی رضویہ جلد دہم سے ایک فتوی نقل کرکے بھیجا ہے پھر آپ نے دوسرا فتوی بھی نقل کیا ہے آپ کے نزدیک دونوں فتاوی میں تعارض ہو رہا ہے۔

دفع تعارض کے سلسلے میں میں ایک مسئلہ بہار شریعت حصہ شانزدہم ص۸۷ سے ذیل میں نقل کر رہا ہوں اور وہ یہ ہے

ہاں اگر وہ (یعنی عورت) بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ محل شہوت نہ ہو تو اس سے مصافحہ میں حرج نہیں یوں ہی اگر مرد بہت زیادہ بوڑھا ہو کہ فتنہ کا اندیشہ ہی نہ ہو تو مصافحہ کر سکتا ہے۔

فتاوی رضویہ جلد دہم نصف آخر ص۸ والے فتوی میں نامحرم عورتوں سے وہ عورتیں مراد ہیں جو محل فتنہ نہیں یعنی اتنی بوڑھی ہو چکی ہیں جن کے ذریعہ فتنہ کا ہونا درکنار ان سے فتنہ کا اندیشہ تک نہیں۔

اور فتاوی جلد مذکور ص۱۶۶ والے فتوی میں اجنبی جوان عورت کو جوان مرد کے ہاتھ پاؤں چھونے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ دونوں فتاوی میں فرق واضح ہے۔

فقط والسلام

بدر الدین احمد قادری رضوی

Scanned with CamScanner

۷۸٦
۹۲

از بڑھیا

مکرمی قاضی صاحب وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

کتابیں بدست عزیزم مولوی عبدالغفار وصول ہوئیں۔ مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی متعدد سالوں کی تین روداد اور اہم تاریخی دستاویز چار عدد روانہ ہے۔ اہم تاریخی دستاویز کا ایک نسخہ بڑے بھائی قاضی مجیب الحق صاحب کو دے دینا ہے۔

حسب ذیل استفتاء جناب ڈاکٹر عبدالمجید صدر جامعہ انوارالقرآن بلرام پور ضلع گونڈہ کے نام ارسال کرنا ہے اور لفافہ میں ایک خط بنام ڈاکٹر موصوف لکھ کر رکھ دینا ہے۔ خط کا مضمون یہ ہے۔

۷۸٦
۹۲

مکرمی ڈاکٹر صاحب صدر جامعہ انوارالقرآن بلرامپور

السلام علیکم! ایک استفتاء آپ کی خدمت میں روانہ ہے مہربانی فرما کر آپ اپنے ادارہ جامعہ انوارالقرآن کے اس مدرس سے استفتاء کا جواب لکھوائیں جسے فقہی کتابوں سے خصوصی طور پر لگاؤ ہو۔

استفتاء کا مضمون اس طرح رہے گا۔

۷۸٦
۹۲

کیا فرماتے ہیں علمائے اہل سنت مسائل ذیل میں

(۱) وضو میں گٹوں تک دونوں ہاتھ دھونے کا سنت کے مطابق کیا طریقہ ہے؟ نیز دھونے کی ابتدا گٹوں کی طرف سے کی جائے یا انگلیوں کی طرف سے؟

(۲) کہنیوں تک ہاتھ دھونے کا سنت کے مطابق کیا طریقہ ہے؟

اگر کوئی شخص کہنیوں کی طرف سے ہاتھوں پر پانی بہائے تو یہ سنت کے موافق ہوگا یا سنت کے مخالف؟

(۳) اعضائے وضو میں عضو کا کوئی قلیل حصہ صرف بھیگ کر رہ گیا اس پر پانی نہیں گزرا تو کیا ایسا وضو شرعًا درست ہے؟ کیا اس وضو سے نماز جائز ہوگی۔

مذکور بالا استفتاء اس پتہ پر بھی بھیجنا ہے۔

مولانا صدیق صاحب، مدرسہ جامعہ اشاعت الاسلام، ڈاک خانہ بڑھنی، ضلع بستی۔ یوپی

فقط والسلام

بدرالدین احمد ۳ ربیع النور ۱۴۰۶ھ

مکرر آنکہ آپ کے نام کا صحیح املاء (اسپیلنگ) لکھ کر کسی زمانے میں میں آپ کے پاس بھیج چکا ہوں لیکن اب کی مرتبہ پھر اس کا املاء غلط لکھ گیا ہے۔ صحیح اطیعوا الحق ہے۔ فقط والسلام

۷۸۶
۹۲

از بڑھیا ۲۴ ذی القعدہ ۱۴۰۶ھ

برادر نوری قاضی ۹۲ اطیعوا الحق صاحب

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

مزاج گرامی؟ آپ کا خط ملا۔

یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ بلرام پور آپ نے استفتاء بھیجا یا نہیں بر تقدیر اوّل وہاں سے جواب آیا کہ نہیں۔

انشاء اللہ المولیٰ تعالےٰ آپ کی کتابیں عید اضحیٰ کے موقع پر بدست طالب علم روانہ ہوں گی۔ تقلید کے متعلق جس امر کی مجھے تلاش تھی وہ مذکورہ کتابوں میں نہیں۔ فقط والسّلام

بدرالدین احمد

---

۲۹ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ ۷۸۶/۹۲ یوم جمعرات

برادر رضویت — قاضی صاحب السّلام علیکم

کتابیں روانہ ہیں وصولیابی سے مطلع کریں۔ اگر آپ کی مرسلہ کتابوں میں سے کوئی کتاب رہ گئی ہو تو اس کتاب کے نام سے آگاہ کریں اور اگر کوئی کتاب یہاں سے فاضل جا رہی ہو تو اُسے واپس کر دیں۔

ہم نے ایک استفتاء کا نمونہ بنا کر آپ کے پاس بھیجا تھا کہ اسے فلاں جامعہ میں بھیج دیں گے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ آپ کی طرف سے استفتاء مرتب ہو کر گیا یا نہیں؟ فقط والسّلام

بدرالدین احمد بڑھیا

---

۴ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ ۷۸۶/۹۲

برادر رضویت جناب قاضی صاحب السّلام علیکم

ایک طالب علم مسمّیٰ عین الحق کے بدست کتابیں بھیج چکا ہوں قوی امید کہ آپ تک کتابیں پہونچ گئی ہوں گی۔

آپ کے قلم سے بنام پورا استفتاء گیا تھا یا نہیں؟ کچھ پتہ نہ چلا۔ کتابوں کی وصولیابی سے ذریعہ حامل رقعہ مطلع کریں۔ فقط والسّلام

بدرالدین احمد بڑھیا

۷۸۶
۹۲

محترم المقام جناب برادر نوری قاضی صاحب وعلیکم السلام
ثم السلام علیکم۔ ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۰۶ھ کو آپ نے استفتاء
مرتب کیا اور روانہ فرمایا۔ میں علاج کی خاطر ۸ محرم ۱۴۰۷ھ کو بنارس گیا وہاں
ایک ہفتہ کے بعد میں سخت بیمار پڑ گیا پھر ۶ صفر ۱۴۰۷ھ کو واپس بڑھیا آیا
اور عرصۂ دراز تک صاحب فراش رہا پھر جمادی الاولی ۱۴۰۷ھ بمبئی کا سفر
درپیش آیا۔ ایک ماہ کے قریب ایام خرچ ہوئے بعدہ لڑکوں کا کافی نقصان
دیکھ کر ان کے اسباق پورے کرنے میں مشغولیت رہی پھر تلخیص الاعراب کی
دوبارہ ترتیب میں ایک ماہ سے زائد خرچ ہوا۔ کہاں تک لکھوں یکسوئی میسر
نہیں رہی درمیان میں بار بار طبیعت ناساز ہوتی رہی پھر جیسا آپ نے
اپنے حسن ظن سے مجھے صاحب تحقیق سمجھا ہے وہ بالکل خلاف واقعہ ہے۔
استفتاء کا جواب حاضر ہے اپنی علمی بے مائگی کی وجہ سے عرصہ ایک ماہ فتویٰ
کی ترتیب میں خرچ ہوا۔ پوسٹ کارڈ حاضر ہے وصولیابی سے مطلع
فرمائیں۔ فقط والسلام
بدرالدین احمد ۱۳ صفر ۱۴۰۸ھ

۷۸۶
۹۲

سوال نمبر ایک میں سائل نے لکھا کہ کالردار قمیص پہننے کی حالت
میں گلے کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے اور سینہ کی ہڈی دکھائی دیتی ہے مفتی
صاحب نے جواب میں "سینہ کی ہڈی دکھائی دیتی ہے" پر کچھ روشنی نہیں ڈالی
جس کا معنی یہ ہے کہ مفتی صاحب کے نزدیک سینہ کی ہڈی دکھائی دینے
پر بھی نماز بلاکراہت درست ہے۔

Scanned with CamScanner

کچھ لکھنے کے لیے یکسوئی نہیں مل رہی ہے آپ سامنے ہوں
اور فتاوی مذکور سامنے ہو تو جس جگہ پر حضرت مفتی صاحب نے مسئلہ
گول رکھا ہے اسے زبانی واضح کروں گا۔ فقط والسلام
بدرالدین احمد قادری رضوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و آلہ الفخیم

اخی فی الدین جناب قاضی عبوالحق صاحب عثمانی قادری رضوی نوری کا مقالہ
"مقاربت کا فطری و شرعی طریقہ" کا میں نے مطالعہ کیا۔ یہ مقالہ مسلمانوں کے حق میں بہت
مفید ہے۔ اس تاریک دور میں یہ رسالہ روشنی کا مینار ہے مسلمان اس مقالہ کو پڑھیں
اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔ وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علی افضل خلقہ سیدنا
محمد و آلہ وصحبہ اجمعین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین
بدرالدین احمد قادری رضوی نوری
مدرسہ غوثیہ بڑھیا ۱۶ ؍رجب ۱۴۰۸ھ

۶۸۶
۹۲

جناب برادر نوری صاحب السلام علیکم
آپ نے فیض الرسول ماہنامہ بھیجا۔ میں نے ماہنامہ اعلیحضرت کا ذکر کیا تھا۔
حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب کاظمی علیہ الرحمۃ کے بارے میں میرا جو مضمون
شائع ہوا وہ ماہنامہ اعلیحضرت بابت جولائی ۱۹۶۷ء میں شائع ہوا۔ اگر یہ
شمارہ آپ کے یہاں ہو تو اُسے بھیجیں۔ فقط والسلام
بدرالدین احمد
۱۹ ؍رجب ۱۴۰۸ھ

مکتوب ۷۱ بنام مولانا غلام غوث صاحب بستوی۔

۷۸۶/۹۲

از بڑھیا ربیع الغوث ۱۴۰۸ھ

عزیزم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔ آپ کا جوابی ملفوف وصول ہوا۔ آپ بڑے نازک موڑ پر پہنچ گئے۔ عوام میں مقبولیت عُجُب کا خطرناک سامان ہے۔ مولیٰ عزوجل پناہ عطا فرمائے، آمین بجاہِ طٰہٰ و یٰسین علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ اپنے اعمال حسنہ پر نگاہ رکھنا، پھولنا اور اترانا اِس کو عجب کہتے ہیں۔ عجب کے ساتھ ایک دوسرا خطرناک مرض یہ ہے کہ انسان اپنے اعمالِ خیر عوام کی نگاہ میں سنوارنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ میری طرف لوگوں کی رغبت بڑھے، میری مقبولیت میں اضافہ ہو۔ اور نفس امارہ یہ سوجھاؤ دے کر مطمئن کرتا ہے کہ لوگوں میں مقبولیت نہ ہوگی تو سنیت کی تبلیغ، مسائل شرعیہ کی ترویج کیسے انجام دی جائے گی؟

ان خطرناک حالات میں بارگاہِ احدیت جل شانہ میں تضرّع وزاری بہت ضروری ہے کہ نفس وشیطان قوی دشمن ہیں اور ان دونوں کے فریب اور دھوکے بہت باریک ہیں۔ العیاذ بربنا سبحانہ۔

سلف کے نزدیک امامتِ نماز پر اجرت جائز نہیں۔ خلف کے نزدیک مباح وجائز ہے۔ جو نماز پڑھانے کی تنخواہ لیتا ہو اس کی گرفت نہیں کی جاسکتی۔ اور جو بلا تنخواہ امامت کرتا ہو وہ ثواب کا حق دار ہے۔ امامت کی تنخواہ نہ لینا نعمت کو ٹھکرانا نہیں ہے۔

چند نقوش ذیل میں لکھتا ہوں۔ آپ ضرورت مندوں کو لکھ کر دیں۔:

دفع آسیب کے لیے

۷۸۶/۹۲

۱۰۲۱	۱۰۲۴	۱۰۲۷	۱۰۱۲
۱۰۲۶	۱۰۱۴	۱۰۲۰	۱۰۲۵
۱۰۱۵	۱۰۲۹	۱۰۲۲	۱۰۱۹
۱۰۲۳	۱۰۱۸	۱۰۱۶	۱۰۲۸

شفاء کے لئے۔

۷۸۶/۹۲

۶۷۲	۶۷۵	۶۷۸	۶۶۴
۶۷۷	۶۶۵	۶۷۱	۶۷۶
۶۶۶	۶۸۰	۶۷۳	۶۷۰
۶۷۴	۶۶۹	۶۶۷	۶۷۹

Scanned with CamScanner

۷۸۶/۹۲

کلمۂ جلالت کا نقش ہر کام کے لیے :-

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

جس مقصد کے لیے اس نقش کو دینا ہو نقش بھرنے کے وقت اس کی نیت کرے۔

مکتوب نمبر ۱ بنام رضوی کتاب گھر بھیونڈی

از بمبئی۔ ۷۸۶/۹۲ ۲۷ جمادی الآخرہ ۱۴۱۱ھ

جناب مینیجر و مالکِ رضوی کتاب گھر بھیونڈی! سلام مسنون۔

بھائی محمد حسن اترولہ والے کے بدست نورانی گلدستہ اوّل کا مطبوعہ مسودہ آپ کے پاس روانہ ہے۔ کتاب کی کتابت صحیح املا والے خوش خط کاتب سے کرانا ہے۔ کتاب کا سائز موجودہ سائز نہیں رہے گا بلکہ سوانح اعلیٰحضرت کا سائز رہے گا۔ کتابت شدہ کاپیاں چھپنے سے پہلے تصحیح نقل کے لیے میرے پاس بھیجنا ہے۔ میری اس کتاب کے آخر میں اگر آپ چاہیں گے تو صرف سرکار اعلیٰحضرت رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ اور دیگر علمائے اہل سنت کی تصانیف کا اعلان دے سکتے ہیں۔ بازاری کتابوں کا اعلان نہیں دے سکتے۔ کاتب کو ھدایت کردیں کہ درود شریف کے بدلے ص، عم، صلعم ہرگز ہرگز نہ لکھے یوں ہی کلمات ترضی و ترحم کے عوض رضہ، رح کا اشارہ نہ لکھے۔ اور لیے کو لئے کے لیے کو کیلئے نہ لکھے۔ اور ہر صفحہ کے اوپر حاشیہ کے کنارے کتاب کا نام نورانی گلدستہ باریک قلم سے لکھا جائے۔ داہنے صفحہ کے دائیں کنارے اور بائیں صفحہ کے بائیں کنارے نام لکھا جائے۔

فقط والسلام، بدرالدین احمد قادری رضوی نوری

Scanned with CamScanner

مکتوب ۷۱ بنام مولانا کمال الدین گونڈوی۔

از مدرسہ غوثیہ بڑھیا شب یکم جمادی الآخرہ ۱۴۱۲ھ ہجری ۷/۱۲/۹۲

عزیزم وقاک المولیٰ سبحٰنہ وتعالیٰ آفات القلم و اللسان ومکائد الشیطٰن۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃ۔

آپ کی رجسٹری وصول ہوئی۔ مولانا عبدالقیوم صاحب نے سال بھر پہلے فیض الادب حصہ دوم کی ترکیب لکھ کر مجھے دیا ہے۔ جن کی مرتب کردہ ترکیب کا بیشتر حصہ میں نے دیکھا ہے اور باقی حصہ ابھی نہ دیکھ سکا۔ اس اثنا میں مولانا انور علی صاحب نوری نے اپنی ترکیب کردہ مطبوعہ کتاب میرے پاس بذریعہ ڈاک بھیجی ہے جس کو میں نے بہت مختصر طور پر دیکھا ہے۔ موصوف نے ترکیب کرنے میں محنت ضرور کی ہے لیکن نوآموزی و ناتجربہ کاری سے جا بجا چوک ہوگئی ہے۔

ترکیب تو فیض الادب حصہ اول سے شروع ہونا چاہیے۔ لیکن یہ کام نہ تو مولانا عبدالقیوم صاحب نے کیا نہ مولانا نوری نے۔ آپ فیض الادب حصہ اول سے ترکیب شروع کریں۔ وفق ربنا تعالیٰ ایاک لھٰذا الامر الجسیم بجاہ النبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

میرے حق میں فرید عصر وحید دہر استاذ العلماء سند المدرسین عمدۃ المحققین کے کلمات ہرگز ہرگز نہ لکھیں۔ یہ تسلیم ہے کہ زمانہ حاضرہ میں مبالغہ بیجا کا رواج خوب عام ہے، آپ اس مبالغہ[1] ضالہ سے پرہیز کریں۔ مولائے کریم جل شانہ آپ کو زمانہ حاضرہ کی بدعت سیئہ سے بچائے۔ آمین۔

اساتذہ بالخصوص مولوی حامد رضا عرف شمس القمر کو سلام کہیں۔

فقط والسلام بدرالدین احمد قادری رضوی بڑھیا

---

[1] حضور صدر ملت علیہ الرحمہ نے مبالغۂ ضالہ سے بچنے کے سلسلے میں اپنے تلامذہ، مریدین

اور متعلقین کو وقتاً فوقتاً یاد دہانی فرماتے رہے۔ اور اپنے بیان، درس و تدریس، مجلسی گفتگو اور خطوط کے ذریعے بھی بچنے کی تاکید کرتے رہے۔ یہاں پر ایک اپنا ذاتی واقعہ قلمبند کر رہا ہوں تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ آپ علیہ الرحمہ زبان و قلم کے معاملہ میں کس قدر محتاط تھے اور اپنے متعلقین کو بھی اسی رنگ میں دیکھنا چاہتے تھے۔ اور ہر عمل میں اللہ و رسول (جلّ جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا فرمان ملحوظ رہتا تھا۔

واقعہ یوں ہے کہ خلیفۂ سرکار حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا صوفی مبین الدین صاحب قبلہ قادری رضوی امروہوی شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ مراد آباد کا جب انتقال ہو گیا اور مجھ فقیر قادری کو خبر ملی تو استاذ گرامی حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ کی خدمت میں عریضہ روانہ کیا جس میں موصوف گرامی قبلہ کے وصال کا تذکرہ کرتے ہوئے میں نے یہ تحریر کیا "حضرت علامہ مولانا مبین الدین صاحب قبلہ امروہوی کے وصال کی خبر سن کر مجھے شدید صدمہ پہونچا"۔ جب حضور والا نے میرا خط وصول فرمایا تو اسے محفوظ طریقے پر اپنے ڈبکس کے اوپر والے خانہ میں رکھ لیا۔ چند ماہ کے بعد مدرسہ غوثیہ بڑھیا میں جلسۂ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا موقع آیا اور مجھ فقیر قادری کو اس کی خبر ملی۔ لہٰذا اس مبارک موقع پر جلسہ میں شرکت اور حضور آقائے نعمت قبلہ کی زیارت کی نیت سے بڑھیا حاضر ہوا۔ وہاں پہونچنے پر بعد نماز ظہر مسجد غوثیہ میں حضور والا سے ملاقات ہوئی۔ سلام و مصافحہ کے بعد حضور نے خیریت معلوم فرمائی پھر کچھ اور باتیں ہوئیں۔ اس کے بعد حضور والا کے ساتھ ساتھ آپ کی درسگاہ میں آ گیا اور جلسہ کے موقع پر آئے ہوئے دور دراز کے مہمانوں میں سے بھی کچھ حضرات آکر آپ علیہ الرحمۃ کے کمرے میں بیٹھ گئے۔ ان میں شہر چھپرہ کے میرے پیر بھائی جناب مولوی غلام مرتضیٰ صاحب قادری رضوی نوری بھی موجود تھے۔

اس موقع پر حضور والا نے مجھ فقیر قادری کو قریب بلایا اور ڈبکس کھول کر ایک خط نکال کر میری جانب بڑھایا اور فرمایا دیکھئے یہ تحریر آپ کی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! یہ میری ہی تحریر ہے پھر حضور والا نے فرمایا ذرا اس جملہ کو پڑھیے

تو میں نے پڑھا "حضرت علامہ مولانا مبین الدین صاحب قبلہ امروہوی کے وصال کی خبر سن کر مجھے شدید صدمہ پہونچا"، اس کے بعد حضور والا نے فرمایا اب رُک جائیے اور بتائیے کہ صدمہ کی تعریف کیا ہے؟ حضور والا کے اس سوال پر میں شرمندہ ہوا اور سر جھکائے خدمت میں حاضر رہا۔ جب کچھ وقفہ گزر گیا تو حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا اب مجھے ہی کو بتانا پڑے گا۔ لیجیے آپ سب لوگ سنیے جب کسی انسان کو کوئی تکلیف پہونچتی ہے تو اس کو رنج کہا جاتا ہے۔ اور جب اس سے آگے بڑھ کر اس تکلیف میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے تو اس کو غم کہا جاتا ہے اور غم میں بہت زیادہ اضافہ ہونے کو صدمہ کہا جاتا ہے۔ یعنی صدمہ کی کیفیت یہ ہے کہ آدمی ہوش میں نہیں رہتا تو بتائیے شدید صدمہ کی صورت میں آدمی کا حال کیا ہوگا؟ اب آپ لوگ اس کا اندازہ لگائیں۔ اگر واقعی مذکورہ کیفیت پیدا ہو گئی تھی تو آپ کا لکھنا بجا ہے اور اگر نہیں تو آپ شرعی گرفت میں ہیں اور اس کا پتہ آپکو بھی نہیں ہے۔

فقیر قادری نے عرض کیا حضور والا! مندرجہ بالا کیفیت کا تو خیال بھی نہیں گزرا تھا اس جواب پر حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا تو پھر آپ نے ایسا کیوں لکھا۔ اس کے بعد بڑی نرمی اور محبت سے مثال دے دے کر نصیحت فرمائی اور یہ بھی فرمایا آج کل مبالغہ ضالہ کا عام رواج ہوتا جا رہا ہے۔ اخبار والے، رسالے والے، ماہنامہ والے یہاں تک کہ اسلامی انجمن اور مدرسے والے بھی جب کبھی کسی کے انتقال کی خبر سنتے ہیں اور تعزیت کے لیے جاتے ہیں یا تعزیت نامہ بھیجتے ہیں تو کہتے اور لکھتے ہیں کہ ہم بھی آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ حالانکہ میت کے گھر والے کے مقابلہ میں ان کی کیفیت ویسی نہیں ہوتی ہے اِلَّا مَاشَاءَ اللہُ۔

لہٰذا آئندہ زبان اور قلم کو بہت زیادہ قابو میں رکھیے۔ میرے آقا مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے "کہ میرے جس اُمتی نے زبان اور شرمگاہ کو قابو میں رکھا تو قیامت کے روز اس کی شفاعت کا میں ضامن ہوں"۔ لہٰذا عام لوگوں کی روش اختیار نہ کیجیے اور ہر جگہ اللہ و رسول (جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے فرمان کو یاد رکھیے۔

فقط عبد الصمد القادری نزیل مدرسہ مسجد گوونڈی ممبئی
۱۶ رذی الحجۃ الحرام ۱۴۱۹ھ جمعہ مبارکہ

مکتوب ۱/۸ بنام مولانا جمال الدین صاحب عرف محمد ثانی صاحبزادہ حضور بحر العلما

۷۸۶
۹۲

شب بست و چہارم ربیع الغوث ۱۴۱۱ھ

عزیزم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

تمہارا دوسرا خط آج شام کو وصول ہوا۔ پہلے خط کا جواب تاخیر سے گیا ہے۔ مسافر کو یہ جائز نہیں کہ جان بوجھ کر دو رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھے۔ ہاں! اگر مسافر نے ظہر یا عصر یا عشاء کی دو رکعت کے بجائے چار رکعت نماز فرض بھول کر پڑھ لیا تو اس کے حق میں دو رکعت نماز فرض ادا ہوگی اور بعد کی دو رکعت نماز نفل بن جائے گی۔ لیکن اگر مسافر نے امامت کی اور بھولکر چار رکعت نماز پڑھائی تو مقتدیوں کی نماز نہ ہوئی ان کو دوبارہ وہ نماز پڑھنا ہوگا۔

جو نماز حالتِ سفرِ شرعی میں قضا ہوگئی اور یاد نہیں ہے کہ کتنی نمازیں اور کن کن وقتوں کی نمازیں قضا ہوئیں تو سب کو پوری پڑھ ڈالے۔ لیکن یہ حکم بطور فتویٰ شرعی نہیں۔ لہٰذا مناسب یہ ہے کہ حضرت مولانا شریف الحق صاحب کی خدمت میں استفتاء بھیج کر فتویٰ حاصل کرو اور پھر اس فتویٰ کی ایک نقل میرے پاس بھیجو۔

جو نمازیں زمانۂ حال میں بحالتِ سفر قضا ہوگئی ہیں اور قضا ہونے کی تاریخ معلوم ہے اسے فوری طور پر پڑھ لیا جائے۔ مثلاً اس مہینے یا اس ہفتہ کے فلاں تاریخ کی فجر یا ظہر یا عصر یا مغرب وغیرہ کی نماز پڑھنے کی نیت کی میں نے۔

فقط والسلام بدر الدین احمد

شب بست و پنجم ربیع الغوث

مکتوب ۲/۸ از رفیع گنج بر مکان عزیز گرامی مولوی عبد الصمد قادری رضوی۔

شب سہ شنبہ ۲۳ رمضان شریف ۱۴۱۱ھ بعد نماز عشاء۔

برخوردار محمد عرف ثانی مولوی جمال الدین! وعلیکم السلام ثم السلام علیکم بارک

Scanned with CamScanner

المولیٰ تعالیٰ سبحٰنہ فی دینك ونور ایمانك وجعلك من عبادہ الصالحین بجاہ رسولہ الکریم علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

تمہارا جوابی لفافہ ملا۔ کوائف سے آگاہی ہوئی۔ خلافِ امید اب دماغی جسمانی کمزوری کا مجھ پر غلبہ ہے بالخصوص خطوط کے جوابات مہینوں سے تشنہ کام رہتے ہیں۔ یہ میرے لیے خوشی کی بات ہے کہ تم نے شریعت کی اشاعت، دین کی حمایت میں قلم اٹھایا ہے۔ مولیٰ تعالےٰ و رسول اعظم صلی اللہ المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا حاصل کرنے کا جذبہ اگر صادق ہے تو حوصلہ افزائی کا انتظار مناسب نہیں جذبۂ صادق کی صورت میں عنایت ربّانی سے بندہ مالامال ہوگا، مگر خالص رضائے الٰہی کے حصول کا جذبۂ صادق، توفیق ربّانی ہی سے ملے گا۔

جو مسودہ تم نے تیار کیا ہے اس کی کتابت صاف صاف کشادہ ہونی چاہیے۔ اور جو مسئلہ حوالہ طلب ہو اس کا حوالہ بھی ذکر کرنا ضروری ہے صفحہ کے دائیں بائیں جگہ کافی چھوڑنا چاہیے۔ اگر تیار شدہ مسودہ میرے لکھنے کے مطابق ہے تو اسے بڑھیا بھیجو ورنہ دوبارہ نظر ثانی کرتے ہوئے مسودہ کا ایک حصہ تیار کرو اور اسے بھیجو۔ خدائے پاک کی رضا حاصل کرنے کے لیے اگر محنت کرنا پڑے تو سرکار اعلیحضرت کو یاد کر کے محنت سے نہ گھبراؤ۔ دوبارہ قلم چلاؤ گے تو مضمون مزید نکھرے گا

حضرت مفتی عبد القدیر صاحب قبلہ کے بارے میں مسموع ہوا ہے کہ موصوف کا زور میڈیکل تعلیم گاہ کی طرف ہو گیا ہے۔ اگر یہ خبر صحیح ہے تو بہت ہی کھٹک کی بات ہے۔ جسم و بدن کی اصلاح کے لیے تو بے شمار ادارے ہیں۔ لیکن روح شریعت کے احیاء کے لیے تو تعلیم گاہ مثل عنقا ہیں۔

تم مولائے کریم جل شانہ کی بارگاہ قدس میں رجوع کرو، سرکار مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں استغاثہ کرو سرکار غوث اعظم جیلانی و سرکار اعلیحضرت بریلوی رضی اللہ المولیٰ تعالےٰ عنہما کے دربار میں استعانت کا گڑگڑاتا ہاتھ پھیلاؤ۔

Scanned with CamScanner

تاکہ عنایت ربانی دستگیری فرمائے۔

شجرہ رضویہ پڑھکر فاتحہ سے فارغ ہوکر اپنے پیرومرشد سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ میں تھوڑی دیر دھیان باندھو۔ فضلِ خداوندی سے قوی امید ہے کہ یہ عمل حل مشکلات کا سامان بنے گا۔

پرسانِ حال کو سلام مسنون ۔ فقط والسلام

بدرالدین احمد قادری رضوی۔

وارد حال رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار۔

مکتوب ۷۱ بنام محمد اسلام صاحب بمبئی۔

برادر ایمانی محمد اسلام خاں وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

آپ کا لفافہ ملا۔ غلام غوث رمنگرا والے کے پاس دین وایمان کی حفاظت کے لیے ایک عدد تعویذ بھیج رہا ہوں۔ مولانا محمد یونس خانصاحب سے اس تعویذ کی نقل تیار کراکر آٹھ عدد تعویذ آپ کو دیا جاتے۔

اگر آپ بیوی والے ہیں تو بیوی کو پردہ میں رکھیے۔ غیر مرد کے سامنے ہرگز ہرگز نہ ہوں اور اپنے بچوں کو خدا اور رسول جل جلالہ وصلی المولیٰ تعالےٰ علیہ وسلم کا نام سکھائیے ان کو بچپن ہی میں نماز کی تعلیم دیں اور تاکید رکھیں۔ آپ کی بیوی نماز پڑھے، حیا باختہ بے پردہ عورت کو اپنی بیوی کے پاس نہ آنے دیں۔ بمبئی کی دنیا میں عورتوں لڑکیوں کا حال بہت برا ہے۔ دین کا تقاضا ہے کہ اپنے بال بچوں کو جہنم سے بچاؤ ان کو اسلامی راستے پر چلاؤ۔ ان کو خلاف شرع لباس پہننے سے روکو۔

غلام غوث کو ساتھ لے کر آپ مولانا محمد یونس صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر میرا اسلام پیش کریں اور ان سے وضو صحیح کرالیں۔

فقط والسلام

بدرالدین احمد

۱۱ ربیع الاول شریف ۱۳۹۸ھ۔

اجازت نامہ:۔ بنام مولانا عبدالہادی صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہِ الْفَخِیْمِ ط۔

میں نے عزیز گرامی مولانا عبید الرضا عبدالہادی قادری رضوی حبیبی استاذ جامعہ فاروقیہ شہر بنارس کو عَلٰی بَرَکَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی ثُمَّ عَلٰی بَرَکَۃِ رَسُوْلِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ دلائل الخیرات شریف ورد کرنے کی بشرائطِ ذیل اجازت دی۔

(۱) اس ورد میں خالص ذکر الٰہی جلّ شانہٗ اور محبت و تعظیم سرکار مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کا قصد ہو۔

(۲) نماز ادا کرنے کا دھیان غالب رکھنا نیز نماز باجماعت پڑھنے کی کوشش کرنا۔ البتہ جہاں امام صحیح وضو والا، صحیح قرأت والا نہ ملے وہاں اپنی نماز الگ پڑھنا جب کہ اپنے لیے امامت کا موقع میسّر نہ ہو۔

(۳) اپنے اہل و عیال، اپنے احباب و معتقدین کو کھری سنّیت کی تعلیم دینا اور ان کو احکامِ شرعیہ پر عمل کرنے کی تلقین کرنا۔

(۴) زمانۂ حاضرہ کے بد مذہبوں خصوصًا وہابیوں، دیوبندیوں سے اللہ و رسول جل شانہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق علیحدہ اور جدا رہنا۔

(۵) دنیا دار، فسّاق و فجار، اہل دوَل کی صحبت سے اپنے کو دور رکھنا۔

(۶) حسبِ استطاعت احقاق و ابطال اور امر بالمعروف، نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہنا۔

(۷) دلائل الخیرات شریف کے ورد کی نعمت پر فضل ربّانی و احسانِ رحمانی کو یاد رکھنا اور اپنی ذات کو عُجب سے بچانا۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی اَفْضَلِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَابْنِہِ السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ ط

Scanned with CamScanner

الجیلانی وشہید محبتہٖ المجدد الاعظم الشیخ احمد رضا البریلوی
الافغانی وآخر دعوانا اَنِ الحمدُ للہِ ربِّ العالمین۔
کتبہ: بدرُالدّین احمد القادری الرضوی النوری
خادم المدرسہ غوثیہ فی بڑھیا
مِنْ اَعمالِ بستی۔
۲۵ رمن ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ

مکتوب ۷۱ ۹۲/۴۸۶

از بڑھیا بنام صوفی علاء الدین صاحب بکارو اسٹیل سیٹی بہار

برادران سنیت جناب صوفی علاء الدین صاحب وارا کین گلشن رضا بکارو اسٹیل سیٹی۔ وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

آج دوشنبہ مبارکہ ۳ رجمادی الاولیٰ ۱۴۰۴ھ مطابق ۶ رفروری ۱۹۸۴ء کو بعونہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ علیہ التحیۃ والثناء شب و روز کی جانکاہ محنت و مشقت کے بعد سوانح اعلیحضرت کی تصحیح اور اضافہ مضامین کی تبییض سے فراغت حاصل ہوئی۔ مجھے ۴ رجمادی الاولیٰ ۴ھ کو بڑھیا سے بمبئی بشرکت عرس حضور مجاہد ملت قبلہ علیہ الرحمہ جانا قطعی ضروری تھا اس لیے درس و تدریس میں تخفیف اور کاموں کو ترک کرکے سارا وقت سوانح اعلیحضرت کی خدمت میں صرف کرنا پڑا تاکہ بمبئی کے سفر سے پہلے کتاب تیار ہو جائے۔ الحمد لِمولٰینا سبحانہ تعالیٰ وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلامُ علیٰ نَبِیِّنا وَ آلِہٖ۔ کام کتنا اہم ہوا ہے وہ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ کام کرتے کرتے دماغ اتنا تھک گیا کہ زیر نظر خط کا لکھنا دشوار معلوم ہو رہا ہے۔

آپ کے تقاضہ کا لفافہ ملا۔ مگر مجھے جواب لکھنے کی فرصت نہ تھی اب سوانح اعلیحضرت سے متعلق ضروری باتیں سنیے۔

(۱) سوانح اعلیحضرت کی کتابت بار بار نہیں کرانا ہے۔ صرف ایک

مرتبہ صاف ستھری کتابت کا انتظام اور پاکیزہ طباعت کا انصرام طے کرلیجیے پھر آئندہ انشاء المولیٰ تعالےٰ کتابت کی ضرورت نہ رہ جائے گی بلکہ ذریعہ فوٹو طباعت کرائی جائے۔ لہٰذا پہلی بار کتابت کرانے کے لیے معلومات حاصل کرکے کسی اچھے خوشخط کاتب کا انتخاب کریں۔

(۲) سوانح اعلیٰحضرت کا مسودہ ذریعہ رجسٹرڈ پارسل روانہ ہے۔ اس مسودہ کی مکمل نقل میرے پاس نہیں ہے اس لیے اس کی حفاظت کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے۔

(۳) کاتب کو سخت ہدایت کردینا ہے کہ صلعم۔ ؐ۔ ؑ۔ رضؓ۔ رحؒ یہ سب بدعت اپنی طرف سے انجام نہ دے۔ ہاں کتاب میں تقویۃ الایمان اور تحذیر الناس کی محولہ عبارتوں میں یہ خرافاتی اشارے ہیں تو اسے جیوں کا تیوں ضرور نقل کردینا ہے۔

(۴) مجسٹریٹ اور جج کے انگریزی فیصلہ کا اصل متن انگلش بھی روانہ ہے۔ سوانح اعلیٰحضرت ص ۲۱۲ سطر ۱۳ کی کتابت کے بعد ذیل کی سرخی :

" مجسٹریٹ اور جج کے فیصلوں کا اصل انگریزی متن "

اور اس کے نیچے کے مضمون کی کتابت کرنا ہے پھر اس صفحہ پر کچھ لکھنا نہیں ہے۔ اگر صفحہ میں جگہ باقی رہ گئی صفحہ خالی رکھنا ہے اب اس کے بعد انگریزی متن رہے گا انگریزی متن کے بعد اب نئے صفحہ پر سوانح اعلیٰحضرت ص ۲۱۲ کے بقیہ مضمون کی کتابت شروع کرنا ہے۔

(۵) زیر نظر سوانح اعلیٰحضرت کا جو سائز ہے وہ مجھے قطعی پسند نہیں اس لیے میں دو سائز بھی بھیج رہا ہوں۔ انھیں دو سائز میں سے جس سائز پر چاہیں کتابت کراویں۔

(۶) انگریزی متن کے صفحہ کی گنتی اُسی ترتیب سے رکھنا ہے جس ترتیب سے پوری کتاب میں ہے۔

(۷) کتاب کے مطالعہ ہی سے آپ لوگ اندازہ کرلیں گے کہ کتاب کتنی اہمیت کی حامل ہے۔ اس لیے ایسا نہ ہو کہ فلاں جلسہ یا کانفرنس میں کتاب طبع کراکر جلد سے جلد پہونچانا ہے اس لیے عجلت میں کتاب غلط سلط چھپواکر شائع کردیں۔ خبردار، خبردار! دیر آید درست آید کے پیش نظر کتاب کو صحت کے ساتھ پاکیزہ حالت میں طبع کرانے کی دھن رکھیں۔ بحمدہ تعالیٰ کتاب کی ملنگ تو آج کئی سال سے جاری ہے۔ انشاء المولیٰ تعالےٰ کتاب چھپنے پر سڑنے گلنے نہ پائے گی۔

(۸) کاتب حضرات کتابت کے عمل میں لاپروائی سے بہت غلطیاں کرتے ہیں اس لیے کتابت مکمل ہوجانے پر کتابت شدہ کاپیوں کی تصحیح نقل مجبوراً مجھے انجام دینا ہے اس کا خیال رہے۔ کاپیوں کو آپ کا کوئی خاص آدمی بڑھیا لائے اور تصحیح کرانے کے بعد واپس لے جائے۔

بریلی شریف میں آپ نے جو روپیہ مدرسہ غوثیہ بڑھیا کو چندہ دیا تھا اس کی رسید روانہ ہے۔

سب برادران اہل سنت کو سلام عرض ہے۔ فقط والسلام

بدرالدین احمد قادری رضوی۔

Scanned with CamScanner

ایک اہم مکتوب

حضرت شیخ طریقت علامہ بدرالدین احمد قادری رضوی گورکھپوری قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کا ایک اہم مکتوب جسے موصوف نے احمد حسین قادری کے نام لکھا تھا۔ از برٹھیا، ۲۵ شوال ۱۳۹۹ھ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۹ء

برادر سنیت وعلیکم السلام ثم السلام علیکم
آپ کے جوابی خط آئے ہوئے عرصہ ہوگیا۔ آپ کو انتظار کی زحمت ضرور ہوئی ہوگی۔ یکسوئی نہ ہونے کی وجہ سے جواب لکھنے میں دیری ہوئی معذرت خواہ ہوں۔ آپ کی تحریر میں جوش کا پیمانہ چھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ کی جوش بھری تحریر کا ایک نمونہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

"مسٹر شبلی نعمانی اور ندوہ کی کتابیں پڑھ چکا اور پڑھ رہا ہوں مگر ہم شیر بیشۂ اہل سنت کے خادموں سے ہیں اور نجدی دشنامی میرا عقیدہ بگاڑنے کی مجال ہی کب رکھتے ہیں ان کی دہقانیت بولہبی سے میں سخت بیزار ہوں اور یہ واقعی دین کے دشمن ہیں اور ان کے لٹریچر مودودی کی طرح شہد میں زہر پلانے کا رول اور پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ میں سرکار مفتیٔ اعظم ہند بریلی شریف جیسے ولیٔ کامل اور بزرگ ہستی سے بیعت پاچکا ہوں۔"

حضرت شیر بیشۂ اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان اور سرکار مفتی اعظم

ہند دامت برکاتہم العالیہ کے شجرۂ مبارکہ میں ضروری ہدایات کے تحت ہدایت نمبر ایک یوں ہے۔

(۱) "مذہب اہلسنت وجماعت پر قائم رہیں جس پر علماء حرمین شریفین ہیں۔ سنیوں کے جتنے مخالف مثلاً وہابی، دیوبندی، رافضی، تبلیغی، مودودی، ندوی، نیچری، غیر مقلد، قادیانی وغیرہ ہیں سب سے جُدا رہیں اور سب کو اپنا دشمن اور مخالف سمجھیں، ان کی بات نہ سنیں، ان کے پاس نہ بیٹھیں، ان کی کوئی تحریر نہ دیکھیں کہ شیطان کو پناہ بخدا دل میں وسوسہ ڈالتے کچھ دیر نہیں لگتی۔"

آپ غور کریں جب آپ سرکار شیر بیشۂ اہلسنت کے نام لیوا اور سرکار مفتی اعظم ہند کے مرید اور غلام ہیں تو دشمن دین شبلی نعمانی اور مودودی کی تصنیفات کے مطالعہ کا حق آپ کو کہاں سے ملا کیا پیر و مرشد کی تحریری ہدایت کے خلاف چلنے سے کامیابی مل سکتی ہے؟۔ ایمان وعقیدہ کی حفاظت و بقاء کے معاملہ میں اپنی ذات پر بھروسہ ایک سنگین دھوکہ ہے۔ کنعان[۱] جو ایک جلیل الشان پیغمبر کا بیٹا تھا اس نے اپنی ذات پر بھروسہ کیا گمراہ اور منافق ہو کر ہلاک ہوا۔ قارون حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے خاندان کا تھا اور حضرت کا خادم اور صحابی تھا اس نے اپنی ذات پر بھروسہ کیا اور مردود ہو کر تباہ ہو گیا۔ حضرت سعد[۲] بن وقاص فاتح ایران صحابیٔ رسول کا بیٹا عمرو بن سعد محدث تھا، تابعی تھا، عالم تھا اس نے اپنی ذات پر بھروسہ کیا۔ سیدنا امام حسین رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کی اطاعت کے بجائے سرکشی کی۔ میدان کربلا میں امام کے خلاف ہو کر جنگ کی۔ رے کی حکومت

---

[۱] سیدنا حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیٹا تھا۔ [۲] عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں۔

بھی نصیب نہ ہوئی اور جان سے مارا گیا۔ جس کے پاس لید اور گوبر سے بھرا
سرمایہ ہے اسے لید اور گوبر کی حفاظت کی ضرورت نہیں لیکن جس کے پاس
دس لاکھ کا ہیرا ہے اسے اپنے ہیرے کی حفاظت کے لیے ہردم چوکنا اور ہوشیار
رہنا ہوگا اور جو یہ سمجھے کہ میرا ہیرا کوئی دشمن چھین نہیں سکتا اس لیے اس کی
حفاظت کا کما حقہٗ انتظام نہیں رکھتا تو بہت بڑا خطرہ ہے کہ پناہ بخدا
اس کا ہیرا دشمن چھین لے گا ابلیس ایمان کے ہیرے کا بہت بڑا طاقتور
دشمن ہے اور اس کو انسانوں کے دل پر وسوسہ ڈالنے پر قابو دیا گیا
ہے، دشمنانِ سنّیت کی تصنیف کا مطالعہ کرنے والا مطالعہ کرتا جا رہا ہے
ابلیس تاک اور گھات میں ہے اگر اس نے سنّیت کے خلاف کسی عقیدہ کو دل میں جما دیا تو
مطالعہ کرنے والا کیا کر سکتا ہے؟ آپ کہیں گے کہ پیرانِ کرام کی نگاہِ عنایت شیطان
کے وسوسے سے بچالے گی لیکن جب پیرانِ کرام کی ہدایت کے خلاف چل رہا ہے
تو ان کی نگاہِ عنایت کا مستحق ہی کہاں رہ گیا۔ اب تو وہ نگاہِ قہر کا حقدار بن
گیا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ط

علمائے اہلِ سنّت نے تقریباً ہر موضوع پر کتابیں تحریر فرمائیں
ہیں۔ کتابوں کی کمی نہیں ہے اچھے پیمانہ پر ان کی کتابت، طباعت نشر و
اشاعت کی کمی ہے۔ پورے ہندوستان میں سُنّیوں کے لٹریچر کی
طباعت و اشاعت کا کوئی قومی ادارہ نہیں ہے جیسا کہ مخالفین اہلِ سنّت
کے اپنی تصنیفات کی طباعت و اشاعت کے لیے دسیوں قومی ادارے
قائم ہیں مثلاً دَارُالمُصَنِّفِین اعظم گڈھ، نَدْوَۃُ المُصَنِّفِین لکھنؤ، دَارُالسَّلفِیَّہ بمبئی
ادارۂ دینیات نظام الدین، ادارۃ الحسنات رام پور وغیرہ وغیرہ۔
ہمارے یہاں شخصی طور پر گھٹیا کتابت کرا کے تھوڑی قیمت پر بھونڈی طباعت

کرا کے بطور خود کتابیں فروخت کرتے رہتے ہیں ان کتابوں کی ظاہری شکل و صورت ایسی نہیں کہ دیکھنے والا لپک کر خرید لے۔

ضرورت تھی کہ زمانۂ حال کے مذاق و مزاج کے مطابق تصنیفاتِ اہلِ سنت کی ستھری کتابت کرائی جاتی سرخی اور عنوان جلی قلم سے ہوتے۔ ہر دو جملہ کے درمیان ڈیش لگایا جاتا۔ ضرورت کے مطابق پیراگراف بدلا جاتا پھر کتابت شدہ کاپی کی تصحیح نقل اور اصلاح کی جاتی بعدہٗ عمدہ طباعت کرائی جاتی لیکن ایسا نہیں ہو رہا ہے کیونکہ ادارہ قومی نہیں بلکہ شخصی ہے جو فوری نفع کثیر کا طالب ہے۔

جاء الحق ایک ضخیم کتاب ہے جس میں میلاد شریف، عرس، نیاز، فاتحہ، علمِ غیب، اہلِ قبور سے امداد وغیرہ پچاسوں مسائل کا بیان اور مخالفین کے اعتراضات کا تحقیقی مدلل جواب ہے لیکن جس ستھرے طرز پر کتاب چھپنی چاہیے اس طرز پر نہیں ہے۔

حضرت مولانا ارشد القادری کی کتاب تبلیغی جماعت، اسلامی جماعت، زلزلہ بہت عظیم وجلیل تصنیف ہے لیکن زلزلہ کی لکھائی چھپائی قابلِ رحم ہے اور پھر ان کتابوں کی اشاعت محدود ہی سطح پر رہ گئی اگر ان کتابوں کی اشاعت ہندوستان کے ہر چہار طرف ہو جائے تو انشاء المولیٰ تعالیٰ تبلیغیت اور مودودیت کا قافیہ تنگ ہو جائے گا۔ لیکن اشاعتِ عام کا کام قومی ادارہ کے بل پر ہو سکتا ہے۔ شخصی ادارے اس خدمت کو انجام نہیں دے سکتے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ رَبُّنَا وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ سنّی علماء تحریر پہ زیادہ زور دیں یہ ان کا زبانی دل بہلاؤ جملہ ہے۔ ایسے لوگوں سے پوچھیے کہ سنّی علماء کی تحریرات کی طباعت و اشاعت کا کام کون کرے گا۔

بہار شریعت جیسی جلیل القدر فقہی مسائل کا خزانہ کی طباعت واشاعت اگر کوئی سُنّی قومی ادارہ کیے ہوتا تو آج دہلی کے ہندو مشرک کو بہار شریعت کو مسخ کر کے شائع کرنے کی کیوں کر ہمت ہوتی۔ سُنّی علماء کو زیادتی تحریر کا مشورہ دینے والے پہلے بہار شریعت کی صحیح کتابت وطباعت کا انتظام سوچیں، راہ پیدا کریں ورنہ زبانی تنقید وتبصرہ سے کوئی کام بنا ہے اور نہ بنے گا۔

فقط

بدر الدین احمد مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی، (یوپی)

مکتوب ۷۱

از بڑھیا ۷۸۶/۹۲ بنام عبدالصمد القادری الرضوی النوری

عزیزم وعلیکم السّلام ثم السّلام علیکم۔

بریلی شریف میں عرس رضوی کے موقع پر جو ملاقات ہوئی اس کے بعد عرصۂ دراز تک آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ اب بمبئی سے واپس آنے پر آپ کا خط ملا ہے، جس میں واپسی کے لیے ایک کارڈ رکھا ہوا تھا۔ میں نے مہ پارہ عزیزہ کے لیے مسلسل دعائیں کیں۔ لیکن پریشانی یہ کہ خیریت کا کوئی خط نہیں آرہا ہے۔ اب بحمدہٖ تعالیٰ آپ کے خط سے خیر و عافیت کا حال معلوم ہوا۔

جو صاحب حدائق بخشش کے استغاثہ والے اشعار سے تعویذ کی اجازت مانگتے ہیں ان کو آپ وہ اشعار لکھ کر اجازت دے دیں۔ آپ احکام شریعت میں ان مقام کا ضرور بالضرور مطالعہ کرلیں جس میں یہ بحث ہے کہ کن کن صورتوں میں عورتیں باہر جاسکتی ہیں اور کن کن صورتوں میں نہیں؟

سوانح اعلیٰحضرت میں بے شمار کتابت اور طباعت کی غلطیوں کا انبار ہے، پرسان حال کو دعا۔ فقط بدرالدین احمد

۱۸ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۵ھ

6/592

مکتوب ۷۲ ۷۸۶/۹۲

از بڑھیا ۱۲ر صفر ۱۴۰۸ھ

عزیز گرامی وعلیکم السلام ثم السّلام علیکم۔

آپ کے دونوں خطوط وصول ہوئے۔ حضرت ربّ العزّت جلّ شانہٗ کے بھروسے پر قوی ارادہ کرلیا ہے کہ بریلی شریف حاضری دوں اور عرس رضوی میں شرکت کروں۔ ساتھ میں مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی رسید بھی رہے گی۔

خالص دنیوی مفاد سے ہٹ کر مدرسہ کو چلانا ہے۔ پھر انشاءاللہ المولیٰ تعالیٰ تائیدِ ربّانی کا نزول ہوگا۔ یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ مدرسہ اور مسجد کے لیے زمین حاصل

ہو گئی ہے۔ فالحمد لربنا الکریم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ المکین وعلیٰ الہٖ وصحبہٖ اجمعین۔ عزیزہ مہ پارہ کا حال نہیں لکھا۔ ایک خط دیوان بیگ کے پتہ پر میں نے روانہ کیا ہے۔ پرسان حال برادران اہل سنت کو سلام مسنون عرض ہے۔ فقط والسلام

بدرالدین احمد

مکتوب ۳۷ بنام عبدالصمد القادری خادم عفور والا علیہ الرحمہ

از بڑھیا ۷۸۶/۹۲ یکم صفر ۱۴۰۵ھ

عزیزم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

آج صبح کو درسگاہ میں پوسٹ مین آپ کا لفافہ دیا پڑھکر حالات معلوم ہوئے۔

کنزالایمان ترجمۂ قرآن مجید مختلف مطابع سے چھپ کر شائع ہوا مگر کتابت کی غلطی سے کوئی بھی نسخہ محفوظ نہیں۔ حد یہ کہ جو نسخہ حضرت سیدنا صدرالافاضل علیہ الرحمۃ والرضوان کی نگرانی میں چھپا وہ بھی کتابت کی غلطی سے محفوظ نہیں۔ ضرورت ہے کہ اصل قلمی نسخہ سے موجودہ نسخہ کی تصحیح نقل کی جائے۔ اصل نسخہ مولانا ظفرالدین صاحب کے کتب خانہ میں ہونا چاہیئے۔

آپ غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھیں اور بارگاہ احدیت جل جلالہٗ میں یوں کریں۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! جب تو مجھے شفایاب فرما دے گا تو میں بعونہٖ تعالیٰ اعلیحضرت کے ترجمۂ قرآن کی اصل نسخہ سے تصحیح نقل کا فریضہ انجام دوں گا۔

آپ نے عرس رضوی وعرس نوری کی شرکت کے لیے بار بار لکھا ہے، بکارو اسٹیل سٹی سے صوفی علاء الدین صاحب نے بھی لکھا ہے۔ میں عزم مصمم رکھتا ہوں کہ انشاء المولیٰ تعالےٰ عرس رضوی میں حاضری دوں گا۔ خط بھیج کر یا بریلی شریف پہنچ کر حضرت مولٰنا نعیم اللہ خاں صاحب کے ذریعہ قیام کی جگہ ٹھیک کرا دیں۔

تقلید کی بحث پر اگر کوئی کتاب نظر پڑے تو خیال رکھیں گے۔
فقط والسلام بدرالدین احمد، بڑھیا۔

مکتوب ۴

از بڑھیا بنام عبدالصمد القادری ۸۶/۹۲ ۱۹ر صفر ۱۴۰۵ھ۔

عزیزم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔
جواہر المنطق کی کتابت شدہ کاپیوں کی اصلاح میں عرصۂ دراز صرف ہوا پھر سوانح اعلیحضرت کی کاپیوں کی تصحیح میں بھی خلافِ توقع زیادہ وقت صرف ہوا ان مصروفیات کے سبب بہتیرے خطوط تشنۂ جواب ہیں۔
منجھار کے پتہ پر میں نے خط بھیجا، شاید آپ تک نہیں پہونچا۔ آپ کی شفاؤ صحت کے لیے نماز غوثیہ میں دعاء کرتے ہوئے دو چلہ (۴۰ دن۔ ۴۰ دن) سے زیادہ ایام گزر چکے ہیں۔ حضرتِ ربّ العزۃ مجدہ قبول فرمائے۔
نورانی شاہ مع اپنی والدہ ننیھال گئے ہوئے ہیں۔
آپ کے بار بار لکھنے کے باعث عرس رضوی بریلی شریف میں حاضری دینے کے لیے اپنے کو تیار کر رہا ہوں۔ طیبہ خاتون بنتِ اشرف وغیرہ کے لیے شجرہ عرس رضوی کے موقع حاصل کرلیا جائے
فقط والسلام بدرالدین احمد

مکتوب ۵

۸۶/۹۲

از بڑھیا

۲۲ر رجب المرجب ۱۴۰۳ھ

عزیزم! وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔
ایک تفصیلی لفافہ میں نے آپ کے نام بھیجا ہے۔ میری یہ دیرینہ تمنا تھی کہ مشائخ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی سوانح عمری اگرچہ مختصر ہو مرتب ہو کہ شائع کی جاتے۔ مولیٰ عزّوجلّ ہمارے بنارسی رضوی برادر کو حوصلہ عطا فرمائے موصوف کو مارہرہ شریف سے رابطہ قائم کرنا ہوگا۔ بدایوں شریف سے کتابیں شائع ہوئی ہیں

مصنفین کی کتابوں میں حوالہ نظر سے گزرا ہے لیکن اصل کتاب دیکھنے میں نہیں آئی ہے تو موصوف بدایوں سے بھی رابطہ قائم کریں۔

دن رات کی کوشش کے باوجود ابھی سوانحِ اعلیحضرت کی خدمت سے فراغت نہیں ملی۔ آزاد و سرسید وغیرہ کے کفری عقائد کی معلومات کے لیے تجانب اہلِ سنّت کی ضرورت ہے۔ آپ سنّی حضرات کے نجی کتب خانہ سے پتہ لگائیے بالخصوص حضرت مولینا عبدالحمید علیہ الرحمۃ کے خاندان سے معلوم کیجیے باقی فرصت معدوم ہے۔ اتنی ہی تحریر پر اکتفاء ہے۔ سب حضرات کو سلام مسنون عرض ہے۔

خط کے شروع میں آپ نے جو القاب مجھے عنایت کیے ہیں وہ مبالغہ کی حد سے باہر ہے۔ فقط والسلام۔ بدرالدین احمد قادری رضوی

بڑھیا۔

مکتوب ۷۶

از بڑھیا۔ ۱۲ صفر ۱۴۰۸ھ بدھ ۸۶/۹۲

عزیزم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

آپ کے دو خطوط مکتوبہ ۲۴ محرم و ۲۶ محرم وصول ہوئے۔ فضلِ ربّانی کے بھروسہ پر امسال عرس رضوی میں شرکت کے لیے بریلی شریف حاضر ہونے کا قوی ارادہ ہے۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی رسید بھی ساتھ میں لاؤں گا۔

یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ مدرسہ اور مسجد کے لیے زمین حاصل ہوگئی ہے۔ یہ خیال رہے کہ بورڈ کا مزاج رکھنے والے طلبا، اساتذہ، اراکین، ممبران کا تعلق مدرسہ سے نہ ہونا چاہیے ورنہ آئندہ محنت ضائع ہوجائے گی۔ مولانا کوثر صاحب جیبرہ میں کام کر رہے ہیں۔ اپنے مدرسہ میں انھیں لڑکوں کا داخلہ قبول کرتے ہیں جو بورڈ سے زندگی بھر الگ رہنے کا عہد کرتے ہیں۔ عزیزہ مہ پارہ اور ان کے والدین کو سلام۔ فقط والسلام

بدرالدین احمد بڑھیا

مکتوب ۷۶ ۷۸۶/۹۲

از بڑھیا۔ بنام مولینا عبدالصمد قادری

عزیزم وعلیکم السلام ثم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔[عل۱]

ہوسکتا ہے کہ امسال انشاء المولیٰ تعالےٰ رمضان شریف کا مہینہ آپ کے ساتھ[ع۲] رہ کر گزرے۔

دیوہ شریف میں میرے بھانجے مولوی فیض احمد علالت میں مبتلا رہتے ہوئے وقت گزار رہے ہیں۔ ہارنیاں کا آپریشن ان کا طے کیا جارہا ہے۔ صوفی لعل محمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ آپریشن پر روپے کا زیادہ خرچ ہوگا۔ میں نے لکھدیا ہے کہ کچھ روپیہ میں نے پہلے ہی دوا کے سلسلے میں مولوی فیض احمد کے پاس جمع کردیا ہے، اسے اور کچھ احباب سے چندہ لے کر آپریشن کا انتظام ہونا چاہیئے۔ پورا نہ پڑے تو قرض سے کام لیجیے۔ میں انشاء المولیٰ تعالےٰ قرض ادا کروں گا۔

اس سلسلہ میں آپ کو اطلاع کر رہا ہوں کہ کنیز فاطمہ اور اس کی والدہ کی طرف سے دفع بلا کے لیے کچھ پیسے نکال دیں اور اپنے احباب سے بھی صدقہ نکلنے کا چرچا کردیں اور سب پیسے اس پتہ پر بذریعہ یا منی آرڈر روانہ کردیں۔

”مولوی لعل محمد صاحب آستانہ عالیہ دیوہ شریف ضلع بارہ بنکی۔ یوپی“

عزیزہ مہ پارہ اور پرسان حال کو سلام۔ فقط والسلام۔

کوپن میں امدادی رقم ظاہر کردیں۔

بدرالدین احمد

۶ رجب ۱۴۱۱ھ

عل۱ جواب سلام میں تکرار حضور والا نے اس لیے فرمایا کہ اس خادم کے دو خطوں کے جواب میں یہ مکتوب تحریر فرمایا ہے۔

ع۲ ماہ رجب المرجب ۱۴۱۱ھ میں حضور آقائے نعمت سرکار بدر ملت علیہ الرحمۃ نے اس خادم راقم الحروف کے نام اپنا والا نامہ روانہ فرمایا اور اواخر شعبان المعظم

سنہ ۱۴۱۱ھ میں خود بہ نفس نفیس خادم سفر مع مولوی یار علی پلاموی اس بے نوا کے غریب خانہ قادری منزل، رضوی گلی، محلہ بابو گنج، قصبہ رفیع گنج تشریف لائے اور تقریباً ۴ روز قیام فرمایا۔ چونکہ مخدوم گرامی قبلہ بہ نیت مسافر قیام پذیر تھے اس لیے ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۱ھ میں پہلی بار اجھر شریف ضلع اورنگ آباد (بہار) سرکار بغداد کے پوتے سید شاہ محمد القادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دی اور حضرت مولانا الحاج سید اصغر امام صاحب قبلہ قادری (صدر المدرسین جامعہ فاروقیہ بنارس) سجادہ نشین آستانہ قادریہ اجھر شریف کے مہمان رہے اور وہیں شب گزاری فقیر راقم الحروف حضور والا کے ساتھ ساتھ رہا اور نماز فجر سے فارغ ہو کر آستانہ پاک پر آخری حاضری دے کر بذریعہ بس رفیع گنج قادری منزل واپس ہوئے۔

پھر ۲۳ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۲ھ کو عزیزی محمد موسیٰ رضوی سلّمہ کی دعوت پر حضور والا میرے آبائی وطن موضع منجھار گھوئی ریلوے اسٹیشن ٹرین سے اتر کر تقریباً ۴ کلو میٹر پا پیادہ چل کر تشریف لے گئے اور پھر اسی طرح واپس بھی ہوئے اس لیے کہ کوردہ دیہات ہونے کے باعث سواری کی سہولت نہیں تھی۔ وہاں دو شب قیام کیا اور محفل میلاد شریف میں ایمان افروز بیان بھی فرمایا۔ پھر ۲۵ ویں رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۲ھ نماز صبح سے فارغ ہو کر بذریعہ ٹرین رفیع گنج قادری منزل واپسی ہوئی اس سفر میں بھی یہ خادم راقم الحروف ساتھ ساتھ رہا۔

۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۲ھ کو ہلال عید دیکھ کر آپ نے دعا پڑھی پھر اس خادم کو طلب فرمایا اور ۲۱ روپے عنایت فرماتے ہوئے حکم دیا کہ اس رقم سے تبرک برائے میلاد شریف بازار سے لے آیئے۔ آج کی مبارک رات میں صبح صادق سے پہلے محفل میلاد شریف منعقد کیا جائے گا۔ تبرک لانے کے بعد حضور والا کی خدمت میں اس خادم نے عرض کیا کہ رات کے وقت لوگ محفل پاک میں نہیں پہونچ سکیں گے اس لیے نماز عید ادا کرنے کے بعد دن گزار کر بعد نماز مغرب پروگرام رکھ دیا جائے۔ اس وقت حضور قبلہ نے فقیر کے اس مشورے کو قبول فرمالیا مگر تھوڑی ہی دیر کے

Scanned with CamScanner

بعد مجھے قریب بلایا اور فرمایا۔ ارے بھائی! محفل میلاد شریف صبح صادق ہی کے وقت منعقد کیا جائے گا ورنہ میرے معمول میں فرق ہو جائے گا۔ اس پر پھر اس خادم نے دبی درخواست کیا کہ باہر سے دینی بھائی جمع نہ ہو سکیں گے۔ اس پر حضور والا قبلہ نے فرمایا۔ لوگ نہیں جمع ہوں گے تو کیا ہوگا۔ آپ ہیں اور کنیز فاطمہ کی والدہ ہیں میں ہوں جوڑیئے کتنے افراد ہوئے؟ فقیر نے عرض کیا حضور چار ہو گئے۔ اس پر پھر حضرت قبلہ نے فرمایا ہم چاروں پر کراماً کاتبین فرشتے آٹھ ہیں۔ اب بتایئے کتنے ہوئے؟ فقیر نے جواب دیا بارہ ۱۲ ہو گئے۔ بعدہٗ حضور والا نے فرمایا بس کافی ہیں، ہاں قبل از وقت بیدار ہو جانا ہے تاکہ ضروریات سے فارغ ہو کر باطہارت محفل پاک آغاز کر دیا جائے۔ لہٰذا تقریباً ۲ بجے شب میں حضور والا بیدار ہو گئے اور حضرت علیہ الرحمہ کے ساتھ ہی خادم کی بھی آنکھ کھل گئی ضروریات سے فارغ ہو کر با اطمینان سنت کے مطابق وضو فرمایا بعدہٗ عمامہ شریف زیب سر کیا خوشبو لگائی پھر خطبہ مسنونہ سے محفل میلاد شریف شروع فرمایا اس کے بعد امام اہل سنت سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلام " وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں۔!!

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

انتہائی محبت بھرے انداز میں پیش کیا حضور والا کے بغل میں یہ خادم بھی ساتھ ساتھ پڑھتا رہا اور ٹھیک صبح صادق کے وقت دو زانوں بیٹھ کر فرمایا آپ لوگ ادب میں اضافہ کر لیں کہ سرکار کے آمد آمد کا مختصر تذکرہ ہونے جا رہا ہے۔ بغور سنیں اور دھیرے دھیرے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا وظیفہ کرتے رہیں اور مدینے والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کی جانب لو لگائے رہیں پھر سرکار اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ کے منجھلے بھائی استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا قبلہ نوری بریلوی علیہ الرحمہ کے منظوم میلاد شریف کے اشعار

صبا نے کس کی آمد کی سنائی   مراد بلبل بیتاب لائی

درد بھرے انداز میں پڑھا اور والہانہ انداز میں بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ وسلام

پیش کیا پھر ایصالِ ثواب اور حضرت قبلہ کی دُعا پر محفلِ میلاد شریف کا اختتام ہوا اور نمازِ فجر کی اذان ہوئی حضرت قبلہ کی اقتدا میں نماز ادا کی گئی بعدہٗ حضور وَالا نے تھوڑی دیر آرام فرمایا۔ بیدار ہونے کے بعد ضروریات سے فارغ ہوکر مسنون طریقہ پر غسل فرمایا اور لباسِ فاخرہ میں ملبوس ہوکر دھیرے دھیرے تکبیر کا وِرد فرماتے ہوئے رفیع گنج بازار کی قدیم سُنّی مسجد تشریف لائے۔ پہونچنے کے بعد حضور وَالا نے اس فقیر قادری کو نماز پڑھانے کا حکم صادر فرمایا مگر اس خادم نے عرض کیا کہ آج ہم لوگوں کی دلی تمنا یہی ہے کہ ہم سب حضور وَالا کی اقتداء میں نمازِ عید ادا کریں۔

حضور سرکارِ آقائے نعمت اس خادم پر بے حد کرم فرماتے تھے لہٰذا فوراً ہی عرضی قبول فرمائی اور اپنی زندگی کی آخری نمازِ عید حضور وَالا نے اس خادم کے یہاں ادا فرمائی۔ اس لیے کہ دوسرے سال عید سے قبل ہی اللہ کے پیارے ہوگئے۔ اب عید کے دوسرے روز میرے ہم سبق ساتھی مولانا سید لیاقت علی صاحب رضوی اکبرپور ضلع روہتاس سے حضور وَالا سے ملاقات کے لیے قادری منزل رفیع گنج آئے اور اپنے گھر کے لیے حضور وَالا کی خدمت میں دعوت پیش کی۔ آپ علیہ الرحمۃ نے ان کی دعوت اس شرط پر منظور فرمائی کہ فقیر کی جانب اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ اگر ساتھ یہ رہیں گے تو دعوت قبول ہے لہٰذا حضور قبلہ کو ہمراہ لے کر میں ۳ شوال المکرم ۱۴۱۱ھ جمعہ کو بعد نمازِ فجر روانہ ہوا ساتھ میں مولوی یار علی بھی رہے اور دس بجے دن میں اکبرپور ان کے دولت خانہ پر پہونچے اور ایک شب حضرت قبلہ نے وہاں قیام فرمایا اور دوسرے روز مولوی یار علی متعلم مدرسہ غوثیہ بڑھیا کو ہمراہ لے کر ضلع پلاموں کا دینی سفر فرمایا اور یہ خادم حضور وَالا سے اجازت لے کر اپنے غریب خانہ واپس ہوگیا۔ اور حضرت تبلیغ سنیت فرماتے ہوئے ۹ شوال ۱۴۱۱ھ پھر رفیع گنج اس خادم کے غریب خانہ قادری منزل تشریف لائے اور یہاں نمازِ عصر و مغرب ادا فرمائی اور ۱۰ ویں شوال ۱۴۱۱ھ کی رات ہی میں بذریعہ ٹرین پٹنہ ہوتے ہوئے چھپرہ کے لیے روانہ ہوگئے اور صبح سویرے وہاں مدرسہ نوریہ دولت گنج چھپرہ پہونچے اور دو تین روز قیام فرماکر سنیت و مسلکِ رضویت کی تبلیغ فرمائی

بعدہٗ وہاں سے بفضلہ تعالیٰ مدرسہ غوثیہ پڑھیا کے لیے بخیریت واپسی ہوئی۔
مذکورہ سفر سے قبل تین بار اور بھی اس فقیر قادری پر حضور والا نے کرم فرمایا تھا اور سفر کے تمام تر صعوبتوں کو برداشت فرما کر غریب خانہ پر تشریف لائے تھے ان تینوں سفروں کا بھی مختصر خاکہ تحدیثِ نعمت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

مجھ حقیر کے گھر تشریف لانے سے قبل

جب میں حضور والا کے ساتھ بحیثیت خادم کہیں جاتا تھا اور آپ علیہ الرحمۃ کے طریقۂ تبلیغ اور غربائے اہل سنت پر شفقت و محبت کا انداز دیکھتا تو میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی کہ کاش حضور والا ہمارے غریب خانہ پر بھی کبھی قدم رنجہ فرماتے تو غریب خانہ اور علاقہ میں سنیت کا نور پھیل جاتا۔ اسی جذبۂ صادق کے تحت حضور والا کی خدمت میں دعوت پیش کیا اور حضور والا نے قبولیت سے سرفراز فرمایا اور سب سے پہلی بار تعطیل کلاں شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ میں میرے آبائی وطن موضع منجھار ضلع اورنگ آباد تشریف لائے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سے گیارہ روز قیام فرمایا اور تقریباً روزانہ قرب و جوار میں حضرت قبلہ کا بیان ہوتا رہا اس موقع پر خادم سفر کرم فرما گرامی قدر صوفی لعل محمد صاحب قبلہ برکاتی چین شاہ کھٹوری دیوہ شریف اور مولوی تطہیر صاحب محمد پوری ضلع بستی ساتھ ساتھ رہے۔ بیچ میں دو روز کے لیے مخدوم الملک حضرت سیدنا شیخ شرف الدین احمد ابن یحییٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں حاضری دی۔ دیوہ شریف والے صوفی صاحب قبلہ موصوف اور یہ راقم الحروف حضور والا کے ساتھ ساتھ خادم سفر رہے۔ غریب خانہ سے بعد نماز عصر روانگی ہوئی رات شہر گیا خانقاہ بیت الانوار میں قیام فرمایا اور صبح سویرے وہاں سے چل کر بہار شریف ۸ بجے صبح بڑی درگاہ سرکار کے آستانۂ پاک پر حاضری دی اور بڑی رقت انگیز دعا مانگی اور دن بھر اور رات بھر وہیں مقیم رہے اور دوسرے روز صبح ۹ بجے چل کر راجگیر سرکار مخدوم الملک کے چلہ گاہ پر حاضری کے لیے پہونچے یہاں پر سرکار مخدوم کی کرامت دیکھنے

کوملی کر پہاڑی سے ایک چشمہ جاری ہے جس کا پانی نہایت ہی لطیف اور ہلکا گرم ہمہ وقت نکلتا رہتا ہے اس چشمے میں حضور والا نے غسل فرمایا اور ساتھ میں ہم لوگوں نے غسل کیا پھر نماز ظہر ادا کی گئی اور چلّہ شریف کی حاضری کے بعد پھر حضور والا کو لے کر رات میں اپنے غریب خانہ پر بخیریت واپسی ہوئی اور پھر چند روز قیام فرمانے کے بعد حضور والا مدرسہ غوثیہ بڑھیا کے لیے روانہ ہو گئے۔

دوسری بار پھر تعطیل کلاں شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مطابق مئی ۱۹۸۴ء میں فقیر قادری کے عقد مسنونہ میں تقریباً مدرسہ غوثیہ بڑھیا سے ۶۰۰ کیلو میٹر کا فاصلہ طے فرماکر آبائی وطن منجھار تشریف لائے اور حضور والا برات میں بھی شریک رہے اور ۲۰ شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ کو صبح صادق کے وقت محفل میلاد شریف پڑھنے کے بعد نکاح بھی حضور والا ہی نے پڑھایا بعدہٗ حضور کی بابرکت دعا پر مجلس کا اختتام ہوا۔ اس سفر میں بھی خادم سفر دیوہ شریف والے صوفی صاحب قبلہ اور مولانا محمد اخلاق صاحب قبلہ بلرامپوری کے ناناجان بھی ساتھ ساتھ رہے شادی کے بعد حضور والا نے بکارو اسٹیل سیٹی کا دینی سفر فرمایا اس لیے کہ سوانح اعلیحضرت کی جدید ترتیب کا مسودہ حضور والا اپنے ساتھ لیے ہوئے تھے اور صوفی علاءالدین رضوی وغیرہ کے حوالہ کرنا تھا ساتھ ہی ساتھ وہاں تبلیغ سنیت بھی حضور والا کو فرمانی تھی۔ لہٰذا بکارو کے سفر میں راقم الحروف کے ساتھ مذکورہ دونوں برادران ایمانی بھی حضرت قبلہ کے ساتھ رہے۔ جمعہ کے روز بعد نماز فجر وہاں پہونچے نماز جمعہ سے قبل حضرت قبلہ کا ایمان افروز بیان ہوا نماز جمعہ کی امامت کے لیے فقیر راقم الحروف کو حکم فرمایا پھر دو روز قیام فرمایا اور تبلیغ سنیت فرماتے رہے اور کتاب سوانح اعلیحضرت کا مسودہ ذمہ داروں کے حوالہ فرمایا اور کاتب کے لیے نشان دہی بھی فرمائی پھر وہاں سے بنارس کے لیے روانگی ہوئی اور تقریباً ۱۲ گھنٹہ سفر کرکے مولانا عبدالوحید صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ کی خانقاہ حمیدیہ پر حضور والا یہاں رہے شب میں قیام فرمانے کے بعد صبح سویرے حضرت علیہ الرحمہ

Scanned with CamScanner

سے اجازت حاصل کر کے فقیر وطن واپس لوٹ گیا آپ علیہ الرحمۃ اور شہر بنارس علیہ الرحمۃ کے درمیان مسائل دینیہ ضروریہ پر سیر حاصل گفتگو ہوئی اور بنارس شہر میں تبلیغ سنیت فرمانے کے بعد مدرسہ غوثیہ بڑھیا کے لیے واپس ہوئے۔

تیسری بار حضور والا ذی القعدہ ۱۴۱۰ھ مطابق جون ۱۹۹۰ء فقیر کے غریب خانہ پر رفیع گنج قادری منزل کی تعمیر نو کے بعد تشریف لائے محفل میلاد شریف منعقد کی گئی جس میں حضرت علیہ الرحمۃ کا ایمان افروز بیان ہوا اور صلاۃ وسلام کے بعد حضرت قبلہ کی دعاء پر محفل کا اختتام ہوا۔ اس طرح قادری منزل کا افتتاح فرمایا اس موقع پر بھی حضرت کے ہمراہ محبت گرامی دیوہ شریف والے صوفی صاحب قبلہ خادم سفر رہے۔ میرے مخلص دوست مولانا عبدالہادی صاحب قبلہ اور مناپور ضلع بنارس کے ایمانی بھائی صوفی اشفاق صاحب رضوی اور ایک صاحب اور بھی صرف حضرت قبلہ کی زیارت کے لیے میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور دو روز قیام فرمایا بعدہٗ حضرت قبلہ کو لے کر بنارس واپس ہوئے پھر وہاں سے مدرسہ غوثیہ بڑھیا کا سفر بخیریت تمام ہوا۔

حضور مخدوم گرامی قبلہ کی تشریف آوری فقیر کے لیے عظیم نعمت ہے۔ اس لیے قلمبند کرنے کا شرف حاصل کیا۔ فقط

فقیر عبدالصمد القادری

قادری منزل، رضوی گلی، محلہ بابو گنج، رفیع گنج

ضلع اورنگ آباد (بہار)

نزیل مدینہ مسجد، گوونڈی بمبئی ۴۳

۱۶ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ

۸۶
۹۲

فرشتے پڑھتے ہیں جس کو وہ نام ہے تیرا
بڑی جناب تیری، فیض عام ہے تیرا
تیری لحد کی زیارت ہے زندگی دل کی
مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا

سید نا حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے حضرت سرکار محبوب الٰہی کا مقام اونچا قرار دینا شرعاً کیسا ہے؟

حضرت کی ایک اہم تحریر ۸۶/۹۲

از حضور بدر العلما علیہ الرحمۃ والرضوان

ڈاکٹر اقبال سے متعلق حکم شرعی:۔

یہ واضح ہو کہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے مذکورہ بالا اشعار کا آخری مصرع "مسیح و خضر سے اونچا مقام ہے تیرا" صریحاً کھلم کھلا کفری قول ہے۔ چنانچہ جب مولانا عبدالصمد قادری رضوی نوری ساکن قصبہ رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) نے رضوی دارالافتاء بریلی شریف میں استفتاء پیش کیا جس میں موصوف نے مذکور بالا اشعار نقل کرکے آخری مصرعہ اور اس کے قائل کے بارے میں حکم شرعی دریافت کیا تو مولانا محمد اعظم صاحب مفتی رضوی دارالافتاء بریلی شریف نے مصرعۂ مذکور بالا کو کفری قول قرار دیا اور قائل کے بارے میں تحریر کیا کہ میں نے حضور مفتیٔ اعظم ہند (مولانا شاہ مصطفےٰ رضا بریلوی) سے ڈاکٹر اقبال کے بارے میں دریافت کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا "بے شک اقبال سے خلافِ شروع امور کا صدور ہوا ہے، کفریات تک اس سے صادر ہوئے ہیں۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخ و بے ادب نہیں تھا۔ بے شک اس سے اس کی جہالت کی بناء پر کفر تک پہونچانے والی غلطیاں ہوئی ہیں مگر آخر وقت میں مرنے سے پہلے اس کی توبہ مشہور ہے" اور حضرت نے فرمایا جو اللہ تعالےٰ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تعالےٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں گستاخ نہیں

Scanned with CamScanner

ہوتا اس کو توبہ کی توفیق ملتی ہے۔ اس کے بعد حضرت نے اقبال کا یہ شعر پڑھا ؎

"بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
گر باو نہ رسیدی تمام بولہبی است"

حضرت یہ شعر پڑھ کر آبدیدہ ہوگئے اور فرمانے لگے کہ اس شعر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اقبال کی سچی محبت ظاہر ہے۔ اس کے بعد فرمایا" اقبال کے بارے میں توقف چاہیئے، اور حضرت کا یہ فرمان اس وقت کی ناسازی طبع سے پندرہ سولہ سال پہلے کا ہے۔ حضرت کے اسی فرمان پر ہمارا عمل ہے۔ وَاللّٰہُ تعالیٰ اَعْلَمُ ط

محمد اعظم غفرلہ خادم رضوی دار الافتا بریلی شریف

۱۹ رجب سنہ ۱۴۰۱ھ

دستخط سرکار مفتی اعظم ہند

الفقیر مصطفیٰ رضا غفرلہٗ

نمبر $\frac{۳۳۴۶}{۱۵}$

حضرات قارئین کو ہم اس فتویٰ کے پیش نظر مشورہ دیتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال صاحب کی ذات کے بارے میں ضرور توقف وسکوت سے کام لیں۔ لیکن ان کے وہ اشعار جو شریعت مقدسہ کے خلاف ہیں ان سے قطعی پرہیز کریں، انھیں سند بناکر ہرگز پیش نہ کریں۔ ہدایت کا مالک اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو ہر طرح کی گمراہیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصلوٰۃ وَالتَّسْلِیْمْ ط

الانتباہ:۔ یہ توضیحی بیان نورانی گلدستہ کی طباعت ثالثہ کے موقع پر اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۷ جمادی الآخرہ سنہ ۱۴۱۱ھ

Scanned with CamScanner

۷۸۶
۹۲

۱۱؍شعبان المعظم ۱۳۹۹ھ تعطیل کلاں کے موقع پر جب گدائے کوچۂ قادری عبدالصمد القادری رضوی نوری مدرسہ غوثیہ بڑھیا ضلع بستی حضور آقائے نعمت سرکار بدر ملت قبلہ علیہ الرحمہ سے اجازت لے کر بغرض حاضری وزیارت بہرائچ شریف، بریلی شریف اور دارالخیر اجمیر مقدس وغیرہ مقامات مقدسہ کے مبارک سفر کی تیاری کی اس وقت حضور مخدوم گرامی قبلہ قدس سرہٗ نے بالترتیب مندرجہ ذیل استغاثہ کے کلمات اپنی جانب سے پیش کرنے کے لیے عطا فرمایا۔ فرزندانِ اہلسنت کے نفع کی خاطر شائع کر رہا ہوں۔

استغاثہ بدرگاہ سرکار غازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از: بدرالدین احمد خادم مدرسہ غوثیہ بڑھیا بستی یوپی۔

یَا سَیِّدِی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَّدَیْکُمْ

میں دینی دنیوی حیثیت سے پریشان حال ہوں۔ سرکار کے نگاہ کرم کا محتاج ہوں۔ مُحِبُّ بَدْرُالدِّیْن اَحْمَد۔

اِستغاثہ بدرگاہِ سرکار اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

از بدرالدین احمد یَا مُرْشِدِی یَا سَیِّدِی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَّدَیْکُمْ

بارگاہ رضویت کا نام لیوا بدرالدین احمد بیکس و بے نوا ہے، اس کے حق میں تجلیٔ جلال کا ظہور ہے۔ سرکار کرم فرمائیں کہ تجلیٔ جمال کے ظہور کی ٹھنڈک بدرالدین احمد کو نصیب ہو یَا سَیِّدِی اَلْغِیَاثُ اَلْغِیَاثُ

مُحِبُّ بدرالدین احمد۔

Scanned with CamScanner

استغاثہ بدرگاہ سرکار خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یَا سَیِّدِی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَدَیْکُمْ۔

بارگاہ غوثیت کا نام لیوا بدرالدین احمد بے نوا سرکار کی سلطنتِ ہند کی رعیت ہے۔ سرکار کو ربّ العزۃ جلّ شانہٗ نے غریب نواز بنایا ہے یہ بے نوا اپنے کندھے پر قرض کا بوجھ رکھتا ہے۔ یا سرکار غریب نواز الغیاث اَلْغِیَاثُ اَلْغِیَاثُ۔ یَا سَیِّدِی۔ سگانِ دنیا کی طرف جھکنے سے بچائیے۔ اَلْمَدَدُ اَلْمَدَدُ اَلْمَدَدُ۔ فحسب بدرالدین احمد۔ (مرتبہ عبدالصمد القادری)

نذر و ایصال ثواب پہنچانے کا طریقہ

از:۔ حضور بدرالعلما علیہ الرحمۃ والرضوان۔

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم! جو کچھ میں نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور جو کچھ درود شریف پڑھا اور شیرینی جو میرے سامنے ہے ان کو تو اپنی ذات کریم کے لیے حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے صدقے میں قبول فرما۔ قبول فرما کر ان سب چیزوں کا ثواب سرکار مصطفےٰ صلّی اللہ تعالےٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی بارگاہ کرم میں میری جانب سے نذر بنا کر پہنچا دے پھر حضراتِ انبیائے کرام اور رُسُل عظام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ کرم میں نذر پہنچا دے۔ پھر حضرات صحابۂ کرام بالخصوص خلفائے راشدین و حضرات ازواج مطہرات بالخصوص حضرت خدیجۃ الکبریٰ و حضرت عائشہ صدّیقہ کی بارگاہ کرم میں نذر پہنچا دے اور حضرات اصول و فروعِ نبیٔ کریم صلّی اللہ تعالےٰ عَلَیْہِ وَسَلَّم بالخصوص سیّدہ بتول زہرا اور ان کی ذرّیتِ طیبہ کی بارگاہ کرم میں پہنچا دے پھر جمیع علماء، صوفیاء، شہداء، بالخصوص سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بارگاہ کرم میں نذر پہنچا دے۔

اشعار عاشقِ رسولؐ سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مندرجہ ذیل عربی اشعار کا ترجمہ حضور بدرِ ملت علیہ الرحمۃ نے ۱۹ صفر ماہ اعلیٰحضرت ۱۴۱۲ھ میں مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی حاضری پر اس خادم کو قلم بند کروایا تھا۔ اہلِ سنت کے افادہ کی خاطر شاملِ کتاب کر رہا ہوں تاکہ اس اصول پر عمل کر کے طلبہ علمِ نافع اور عملِ صالح کا نور حاصل کریں۔

شَكَوْتُ إِلَى وَكِيعٍ سُوْءَ حِفْظِي فَأَوْصَانِي إِلَى تَرْكِ الْمَعَاصِي

میں نے (حضرت) وکیعؒ[1] سے یادداشت خراب ہونے کی شکایت کی۔ تو انہوں نے ترکِ معاصی کی مجھے تاکید کی۔

لِأَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِنْ إِلٰهِي وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُعْطَى لِعَاصِي

اس لیے کہ علم میرے معبود کا ایک نور ہے۔ اور اللہ کا نور کسی نافرمان کو نہیں دیا جاتا

کتبہ عبدالصمد القادری خادم حضور بدرِ ملت

نزیل مدرسہ غوثیہ بڑھیا کھنڈسری بازار، ضلع بستی

(یوپی)

۲۰ صفر ماہ اعلیٰحضرت ۱۴۱۲ھ

---

[1] حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں

۲۰ ربیع الآخر شریف ۱۴۱۱ھ ۷۸۶/۹۲ بنام: مولانا محمد یونس صاحب لوری
مدینہ مسجد گوونڈی ممبئی

عزیز گرامی! وعلیکم السلام ورحمۃ ثم السلام علیکم

آپ کی رجسٹری وصول ہوئی۔ مولیٰ تعالیٰ عزوجل رشتہ مبارک فرمائے بجاہ رسولہ الحبیب اللبیب علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

ماہ محرم ۱۴۱۱ھ میں مولانا وارث جمال اپنے وطن بڑھیا آئے تھے ان سے میں نے کہہ دیا تھا کہ میری طبیعت برابر نہیں رہتی ہے اس لیے امسال میرا سفر ممبئی ملتوی رکھیے۔ میرا تذکرہ بلانے کے بارے میں جب آئے تو آپ زور نہ دیجیے گا۔

اوائل ماہ صفر سے طبیعت کی ناسازی شروع ہوئی تیمم سے نمازیں ادا کرتا رہا۔ بارہویں ربیع الاول شریف ۱۴۱۱ھ کے دن غسل فرض ادا کیا پھر ۷ ربیع الآخر ۱۴۱۱ھ کو سردی زکام کا حملہ ہوا۔ اگرچہ بحمدہ تعالیٰ حملہ سخت نہیں تھا لیکن تا ایں دم غسل کے بجائے تیمم ہی چل رہا ہے۔

عرس سرکار مجاہد ملت علیہ الرحمۃ کے سلسلے میں ابھی تک ممبئی سے کوئی دعوت نامہ نہیں آیا ہے جس کا معنیٰ یہ ہے کہ میری معذرت کو قبول کیا گیا۔

ادھر آپ کی اخلاص بھری رجسٹری آئی ہے۔ آپ کی عقیدت واخلاص کا سخت دباؤ پڑ رہا ہے۔ اور میری طبیعت کا حال یہ ہے کہ صبح کو اگر طبیعت کچھ ہلکی ہے تو شام کو بوجھل ہے۔ ان حالات میں ذہن متردد ومتزلزل ہے کہ کیا فیصلہ کروں؟ آپ کی شدت

حضرت مولانا کشمیری[1] صاحب قبلہ دام ظلہ العالی عقیدت کو دیکھتے ہوئے

کی بھی خواہش ضرور ہوگی کہ میری صاحبزادی کی تقریبِ نکاح میں

بدرالدین کی شرکت ہو یہ یاد کرکے بھی دباؤ پڑ رہا ہے۔

کوئی اٹل فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں اگرچہ خود دل کا جھکاؤ

شرکتِ تقریبِ سعید کی طرف ہے۔ بارگاہِ احدیت جلّ جلالہٗ میں دعا

اور بارگاہِ رسالت علیہ التحیۃ والثناء میں استعانت نیز بارگاہِ غوثیت

ورضویت علیٰ اصحابہما الرضوان میں استغاثہ اور بارگاہِ نوری علیہ

رحمۃ الباری میں استمداد جاری رہے۔

فقط والسلام بدرالدین احمد قادری رضوی

پرسانِ حال کو سلام مسنون!

مکرر آنکہ ہم اور مولانا فیضی صاحب ان شاء المولیٰ تعالیٰ ۳؍دسمبر

۱۹۸۵ء بروز اتوار کو کانپور سے بمبئی کے لیے روانہ ہونگے۔

فقط والسلام بدرالدین احمد

۲۳؍۳؍۱۴۰۶ھ

---

[1] مندرجہ بالا مکتوب حضور بدرِ ملت علیہ الرحمۃ نے ''علماء کونسل'' کے وجود سے چار سال پہلے تحریر فرمایا تھا۔ ''علماء کونسل'' چند سُنّی مولویوں نے فرقہائے باطلہ وہابی، دیوبندی، رافضی، مودودی، تبلیغی، کھوجہ، بوہرہ وغیرہم مرتدین سے مل کر ایک تحریک بنائی۔ شروع میں بمبئی کے اور بھی ائمہ مساجد اس میں شامل ہوگئے تھے مگر حق واضح ہوجانے کے بعد ان میں اکثر اس جماعت سے بالکلیہ الگ ہوگئے مگر کشمیری صاحب آج بھی اس تحریک کے رکن ہیں۔ ۱۲

مکتوب نمبر ۱

۷۸۶/۹۲

۱۹ ربیع الغوث ۹ھ

از بڑھیا

عزیزم مولوی سعید احمد خاں قادری رضوی السلام علیکم۔

آج آپ کا دوسرا لفافہ وصول ہوا۔ اس سے پہلے جو لفافہ وصول ہوا تھا، اس کا جواب بطورِ قرض مجھ پر باقی ہے۔

ظاہر کے ساتھ اپنے باطن کی نگرانی ضروری ہے۔ طالبِ جاہ و جالبِ مال کا باطن قطعی بگڑا ہوا قابل علاج ہے۔

شریعت کی حلق تلفی پر تاؤ آنا حق ہے۔ اپنے ذاتی معاملہ میں ناگوار بات پر اکھڑ پڑنا اور جھنک اٹھنا شان علم کے خلاف ہے۔ جو شخص علم کی تعظیم نہ کرے گا اسے علم ذلیل کرے گا۔ ذکر اور درود شریف جو کچھ پڑھا جائے اُسے مڑ کر دیکھنا نہیں اور جو مڑ کر دیکھے کہ ہم نے اتنا پڑھا ہے، اس کا باطن بگڑ گیا ہے مولیٰ تعالیٰ اپنے نبی پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کے طفیل آپ کو اور ہمیں صراطِ مستقیم پر چلاتے۔ آمین۔ فقط والسّلام۔ بدرالدین احمد۔

مکتوب نمبر ۲

از بڑھیا ۷۸۶/۹۲

عزیزم وعلیکم السّلام وعلیکم السّلام وعلیکم السلام
ثم السلام علیکم ورحمتہٗ وبرکاتہٗ۔

میں کس طرح آپ کو باور کراؤں کہ شوال سالنہ ھ سے محرم ۱۲ھ تک آپ کے پاس خط لکھنے کا تہیہ کر رہا ہوں۔ بھانجہ گیا پھر بلرام پور جانا ہوا اور پھر دوسری جگہ جانا ہوا ساتھ میں خطوط کا بستہ۔ مگر اب تک آپ کے پاس خط نہ لکھ سکا۔ ایک آپ کا ہی معاملہ نہیں۔ بہتیروں کے خطوط جواب کے لیے تشنہ بن کر دم توڑ رہے ہیں۔ لکھنے کے معاملہ میں میں بہت

Scanned with CamScanner

زیادہ پیچھے کر دیا گیا ہوں۔ دماغی، جسمانی، بدنی، ذہنی کمزوریوں کا زیادہ غلبہ ہے۔ لیٹ کر لکھنے کا کام ہو نہیں سکتا۔ لکھنے کے لیے بیٹھا جاتا نہیں تو اب کیا کروں؟ مولوی محمد عرف ثانی اور آپ کے خطوط کی قطار کھڑی ہے بس ایک کام باقی ہے کہ اپنے اوپر جبر کر کے مسند سے ٹیک لگا کر سبق پڑھا دیتا ہوں۔ درس کا فریضہ انجام دے کر جسم میں طاقت نہیں کہ کوئی دوسرا کام کروں۔ جسمانی کمزوری بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اندیشہ ہے کہ اگر خدانخواستہ یہی حال رہا تو پڑھانے کا کام کیسے ہوگا؟

عزیزم مولوی فیض احمد سلمہ ربہ الاحد بحمدہ تعالیٰ پتھری والی تکلیف سے تو نجات پا گئے۔ لیکن ہارنیہ کے مرض نے ان کو بری طرح گھیر رکھا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ مولوی فیض صاحب اتنے کمزور ہو چکے ہیں کہ ایسی حالت میں ہارنیہ کا آپریشن نہیں کیا جا سکتا۔ بہر حال بارہ بنکی سے دوا جاری ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ حضرت سرکار مخدوم سیّدی رزق اللہ (شہزادۂ سرکار غوث اعظم رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہ) کی بارگاہ میں آپ قصداً حاضر ہو کر مولوی فیض احمد کا معاملہ پیش کر دیں۔ بعض عامل حضرات کا بیان ہے کہ مولوی فیض احمد پر جادو اور سحر کا اثر ہے جس کے باعث وہ دائم المرض ہیں۔

حاضری کے وقت میرا اسلام ضرور پیش کر دیں۔ سرکار کی بارگاہ میں یہ بھی عرض کر دیں کہ مولوی فیض احمد کی بلاؤں کے دفع کی جو صورت ہو وہ مجھے خواب میں تلقین ہو جائے۔

تقریباً سال بھر پیشتر کا آپ کا خط سامنے ہے جس میں آپ نے دریافت کیا ہے کہ اگر فاسق معلن کو سہواً یا عمداً ابتدائے سلام کیا تو گناہ کا مرتکب ہو گا یا نہیں؟۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سہواً ابتدائے سلام کیا تو معاف ہے گناہ نہیں۔ اور اگر عمداً کیا ہے تو بحالت عذر شرعی بھی معاف ہے ورنہ گناہ ہے، مرتکب توبہ کرے۔

Scanned with CamScanner

تازہ لفافہ میں نعمتِ تازہ کا تذکرہ ہے۔ مولیٰ تعالےٰ اس بچّہ کو وفادار سنیت، ناشر مسلک رضویت بنائے۔ محمد نام بہترین نام ہے اور عرف غلام جیلانی بھی عمدہ ہے۔ صاحبِ سجادہ قبلہ سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہیں۔

فقط والسلام بدرالدین احمد قادری نوری۔
۷ر صفر ۱۴۱۲ھ

مکتوب ۳ بنام سعید نوری بھائی

آپ کے والد یہاں پہلی بار آئے۔ میں نے داڑھی بڑھانے کی تاکید کردی ہے جسے موصوف نے منظور کیا۔

حضرت شاہزادہ سرکار غوثِ اعظم رضی المولیٰ تعالےٰ عنہ یعنی مخدوم کوڑی مار شریف کو کسی بھی صورت اپنے اور میرے حق میں راضی کیجیے۔ دورِ حاضرہ بڑا تاریک چل رہا ہے۔ بعد عصر کے سہانے وقت میں زیادہ امید ہے کہ حضرت کی نگاہ عنایت ہم دنیا والوں کی طرف متوجہ ہو جائے انشاء المولیٰ الرحمٰن تعالےٰ شانہٗ رابطہ قائم ہو جانے پر دین و دنیا کی گتھیاں حل ہو جائیں گی۔

حوالہ میں آپ سرکار اعلیٰحضرت امام بریلوی اور سرکار مفتی اعظم ہند رضی المولیٰ تعالےٰ عنہما کی نسبتِ غلامی کو اس بارگاہ میں پیش کرتے رہیں تاکہ رابطہ قائم ہونے میں نسبتِ غلامی سہارا بنے۔ اِنَّ رَبِّیْ خَالِقُ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

۱۸ر جمادی الاخرہ ۱۴۱۰ھ

مکتوب ۴ انہی سعید نوری صاحب کے نام:

محمد عرف غلام جیلانی کا دنیا میں آنا والدین کے لیے مبارک ہو۔ اور خدائے کریم وجلیل اپنے فضل ورحمت سے سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی وجاہت کے طفیل محمد عرف غلام جیلانی کو علمِ دین سے بھرپور حصہ عطاء فرماکر اسے سنیت کا حامل، شریعت کا عامل، مسلکِ اعلیٰحضرت کا ناشر، وہابیت ونیچریت کا کاسر، صراطِ مستقیم کا خادم، اساسِ ضلالت کا ہادم بنائے۔ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ

قَدِیْرٌ وَبِاِجَابَۃِ دُعَائِنَا لَجَدِیْرٌ بِجَاہِ النَّبِیِّ الْبَشِیْرِ وَالنَّذِیْرِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ ٦٦ مٗ یَا رَبَّنَا اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن ط

میں نے ۵ / ربیع النور ۱۴۱۲ھ بعد نماز عشار دوشنبہ مبارکہ کی رات میں محمد عرف غلام جیلانی بن مولوی محمد سعید احمد خاں ساکن پہاڑپوروا ضلع بہرائچ شریف کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ نوریہ میں داخل کیا۔ حضرت رب العزۃ جل شانہ محمد ممدوح کو سرکار غوث اعظم جیلانی رضی المولیٰ تعالےٰ عنہ کی غلامی میں قبول فرمائے اور موصوف عزیز کو نسبت قادریت عطا فرمائے بجاہ النبی الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

دھوبی والے مسئلہ کا جواب ابھی فقہ سے حاصل نہیں ہوا لیکن صورت مذکور میں یہی ہونا چاہئے یا تو کپڑا گھر ہی دھولیا جائے جیسا کہ ہمارے یہاں ہوتا ہے یا دھوبی کے یہاں سے کپڑا آجانے پر اس پر پانی بہادیا جائے۔

فقط والسلام بدرالدین احمد

۳/۵ ۱۴۱۲ھ بوقت تقریباً ۸ / بجے۔

مکتوب ۵   ۷۸۶/۹۲   ۹ / شعبان ۱۴۰۹ھ

عزیزم وعلیکم السلام ثم السلام

آپ کا انتردیسی اور جوابی ٹیکٹ وصول ہوا اجمیر شریف کی واپسی کے بعد ۲۲ / رجب ۱۴۰۹ھ کو عرصۂ دراز کے بعد پہلی بار غسل کیا ولمولینا تعالی الحمد اس سال روداد میں ایک مقالہ بنام عطیۂ ربانی در مقالہ نورانی مرتب ہوکر انشاء المولیٰ تعالیٰ شائع ہونے جارہا ہے۔ مقالۂ ھٰذا کی ترتیب میں کئی ہفتے صرف ہوئے، دوسرے امور کو ملتوی رکھنا پڑا۔ آپ کے خط کا جواب بھی معرض التواء میں رہا۔ آج شعبان ۱۴۰۹ھ کی نویں شب میں مقالہ نورانی کی ترتیب سے بحمدہ تعالیٰ فراغت ہوئی۔

تصور شیخ کا طریقہ شجرۂ رضویہ نوریہ میں ہے۔ نہیں معلوم کہ آپ کے پاس شجرہ رضویہ ہے یا نہیں ؟ آپ کے اور میرے شیخ حضور سرکار مفتی اعظم

شہزادۂ اعلیحضرت رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ عنہما ہیں۔ شامتِ اعمال کی نحوست سے خود مجھے نعمتِ تصورِ شیخ حاصل نہیں۔ ایسا بہت ہوتا ہے کہ شاگرد کے اخلاص کی برکت سے اُستاذ کو بھی حصّہ مل جاتا ہے

میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ تصور سرکار مفتیٔ اعظم کی ابتدائی مشق شجرۂ رضویہ کی تلقین کے مطابق شروع کریں۔ انسان بنیادی حقیقت کو کبھی نہ بھولے۔ آپ کی نگاہ کے سامنے نجس ناپاک پیشاب کا دو قطرہ رکھا گیا۔ آپ نے دیکھا کہ وہی دو قطرے جما ہوا خون بنا پھر لوتھڑا ہوگیا بعدہٗ اس لوتھڑے میں کچھ ہڈی کچھ گوشت کچھ رگ کچھ پٹھے بنتے گئے۔ یہاں تک کہ سب مجموعہ اَحْسَنِ تَقْوِیْم یعنی انسان کی صورت بن گیا۔ کچھ مدّت گزرنے کے بعد وہی اِنسان خانقاہ کا گدّی نشین، علمی درسگاہ کا جلیل القدر استاذ، میدانِ خطابت کا ساحر البیان مقرر، مسجد کا گراں قدر امام دِکھائی دینے لگا۔ اوصافِ سجادگی، استاذی، خطابت، امامت کو نگاہ میں لا کر وہ اِنسان اپنی ذات کو طاہر، طیب، مزکّٰی شمار کرنے لگا۔ اور بھول کر کے دوسرے آدمی کو جو اوصافِ مذکورۂ بالا سے خالی تھے نگاہِ تحقیر سے دیکھنے لگا اور اپنی اصل کو بالکل بھول گیا کہ میں وہی ناپاک پیشاب کا دو قطرہ ہوں، اسی قطرۂ نجس کو حضرتِ ربّ العزۃ جل شانہٗ نے طاہر و مزکّٰی بنایا ہے۔ لہٰذا مجھے اپنی اصل کو ہرگز بھولنا نہیں ہے۔ اپنے اوصاف موجودہ پر پھولنا نہیں ہے بلکہ یہ یاد رکھنا ہے کہ مجھے جو انسانی ڈھانچہ ملا، دین ملا، سنیت ملی، سجادگی ملی، خطابت ملی اور استاذی نیز امامت ملی سب کا سب صرف حضرت ربّ العزت تعالیٰ مجدہ کے فضل ہی سے ہے۔ ورنہ "من ہماخاکم کہ ہستم"

بزرگوں کا مشہور مقولہ ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ یعنی جس نے اپنی ذات کو پہچانا کہ میری اصل پیشاب کا دو قطرہ ہے تو ضرور اس نے اپنے رب کو پہچانا کہ اسی رب تعالیٰ نے اس دو قطرہ کو سجادگی، امامت، خطابت، مدرسی اور دیگر اوصاف عطا فرمائے تو اس پہچان سے اس کو اذعان ملے گا کہ میں ہر

حال میں بندۂ ناچیز ہوں اور میرا خالق رب العزۃ ہے جل شانہٗ۔ پھر جیسے یہ اذعان حاصل ہوگا وہ عُجب (اپنے پر پھولنا) غرور گھمنڈ وغیرہ سے محفوظ رہے گا انشاء المولیٰ تعالےٰ۔

آپ کو اسلام و سنیت، سرکارِ اعلیحضرت سے غلامی کی نسبت، طریقت، تھوڑی بہت اِتباعِ شریعت، مصلّٰی کی امامت، محفلِ ذکر سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سادہ یا رنگین خطابت وغیرہ بارگاہ احدیت جل جلالہ سے ملی ہے اسے رب العٰلمین جل شانہٗ کا احسان مان کر ادائے شکر کی فکر رکھیں جب بارگاہ الٰہی میں گڑگڑانے اور بارگاہ رسالت میں طلبِ مدد کے لیے جھکیں گے تو نصرتِ ربّانی اور تائید نبوی کی بدولت نفس و شیطان انشاء المولیٰ تعالےٰ آپ کو بھٹکا نہ پائیں گے سو بار اَللّٰہُ رَبِّیْ لَاشَرِیْکَ لَہٗ کا عمل اوّل و آخر درود شریف کے ساتھ جاری رکھیں۔

جہاں صرف مشرکین کی عورتیں ساڑی پہنتی ہیں وہاں یہ لباس ضرور شعارِ کفّار ہے۔ ہمارے علاقہ میں مسلم عورتیں اور ہندو عورتیں دونوں ساڑی پہنتی ہیں۔ لہٰذا یہاں یہ لباس شعار کفار نہیں۔ حضرت صاحبِ سجادہ قبلہ اور دیگر پرسانِ حال کو سلام کہیں۔

فقط والسلام

بدرالدین احمد قادری رضوی۔

مکتوب ۱ بنام مولوی شہادت اللہ صاحب برکاتی گورکھپوری

۷۸۶/۹۲ عزیزم شہادت ۶۶ وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

آپ کا پوسٹ کارڈ آیا۔ اس سے پہلے آپ کا لفافہ آیا تھا جس میں آپ کے استفسار پر حضرت مولینا ضیاء المصطفٰے صاحب کا فتویٰ تھا۔ میں نے اس لفافہ کا جواب معرفت شوکت آپ کے نام بھیجا اور آپ کو مولانا عزیزالحسن صاحب کے پاس پڑھنے کی اجازت بھی دی، اس لفافہ کی وصول یابی کا آپ کے تازہ کارڈ میں ذکر نہیں۔ تحریک رد وہابیہ کے لیے علم دین اور روحانیت کا حاصل کرنا شدید ضروری ہے۔ آپ کے لیے تین تعویذ روانہ ہے موم جامہ کرکے گلے میں پہننا ہے۔ فقط والسلام۔

بدرالدین احمد، بڑھیا، ۲۱ ربیع النور

مکتوب ۲ ایضاً لہٗ

عزیزم سلمہ ربہ الکریم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

پہلے لفافہ بعد میں پوسٹ کارڈ وصول ہوا۔ حضرت مولانا عزیزالحسن[1] صاحب کی تدریس کی عظمت میرے دل میں جاگزیں رہی۔ موصوف جب الحاق کی طرف مڑے اور گھس گئے۔ نیز چھتر پارہ کے پردھانی کے الیکشن میں جم کر حصّہ لیا تو میرے دل پر چوٹ لگی کہ پہلا کام یعنی الحاق کی گنگا میں گھسنا وفاداری شریعت کے خلاف ہے۔ اور دوسرا کام یعنی الیکشن کی شفاعت میں حصّہ لینا عظمت علم کی حق تلفی ہے لیکن بعد کے حالات سے خود موصوف کو مشاہدہ ہوگیا ہوگا کہ آج کل کے پرستاران دنیا کی روش اختیار کرنے سے بجائے خوش حالی کے دکھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

گونڈہ اور اترولہ کے درمیان قصبہ دھانے پور ہے، وہاں کا مدرسہ الحاق نہیں ہے، میری طرف سے اجازت ہے کہ آپ مولانا عزیزالحسن صاحب مدظلہ العالی سے درس حاصل کریں۔ فقط والسلام، بدرالدین احمد۔

---

[1] مندرجہ بالا مکتوب کی تحریر سے پہلے ہی مولانا عزیزالحسن صاحب الحاق اور الیکشن میں حصہ لینے سے الگ ہوگئے تھے اس لیے حضور بدرملت علیہ الرحمہ نے اپنے شاگرد شہادت اللہ کو اُن سے درس حاصل کرنے کی اجازت دیدی

مکتوب ۱۷۱

بنام مولوی ابو الکلام رضوی جہانگیر گنج ضلع فیض آباد۔

۷۸۶/۹۲

از بڑھیا

۱۲ / صفر ۱۴۰۵ھ

عزیزم عافاک ربنا الکریم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

آپ کا جوابی کارڈ وصول ہوا۔ فارسی کی پہلی اسم فاعل قیاسی و سماعی تک ترکیب کے ساتھ دوبارہ پڑھ لیں۔ فاضل وقتوں میں بہار شریعت کا مطالعہ کرتے رہیں۔ کہیں کہیں سمجھ میں نہیں آئے گا تو اس کی وجہ سے ہمت نہ ہاریں۔

مغرب کی نماز ہو یا دیگر وقتوں کی نماز ہو اگر خالی رکعت میں الحمد شریف کے ساتھ سورہ ملائی تو سجدۂ سہو نہیں۔ ادائیگی نماز میں کوئی حرج نہیں۔ اور اگر بھول کر سورہ پڑھنا شروع کیا بیچ میں یاد آیا تو چونکہ قصداً بھی سورہ ملانا جائز ہے اس لیے اس سورہ کو پورا کر دے

آپ کے خط کے ساتھ مولانا نعیمی صاحب کا بھی گرامی نامہ آیا جس سے پتہ چلا کہ مدرسہ غوثیہ کی مطبوعہ روداد موصوف کو وصول ہوگئی۔ واقعہ یہ ہے کہ وہ روداد کئی دن کھنڈسری ڈاک خانہ میں پوسٹ ماسٹر کے پاس رہ گئی، پوسٹ ماسٹر کو یہ معلوم نہ تھا کہ اس پر کتنا ٹکٹ لگے۔ کئی دن کے بعد میں نے واپس منگوالی۔ نعیم خان الہ آباد ی بڑھنی جا رہے تھے میں نے ان کو روداد دی اور یہ کہا: اس پر ٹیکٹ لگا کر ڈاکخانہ کے حوالہ کر دیں، وہ ٹکٹ لگائے بغیر اٹوا ڈاک خانہ کو سپرد کر آئے۔

مولانا موصوف کی خدمت میں حاضر ہو کر میرا سلام پیش کریں اور میری طرف سے معذرت عرض کریں۔ مولانا مصطفوی کی خدمت میں بھی سلام پیش کر دیں۔ اپنے گھر والدین اور بھائی کو سلام کہیں۔

فقط والسلام

بدر الدین احمد قادری رضوی

بڑھیا۔

Scanned with CamScanner

مکتوب ۱ — بنام مولانا اصغر علی اور ضیاء اللہ پردھان

۷۸۶
۹۲

جناب مولانا اصغر علی و پردھان ضیاء اللہ

بعد ماھو المسنون! یہ خبر سن کر مجھے شدید صدمہ اور دکھ ہے کہ آپ لوگ ایک دینی ادارہ کو اسکول بنانا چاہتے ہیں اور دوسری جگہ کی مثال دیتے ہیں۔ بھوتی کی مسجد میں یہ اعلان میں نے کیا ہے کہ بھوتی کا مدرسہ گورنمنٹ کے پنجے سے آزاد رہے گا۔ اگر آپ لوگ اس کے خلاف کریں گے تو خدائے قہار جل شانہٗ کی بارگاہ میں آپ لوگ ذمّہ دار ہوں گے۔ دینی ترقی کو سوچئے۔ دنیوی تعلیمی ترقی کے لیے بہت سے اسکول ہیں۔ میری یہ تحریر رجسٹر میں نقل کراکر محفوظ کرادیجیے۔

فقط: بدرالدین احمد قادری رضوی خادم مدرسہ غوثیہ بڑھیا۔
ضلع بستی۔ (یو۔پی)

مکتوب ۲ — بنام ضیاء اللہ پردھان اور باشندگان بھوتی علاقہ بھانبھر۔

۷۸۶
۹۲

از بڑھیا — ۲۱ جمادی الآخرہ ۱۴۰۵ھ

جناب ضیاء اللہ پردھان و باشندگان بھوتی علاقہ بھانبھر۔ گونڈہ۔

السلام علیکم

ماسٹر محمد ادریس صاحب کی زبانی دعوت ملی۔ پوسٹر میں انگریزی تاریخ کا اندراج پہلے اور اسلامی تاریخ کا اندراج نمبر دو پر ہے۔ مدرسہ فیضانِ رضا وارث العلوم بھوتی علاقہ بھانبھر میری مسلسل تحریک پر وجود میں آیا پھر میں نے یہ وحشت ناک خبر سنی کہ مولانا اصغر علی صاحب اور سابق پردھان ضیاء اللہ صاحب وغیرہ مدرسہ فیضان رضا کو الحاق کرانا چاہتے ہیں تو مجھے صدمہ ہوا اور میں نے مولانا اصغر علی صاحب اور پردھان موصوف کے پاس الحاق روکنے کے لیے ایک تحریر بھیجی۔ لیکن آج تک مولانا موصوف نے اور پردھان موصوف نے میری تحریر کا کوئی جواب نہیں دیا۔ میں جلسہ منعقدہ ۲۶؍

جمادی الآخرہ ۱۴۰۵ھ بمقام بھوتی کی دعوت اس شرط پر منظور کرتا ہوں کہ بھوتی گاؤں کے سربرآوردہ حضرات اور سابق پردھان ضیاء اللہ صاحب نیز مولانا اصغر علی صاحب اس امر کی تحریر دیں کہ:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَاٰلِہِ الْفَخِیْمِ

ہم باشندگانِ بھوتی وغیرہ علاقہ بھابنھر ضلع گونڈہ اس بات کا صفائی کے ساتھ تحریری اعلان کرتے ہیں کہ اللہ و رسول جَلَّ شَانُہٗ وَعَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا کی رضا کی خاطر مدرسہ فیضان رضا وارث العلوم علاقہ بھابنھر گونڈہ کو الحاق سے آزاد رکھا جائے گا اور شریعتِ اسلامیہ کے تقاضہ کے مطابق مدرسہ مذکور میں صرف دینی مذہبی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔

فقط

بدر الدین احمد قادری رضوی

خادم مدرسہ غوثیہ بڑھیا۔

حاشیہ:۔ اس مکتوب کے جواب میں سابق پردھان ضیاء اللہ صاحب اور مولانا اصغر علی صاحب وغیرہما حضرات نے مندرجۂ بالا تحریر کے نیچے دستخط کرکے حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ کی خدمت میں روانہ کیا۔ بعدہٗ حضور والا نے دعوت قبول کی اور وقتِ مقررہ پر موضع بھوتی علاقہ بھابنھر تشریف لائے اور جلسہ میں شرکت فرمایا۔

اس طرح یہ ادارۂ اہل سنت الحاق کی مصیبت سے بچ گیا اور آج بھی الحمد للہ رب العٰلمین گورنمنٹ کے پنجے سے آزاد رہ کر دینی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے۔ فقط

عبد الصمد القادری،

نزیل مدینہ مسجد گوونڈی، بمبئی ۴۳

۲ محرم الحرام ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۹۹ء

یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ

مکتوب ۷۱   بنام جناب شاہد نوری، بلرامپور ضلع گونڈہ۔

از برڑھیا

۷۸۶/۹۲

برادر سنیت شاہد قادری رضوی وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

منیر احمد مسنا والے آئے اور آپ کا خط پیش کیا۔ آپ اور مولوی محمد اخلاق نے منیر احمد صاحب سے میرا تذکرہ اس انداز میں کیا کہ انھیں مجھ سے ملنے کا شوق پیدا ہوا اور انھوں نے غربت کے باوجود اتنا لمبا سفر کیا۔ یہ آپ دونوں کی بھول ہے میں نہ بابا ہوں نہ شاہ صاحب ہوں تو پھر بڑھا کر تعریف کرنے سے فائدہ کیا ہے دوسروں کو پریشان کرنا نہیں چاہیئے۔ آپ نے لکھا ہے کہ جب سے لسی لگانے لگا ہوں روزانہ فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔ معاذاللہ۔ معاذاللہ۔ معاذاللہ۔ خدائے پاک کی پناہ۔ خدائے تعالیٰ کی پناہ۔ خدائے رب العزۃ کی پناہ۔ اس طرح دوکان چلانا کہ فرض الٰہی قضا ہو جاتا ہو۔ حرام حرام اشد حرام ہے، بے برکت ہے، نحوست ہے۔ توبہ کیجیے، صدق دل سے توبہ کیجیے۔ پکی اور ٹھوس توبہ کیجیے۔ فرض الٰہی کی جم کر پابندی کیجیے۔ اگر نماز کی پابندی سے آمدنی میں کمی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں تھوڑی آمدنی جو حلال و پاک ہو اس سے اتنا کام بنے گا جتنا زیادہ آمدنی سے کام نہیں بنے گا جو حرام و نجس ہو۔

نماز ترک کر کے جو آمدنی پیدا ہو گی اس سے دسیوں بوال کھڑے ہوں گے آپ نوری ہیں تو کیا نوری کا کام فرض الٰہی کو کاروبار کی لالچ میں ترک کرنا ہے؟ پتہ چلتا ہے کہ دولت کی فراوانی اور کثرت آپ کے دین کے لیے زہر قاتل ہے۔ میں یہاں دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ شاہد بھائی کو رزق وسیع عطا فرمائے تو جب روزی کی تھوڑی سی سہولت پر آپ کا یہ حال ہے کہ فرض الٰہی کو ترک کر دیتے ہیں تو زیادہ روزی ملنے پر آپ کا کیا حال ہوگا

فقط والسلام

بدرالدین احمد۔

بلرامپور سے برڑھیا کا

مکتوب ۱۰۱ بنام معاونِ مدرسہ غوثیہ بڑھیا۔ باشندہ ضلع الٰہ آباد

از بڑھیا ۴۸۶/۹۲ ۵ محرم ۱۳۹۸ھ

برادرِ دینی وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

مبلغ سو روپے کا منی آرڈر بمد زکوٰۃ وصول ہوا۔ مدرسے کی رسید ذریعۂ لفافہ روانہ ہے۔ عزیزم نور الہدیٰ شوال ۹۷ھ کے آخر یا ذی القعدہ کے شروع میں یہاں آئے اور تعلیم و تدریس میں لگ گئے۔ پھر غالباً ذی الحجہ کی ۵ یا ۶ تاریخ کو چھٹی لے کر مکان پر گئے۔ ان کی والدہ کی طبیعت ناساز تھی اس لیے ذی الحجہ کے آخر حصے میں یہاں مدرسہ پر پہنچے اور اس وقت پڑھ رہے ہیں۔

ضلع بستی میں مدارس بہت زیادہ ہیں۔ لیکن اکثر و بیشتر گورنمنٹ کے تعلیمی بورڈ سے الحاق ہیں۔ گورنمنٹ یوپی ان مدارس کو لمبی چوڑی امداد دیتی ہے۔ بڑھیا کے مدرسہ اہل سنت فیض العلوم نے دینی حیثیت کو بچانے کی خاطر گورنمنٹ سے الحاق نہیں کرایا اور نہ گورنمنٹ سے ایک پیسہ امداد لیتا ہے، اسی لیے یہ مدرسہ بڑی غربت کی زندگی گزار رہا ہے۔ دوسرے مدرسوں کے اعتبار سے اس مدرسے کی آمدنی کے وسائل مختصر اور محدود ہیں۔ آپ کا جی اگر مائل ہو تو امداد کے موقع پر ادارہ ہذا کے لیے خصوصی توجہ سے کام لیں اور دوسرے لوگوں کو بھی ترغیب دیں۔ مدرسہ غوثیہ کی روداد روانہ ہے اس کا افتتاحیہ مقالہ ضرور بہ مطالعہ کریں اور اپنے تأثر سے آگاہ کریں۔

آپ کے بارے میں جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی دینی زندگی مضمحل گزر رہی ہے۔ آپ کے نزدیک صحیح العقیدہ مسلمان اور فاسد العقیدہ شیطان کے درمیان کوئی خاص امتیاز نہیں ہے۔ اگر معاذ المولیٰ تعالیٰ صورتِ واقعہ ایسا ہی ہے تو آخری مرتبہ آنکھ بند ہونے پر آپ اتنے بڑے خسارہ میں ہوں گے جس کی چبھن ابدالآباد تک رہے گی۔ مولیٰ عزّوجلّ آپ کو اور ہم کو خسارۂ عقبیٰ سے پناہ بخشے بجاہِ سیدِ الکائنات آخرِ الانبیاء ثمّ بجاہِ سیدِ الاولیاء

الغوث الاعظم الجیلانی صلی المولیٰ تعالیٰ علیٰ نبینا و آلہ وسلم

برہم ہونے کی ضرورت نہیں ناراض ہونے کی بات نہیں۔ بلکہ اپنے حالات و معاملات پر نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔

یہ بات قطعی ہے کہ دنیا سے سفر کرنا ہے اور بارگاہ احدیت جل جلالہ میں حاضر ہونا ہے۔ سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے سامنا ہونا ہے تو اگر دنیا میں خدانخواستہ سرکار مصطفیٰ صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کے دشمنوں سے واسطہ، تعلق قائم رہا ہے۔ تو پھر میدانِ محشر میں انھیں دشمنوں کے ساتھ حشر ہوگا۔ مولیٰ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو سرکار مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت کے دشمنوں کی صحبت سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

فقط والسلام بدرالدین احمد خادم مدرسہ غوثیہ بڑھیا

مکتوب ۱۷۱ بنام زوجۂ مولانا محمد اخلاق صاحب رضوی بلرامپوری

عزیزہ والدۂ محمد عرف انوارِ رضا! السلام علیکم۔

میں بحمدہ تعالیٰ بخیر ہوں۔ خدائے پاک تمھیں دینی و ایمانی روحانی جسمانی، بدنی سلامتی عطا فرمائے۔

پرسوں ۱۲ر شوال ۱۴۰۳ سنہ ہجری کو محمد شاھد کے ساتھ میرے شاگرد مولوی محمد اخلاق میری ملاقات کے لیے بڑھیا آئے۔ میں نے ان سے محمد اسحٰق، ببو ماسٹر وغیرہ کا حال چال دریافت کیا، انھوں نے بتایا۔ پھر میں نے تمہارے بارے میں پوچھا کہ نماز پڑھتی ہیں یا نہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ محمد اسلام کی شادی ہونے سے پہلے نماز پڑھا کرتی رہی لیکن بعد میں نماز پڑھنا چھوڑ دیا ہے۔ پھر کچھ اور باتیں تمہارے متعلق انہوں نے بتایا کہ میں اس وقت اپنی بیوی کے رویہ سے بہت دکھی ہوں" یہ حالات سن کر مجھے تکلیف ہوئی۔ تم میرے ہاتھ پر سرکار غوث اعظم رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ اور سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا کے سلسلہ عالیہ میں مرید ہوئی ہو، پھر فرض الٰہی نماز پڑھنا تم نے کیسے چھوڑ دیا؟ تمہیں یہ خیال نہ آیا کہ تم مرید ہو چکی

Scanned with CamScanner

ہو۔ بہرکیف تم اپنی مریدی کو برباد مت کرو۔ میں عام طور سے مرید نہیں کرتا ہوں۔
بہت دباؤ پڑنے پر میں نے تم کو مرید کیا تھا۔ تم نے بیعت کی بے قدری کی۔
خدائے پاک تمھیں معاف فرمائے۔ اب تم نماز پابندی سے پڑھو اور شوہر کو، اپنی
ساس کو، اپنے خسر کو راضی کرو اور ان کو راضی رکھو۔ تم اپنے زمانے کی دیگر لڑکیوں کو
نہ دیکھو بلکہ یہ سوچو کہ تمھیں خدائے پاک نے سرکار غوث اعظم رضی المولیٰ تعالےٰ عنہ
کی غلامی کی نعمت عطا فرمائی ہے، اس کی قدر کرو عزت کرو اور خدائے پاک سے
ڈرو۔ اور اگر تم اپنی ماں سے ملاقات کے لیے گونڈہ جانا چاہتی ہو تو اپنے شوہر کو ساتھ
لے کر گونڈہ چلی جاؤ اور دو تین دن بھینٹ ملاقات کر کے اپنے شوہر کے ساتھ بلرامپور
واپس آجاؤ۔ لیکن خیال رہے کہ میکہ پہنچ کر بے پردہ نہ رہو تم مرید ہو چکی ہو اور تم نے پیر
سے عہد کیا ہے کہ دین کی بات پر عمل کروں گی تو تمھیں اپنی سسرال اور اپنے میکہ
دونوں جگہ دین کی بات پر عمل کرنا ہے۔ معلوم یہ ہوا ہے کہ تم قرآن مجید اور اردو پڑھ
لیتی ہو تو پھر پڑھ لکھ کر جاہل اُجڈ لڑکیوں کی طرح دھاندھلی سے مت کام لو۔ اپنے پیدا
کرنے والے رب سے ڈرو، ڈرو، ڈرو۔ اور تھوڑا لکھنے کو بہت سمجھو۔ اپنی روش رفتار
ایسی بناؤ کہ سن کر مجھے خوشی ہو اس میں تمہارا بھلا ہے۔

اس خط کا جواب اپنے شوہر سے لکھوا کر فوراً بھیجو۔

فقط والسلام بدرالدین احمد قادری رضوی

مدرسہ غوثیہ، برڈھیا۔

مکتوب ۷۱ — بنام طیب علی متعلم مدرسہ غوثیہ بڑھیا کے والد غلام نبی صاحب

۲۷ شوال ۱۳۹۷ھ — ۸۶/۹۲

جناب غلام نبی صاحب! اسلام مسنون

میں آپ کے لڑکے طیب علی کا استاذ ہوں، آپ کے بارے میں مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ کسی دیوبندی پیر کے مرید ہیں اور دیوبندی مذہب کو ٹھیک مانتے ہیں اس لیے میں نے طیب علی کو روک دیا تھا کہ اپنے گھر نہ جائیں اور اپنا دین وایمان بچائیں۔ چنانچہ ڈھائی سال تک طیب علی اپنے مکان نہیں گئے۔ امسال چیت کے مہینے میں طیب علی کی والدہ کا خط آیا جس میں بے چینی کا بہت اظہار تھا تو میں نے طیب علی کو ماں سے ملاقات کرنے کے لیے بھیج دیا۔ جب طیب علی مکان پہنچے اس وقت آپ مکان پر موجود نہیں تھے، صرف ماں اور بھائی سے ملاقات ہوئی۔ کچھ دن بعد طیب پھر مدرسہ چلے آئے۔

امسال عید کے مہینے میں مولوی کوثر حسن بڑھیا آئے اور بتایا کہ طیب علی کے والد نے سنی کتابوں کا مطالعہ کیا اور اس کو سمجھا اور دیوبندیت سے متنفر ہوئے" یہ بات سن کر مجھ کو بہت خوشی ہوئی کہ خدائے پاک نے کرم فرمایا اور دیوبندیت کے پرفریب جال سے نکال کر سنیت کی دولت سے آپ کو نوازا اب آپ کا فرض ہے کہ لوگوں کے سامنے دیوبندی پیر کی بیعت توڑنے کا اعلان کر دیجیے تاکہ دوسرے لوگوں کی بھی آنکھ کھل جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ دنیا کمانے کی خاطر بہت دور دور آسام تک چلے گئے تو اب کچھ عاقبت اور آخرت کمانے کے لیے بڑھیا تک آیئے اور دین وایمان کا کچھ سبق حاصل کر لیجیے۔ موت کے بعد صرف دین وایمان سے پالا پڑے گا۔ دنیا کی کوئی چیز ساتھ میں نہیں جائے گی۔ مر جانے کے بعد کسی کو دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا کہ بگڑی بات کو دنیا میں دوبارہ آکر بنالے۔

یہاں آکر آپ کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا کہ سنی عقیدہ اور دیوبندی عقیدہ میں کیا فرق ہے؟ یہاں لوگوں کو دکھانے کے لیے دیوبند سے وہابی عقیدہ کی کتابیں

منگوا کر رکھی ہوئی ہیں۔ اور بحمدہٖ تعالےٰ سنی عقیدہ کی کتابیں بھی موجود ہیں۔ اپنی آنکھ سے دیکھ کر اپنا عقیدہ درست کرلیں۔ زبانی طور پر دیوبندی مولانا اور پیر عام مسلمانوں کو بہت دھوکا دیتے ہیں اور چکنی چپڑی بات کرکے مسلمانوں کو وہابی بنادیتے ہیں۔ آپ تھاوے ٹرین پر بیٹھیے اور بڑھنی اسٹیشن پر اتر کر بس میں بیٹھئے اور اٹوا اتر جائیے اور بڑھیا والی سڑک پر چل کر مدرسہ پہنچئے۔ طیب علی نے آپ کا نام محمد جان بتایا۔ میں نے آپ کا نام غلام نبی رکھا ہے۔

فقط بدرالدین احمد بڑھیا۔ پوسٹ کھنڈسری بازار۔
ضلع بستی

مکتوب ۱۰۰

بنام والدۂ اورنگ زیب بھائی یار علوی رمنگرہ ضلع گونڈہ

جناب والدۂ صلاح الدین (برادرِ اورنگ زیب)

سلام مسنون!

مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کے لڑکے علاء الدین کا رشتۂ نکاح کسی وہابی مسلک کی لڑکی سے قائم کیا جارہا ہے سنی مذہب کے علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ وہابی مذہب والے کے یہاں رشتہ قائم کرنا حرام سخت حرام ہے۔ آپ براؤں شریف کی خانقاہ سے مرید ہیں۔ علاء الدین کے والد جناب کمال الدین صاحب، حضرت خلیفہ صاحب سے مرید ہیں۔ سنی پیر سے مرید ہوتے ہوئے سرکار مدینہ رسولِ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن وہابیوں سے نکاح کا رشتہ قائم کرنا یہ کیسے گوارا ہوسکتا ہے! ماں ہونے کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے لڑکے علاء الدین کو اپنا فیصلہ سنادیں کہ بیٹا وہابی کے یہاں رشتہ نہیں کرنا ہے، اگر تو نہیں مانے گا تو میں تجھ سے الگ ہوجاؤں گی۔ میں تجھے چھوڑ دوں گی مگر پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا دامن نہیں چھوڑوں گی۔ ضد میں اگر اپنا ایمان برباد نہیں کرنا ہے۔

فقط والسلام

بدرالدین احمد

۱۱ ربیع الاوّل شریف ۱۴۱۰ھ ۷۸۶/۹۲

برادر سنیت غلام غوث وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

آپ کا لفافہ اور محمد اسلام خاں کا لفافہ وصول ہوا۔ خواب اچھا ہے مگر دوسروں سے بیان نہ کریں، اس بات کا خیال رکھیں اور چوکنا رہیں کہ شیطان، انسان کا بڑا سخت دشمن ہے۔ وہ خواب میں اچھی بات بھی دکھلا سکتا ہے۔ اور بزرگ آدمی کی صورت بن کر خواب میں اچھا وعدہ بھی کر سکتا ہے۔ شب برأت والے مہینہ میں مبارک رات پندرہویں ہے نہ کہ چودہویں۔ آپ کے خواب کے حق و باطل کا فیصلہ شعبان کی چودہویں رات کو ظاہر ہو جائے گا۔

شہوت توڑنے کے لیے روزہ رکھنے کا حکم حدیث شریف میں ہے محنت کی کمائی اور حلال روزی انشاءالمولیٰ تعالےٰ برکت لائے گی قرض بھی ادا ہو جائے گا۔

محمد اسلام کے لیے ایک تعویذ بھیج رہا ہوں۔ اس تعویذ کو مولانا حافظ محمد یونس صاحب کے پاس لے جائیے حافظ صاحب موصوف اس تعویذ کو دیکھ کر دس بارہ عدد اس کی نقل تیار کردیں۔ دس عدد تعویذ آپ محمد اسلام کو دے دیں۔ بقیہ آپ اپنے پاس رکھیں۔ آئندہ لمبا خط نہ لکھیں اور نہ جلدی جلدی خط بھیجیں۔ بہتیرے خطوط دو ماہ چھ ماہ سے پڑے ہیں ان کا جواب نہیں جا رہا ہے۔

فقط والسلام

بدرالدّین احمد بڑھیا

مکتوب ۱ — بنام غلام غوث بھائی یار علوی، رمنگرہ ضلع گونڈہ یوپی

۷۸۶
۹۲

برادر دینی غلام غوث رمنگرہ والے وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔ تین تعویذ روانہ ہے جس میں ایک نقش دوکان کے لیے ہے اسے کسی دفتی پر چپاں کر کے دوکان کے کنارے دیوار سے لگا دیجیے۔ دوسرا تعویذ حمید اللہ کا ہے گلے میں پہننا ہے۔ تیسرا تعویذ آپ کے ماموں کے لڑکے کا ہے وہ بھی گلے میں پہن لے۔

نقش و تعویذ پر اجرت لینا جائز ہے۔ آپ اپنے خواہشات نفسانی پر نہ چلیے بلکہ حکم شرع کے آگے سر جھکا دیجیے۔ بابا اگر پیسہ لے کر تعویذ دیتے ہیں تو جائز ہے۔ ہاں جھوٹ بولنا حرام ہے، جعل کرنا حرام ہے۔ آپ اپنا کام کیجیے دین سیکھیے اپنا دین و ایمان چمکانے کی فکر کیجیے۔ آپ کو بابا سے چھیڑ چھاڑ نہیں کرنا ہے۔ آپ کے پاس اگر کوئی دعا کے لیے آتا ہے تو دعا دیجیے۔ محمدیہ مسجد کملا رامن نگر بیگن باڑی گوونڈی میں ہمارے شاگرد مولانا محمد یونس صاحب رہتے ہیں ان سے ملاقات کرتے رہیے اور ان سے نماز، وضو، غسل کا مسئلہ پوچھ پوچھ کر اپنی نماز صحیح کیجیے۔ مولانا موصوف کے سامنے وضو کر کے اپنا وضو درست کریں۔ اگر وضو صحیح نہیں تو نماز درست نہ ہوگی۔

ایک آدمی نے جو کچھ کہا ہے اس کی باتیں جاہلانہ ہیں اس پر کان نہیں دھرنا ہے۔ فقط والسلام۔ بدرالدین احمد۔

مکتوب ۲ — ایضاً لہٗ — ۲۲ ربیع الاول شریف ۱۴۱۱ھ

برادر ایمانی غلام غوث وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا۔ تعویذ روانہ ہے، موم جامہ کر کے گلے میں پہن لیں۔ خط میں
۷۸۶/۹۲ لکھا کریں۔ شروع میں آپ جو لکھتے ہیں وہ قرآن مجید کی آیت کریمہ ہے اس پر بے وضو ہاتھ لگنا جائز نہیں۔ خط کو آدمی بے وضو چھوتا ہے اس حصہ پر بھی ہاتھ لگ

سکتا ہے۔ لہذا بے ادبی سے بچنے کے لیے اس آیت کو نہ لکھیں۔ آپ نے اس خط میں رسول معبود لکھ دیا۔ معبود صرف خدائے پاک کے لیے ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے محبوب کی جگہ معبود لکھ گیا ہے۔ بہرحال آپ توبہ کرلیں۔ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی جگہ خط میں صلی المولیٰ تعالیٰ علیہ وسلم لکھا کریں۔

"دائی حلیمہ بنت شوہر کا نام کیا ہے؟" یہ سوال سمجھ سے باہر ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے "دائی حلیمہ شوہر کی بیٹی"۔ مولانا لوگ آپ سے سوال کیوں کرتے ہیں کیا آپ نے سارے سوالوں کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟ اپنے کام سے کام رکھیے زیادہ بولنے کی آپ کو اجازت نہیں۔

کوشش کریں کہ دس پندرہ منٹ مولانا یونس صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر سورۂ فاتحہ اور کچھ سورتوں کا مشق کریں تاکہ نماز صحیح رہے۔ عزیزم مولانا محمد یونس اور دیگر سنّی بھائیوں کو سلام۔ فقط والسلام۔

بدرالدین احمد۔ برٹھیا۔

مکتوب ۳۷   ۷۸۶/۹۲   ایضاً لہ

عزیزم وعلیکم السلام ثم السّلام علیکم

آپ کے مسلسل تین لفافے وصول ہوئے۔ آپ کے لیے تین تعویذ روانہ ہے ایک تعویذ جنّات وشیطان کے دفع ہونے کا ہے۔ دوسرا تعویذ دشمنانِ دین سے حفاظت کا اور تیسرا تعویذ دین پر قائم رہنے کا ہے۔ ان تعویذات کو موم جامہ کرکے گلے میں پہن لیں۔

محمد علی روڈ بمبئی میں کتابوں کی بے شمار دوکانیں ہیں۔ آپ جاء الحق دونوں حصّہ اور انوارِ حدیث خرید لیں۔ جاء الحق اوّل میں دیوبندیوں کے سوالوں کا جواب ہے اور جاء الحق دوم میں غیر مقلدوں وہابیوں کے سوالوں کا جواب ہے ایک سنی عالم مولانا ارشد القادری کی لکھی ہوئی کتاب تبلیغی جماعت ہے، اس کو بھی خرید

Scanned with CamScanner

لیں اور مولانا موصوف ہی کی لکھی ہوئی کتاب زلزلہ اور زیر وزبر ہے ان دونوں کو بھی خریدلیں۔

خدائے پاک کا نام بے شمار ہے، ۹۹ نام حضور صلی المولیٰ تعالےٰ علیہ وسلّم نے حدیث شریف میں بتایا ہے یاد کرنے کے لیے۔ کسی نے خدائے پاک کا نام رکھا نہیں ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ المولیٰ تعالےٰ علیہ وسلم کے نام کی گنتی بھی زیادہ ہے۔ بزرگوں نے ان میں سے ۹۹ نام منتخب کرکے کتابوں میں لکھا ہے۔

نفس کی تین قسم ہے، نفس امّارہ، نفسِ لوّامہ، نفسِ مطمئنّہ۔ انسان کی پیدائش کے ساتھ نفس بھی پیدا ہوا ہے۔

اِس قسم کے سوالات بے فائدہ وقت ضائع کرنے کے لیے ہوتے ہیں۔ جس کو شوق ہو وہ احیاء العلوم کا مطالعہ کرے۔

آپ کا نام غلام غوث مقرر کرتا ہوں، اسی نام سے لوگ آپ کو یاد کریں۔

داڑھی منڈانا حرام ہے اور دوسروں کی داڑھی مونڈنا بھی حرام ہے۔ داڑھی مونڈنے کی کمائی ناپاک اور خبیث ہے، آپ حجامت بنائیں لیکن داڑھی مونڈنے سے انکار کردیں۔ روزی خدائے پاک کے قبضہ میں ہے۔ جب آپ ٹھوس ہوجائیں گے تو وظیفہ پڑھنے کی اجازت طلب کریں۔

فقط والسلام، بدرالدین احمد۔

۱۵ر ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ

163
نورانی نقوش کا سہ ماہی

ضروری یادداشت

(۱) صلاۃ وسلام... بعد نماز، یا کسی بھی جائز وقت میں پڑھنا بالکل درست ہے، اس کا ثبوت جاء الحق میں ہے۔

(۲) حضرتِ شیر بیشۂ اہلسنت مولانا حشمت علی علیہ الرحمہ ایک بزرگ عالم دین تھے۔ ان کی شان میں گستاخی کے الفاظ بولنا صرف وہابی دیوبندی کا کام ہے۔ جب وہابی دیوبندی سرکار اعظم پیارے مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی شان میں گستاخی کرتے لکھتے اور چھاپتے ہیں تو ایک سنی عالم کی شان میں گستاخی کیوں نہیں کریں گے۔

اور رہے تھانوی اشرفعلی جی، وہ تو گستاخوں کے اگوا تھے۔ موت کے وقت جو کچھ ان کی دُرگت ہوئی اسے وہابی چھپاتے ہیں۔

(۳) نماز میں کھڑے ہوتے وقت دونوں پنجوں کے درمیان صرف چار انگل کا فاصلہ ہو اس سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔

(۴) وہابی، دیوبندی امام کے پیچھے نماز ادا نہیں ہوتی اور پڑھنا بھی سخت گناہ ہے۔ آپ صحیح راستہ پر ہیں جو کہ آپ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ فقط والسلام

بدرالدین احمد۔

مکتوب نمبر ۱ ۷۸۶/۹۲ بڑھیا

بنام صدیق چٹائی والا پچپڑوا۔

۱۷ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ بھائی صدیق سلام مسنون۔

آپ کے اور بھائی محمد امین کے درمیان اختلاف اور بگاڑ سے مجھے صدمہ اور تکلیف ہے۔ آپ خدائے پاک کا کرم وفضل یاد کر کے جھک کر رہیے اور یہ سوچئے کہ خداوندِ قدوس کی مہربانی سے آپ کے دو بچے علم حاصل کر رہے ہیں جس پر خدائے پاک کا اتنا کرم ہو وہ تو اکڑ نہیں دکھائے گا۔

مسجد غوثیہ کے چندہ کے لیے ہم نے محمد امین بھائی کو مقرر کیا ہے اگر امین بھائی بے ایمانی کریں گے تو اس کا حساب آپ کو نہیں دینا ہے۔ بہر حال آپ مسجد غوثیہ کی تعمیر کے سلسلے میں فی الحال کوئی دخل نہ دیں اور ضبط سے کام لیں۔

فقط والسلام بدرالدین احمد۔

مکتوب نمبر ۲

بھائی صدیق وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا اور بعض حالات شمشیر احمد کی زبانی معلوم ہوتے۔ آپ کے خط میں ہے کہ یہاں آکر فیصلہ کر دو ورنہ محمد امین اور میرے درمیان مار پیٹ ہو جائے گی۔ جواب یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے صبر و برداشت سے کام لیجیے۔ اگر آپ اپنی عادت سے مجبور ہو جائیں تو آپ کی الٹی سمجھ میں جو آئے وہ تو آپ کر ہی گزریں گے دھمکانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آخر میں وہی کہہ رہا ہوں کہ جو بہت پہلے کہہ چکا ہوں کہ آپ خدائے پاک کے احسانوں کو یاد کر کے سر جھکا ہوا رکھیں۔ آپ کے پہلے لڑکے کی دستار بندی ہو چکی ہے اور اب دوسرے لڑکے کا نمبر ہے جو خدائے پاک کے احسانوں کو مانے گا وہ کبھی مار پیٹ کا نام نہ لے گا۔

فقط والسلام بدرالدین احمد بڑھیا

۹ شوال ۱۴۰۹ھ

Scanned with CamScanner

مکتوب نمبر ۱

بڑھیا ۷۸۶/۹۲

بنام صدیق چٹائی والا پچپڑوا۔

۱۷ ذی الحجہ ۱۴۰۷ھ بھائی صدیق سلام مسنون۔

آپ کے اور بھائی محمد امین کے درمیان اختلاف اور بگاڑ سے مجھے صدمہ اور تکلیف ہے۔ آپ خدائے پاک کا کرم وفضل یاد کر کے جھک کر رہیے اور یہ سوچئے کہ خداوند قدوس کی مہربانی سے آپ کے دو بچے علم حاصل کر رہے ہیں جس پر خدائے پاک کا اتنا کرم ہو وہ تو اکڑ نہیں دکھائے گا۔

مسجد غوثیہ کے چندہ کے لیے ہم نے محمد امین بھائی کو مقرر کیا ہے اگر امین بھائی بے ایمانی کریں گے تو اس کا حساب آپ کو نہیں دینا ہے۔ بہر حال آپ مسجد غوثیہ کی تعمیر کے سلسلے میں فی الحال کوئی دخل نہ دیں اور ضبط سے کام لیں۔

فقط والسلام بدرالدین احمد۔

مکتوب نمبر ۲

بھائی صدیق وعلیکم السلام ثم السلام علیکم۔

آپ کا خط ملا اور بعض حالات شمشیر احمد کی زبانی معلوم ہوئے۔ آپ کے خط میں ہے کہ یہاں آکر فیصلہ کر دو ورنہ محمد امین اور میرے درمیان مار پیٹ ہو جائے گی۔ جواب یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے صبر و برداشت سے کام لیجیے۔ اگر آپ اپنی عادت سے مجبور ہو جائیں تو آپ کی الٹی سمجھ میں جو آئے وہ تو آپ کر ہی گزریں گے دھمکانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ آخر میں وہی کہہ رہا ہوں کہ جو بہت پہلے کہہ چکا ہوں کہ آپ خدائے پاک کے احسانوں کو یاد کر کے سر جھکا ہوا رکھیں۔ آپ کے پہلے لڑکے کی دستار بندی ہو چکی ہے اور اب دوسرے لڑکے کا نمبر ہے جو خدائے پاک کے احسانوں کو مانے گا وہ کبھی مار پیٹ کا نام نہ لے گا۔

فقط والسلام بدرالدین احمد بڑھیا

۹ شوال ۱۴۰۹ھ

Scanned with CamScanner

مکتوب ۷۱ ۹۲/۶۸۶

بشارتِ عقبیٰ

از حضور بدر العلماء علیہ الرحمۃ۔

برادران اہل سنت! السّلام علیکم

ریلوے اسٹیشن پچپڑوا بازار ضلع گونڈہ، ریلوے کراسنگ جنگل روڈ کے متصل مسجد کے لیے میں نے سُکا نگر بھابھر ضلع گونڈہ کے پردھان جناب خلیل صاحب سے زمین حاصل کی اور وہاں مسجد غوثیہ کی بنیاد رکھوائی اس وقت مسجد ہٰذا کے اندرونی حصہّ کی چھت لگ گئی ہے، دالان کی چھت لگنا اور صحن کی پوربی شمالی جنوبی دیوار بنوانا باقی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان رضائے الٰہی کے لیے مسجد تعمیر کرے تو خدائے پاک اس کے لیے جنت میں شاندار محل بنائے گا۔

سنی مسلمانوں سے گزارش ہے کہ آپ لوگ مسجد غوثیہ واقع پچپڑوا ریلوے اسٹیشن کی تعمیر میں اپنی جائز رقم سے تعاون کریں۔

اے خدائے پاک تو اپنے حبیب سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کے طفیل سنی مسلمانوں کو تعمیر مسجد کی توفیق عطا فرما اور اُن کے دین و ایمان کو ٹھوس بنا۔

اٰمین اٰمین بجاہِ سید المرسلین علیہ وعلیٰ اٰلہ الصلوٰۃ والتسلیم

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلْمَوْلیٰ تعالیٰ

ربِّ العٰلمین ط

کتبہ۔ بدرالدین احمد مدرسہ غوثیہ

بڑھیا۔ ضلع بستی۔ یوپی

رجب المرجب۔ ۱۴۰۷ھ

۶/۵۹۲

Scanned with CamScanner

حضور بدر ملت کی اصل تحریر کا عکس۔ مکتوب بنام عبد الصمد القادری

از بڑھیا ۷۸۶/۹۲ ۱۹ محرم ۱۴۰۵ھ

عزیزم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

جواہر المنطق کی کتابت شدہ کاپیوں کی اصلاح میں عرصۂ دراز صرف ہوا پھر سوانح اعلیحضرت کی کاپیوں کی تصحیح میں بھی خلاف توقع زیادہ وقت صرف ہوا۔ ان مصروفیات کے سبب بہتیرے خطوط تشنہ جواب ہیں۔

منجھار کے پتہ پر میں نے خط بھیجا شاید آپ تک نہیں پہونچا آپ کی شفاء و صحت کے لیے نماز غوثیہ میں دعا کرتے ہوئے دو چلہ (۴۰ دن، ۴۰ دن) سے زیادہ ایام گزر چکے ہیں۔ حضرت رب العزۃ جل مجدہٗ قبول فرمائے

نورانی شاہ مع اپنی والدہ ننھیال گئے ہوئے ہیں۔

آپ کے بار بار لکھنے کے باعث عرس رضوی بریلی شریف میں حاضری دینے کے لیے اپنے کو تیار کر رہا ہوں

طیبہ خاتون بنت اشرف وغیرہ کے لیے شجرہ عرس رضوی کے موقع پر حاصل کر لیا جائیگا فقط والسلام

بدر الدین احمد

از بڑھیا ۷۸۶/۹۲ ۱۲ صفر ۱۴۰۶ھ بدھ

عزیزم وعلیکم السلام ثم السلام علیکم

آپ کے دو خطوط مکتوبہ ۲۱ محرم و ۲۶ محرم موصول ہوئے۔ فضل ربانی کے بعد سے مسلسل ہر سال عرس رضوی میں شرکت کے لیے بریلی شریف حاضر ہونے کا قوی ارادہ ہے۔ انشاء المولیٰ تعالیٰ مدرسہ غوثیہ بڑھیا کی رسید بھی ساتھ میں لاؤں گا

یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ مدرسہ اور مسجد کے لیے زمین حاصل ہو گئی ہے۔ یہ خیال رہے کہ بورڈ کا مزاج نہ رکھنے والے طلبہ، اساتذہ، اراکین، ممبران کا تعلق مدرسہ سے نہ ہونا چاہیے ورنہ آئندہ محنت ضائع ہو جائے گی۔ مولانا

گوہر حسن صاحب چھرا میں کام کر رہے ہیں اپنے مدرسہ میں انھیں لڑکوں کا داخلہ قبول کرتے ہیں جو نو برڈ سے زندگی بھر الگ رہنے کا عہد کرتے ہیں

عزیزہ مہ پارہ اور ان کے والدین کو سلام فقط والسلام

بدر الدین احمد

بڑھیا

قطعو قطعو قطعو

To.

Abdus Samad Razvi

Vill - Dewan Bigha

P.O. DEW

Dist - Aurangabad

पिन PIN 824202

حادثۂ جانکاہ

اس کتاب کی ترتیب کے زمانہ ہی میں سعودی عربیہ کے نجدی حکمرانوں کے ظلم و ستم کی داستان کی تحقیقی خبر موصول ہوئی کہ سرکارِ اعظم نبیٔ اکرم پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی والدۂ ماجدہ حضرتِ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزارِ مبارک جو کہ مقامِ ابوا شریف میں تھا اسے بالکل کھود کر نشان مٹا دیا ہے۔

میرے پیارے سُنّی مسلمانو! ہر قوم اپنے پیشوا کی یادگاروں کی حفاظت کا اہتمام کرتی ہے مگر نجدی، وہابی، دیوبندی وغیرہم مسلمان ہونے کے جھوٹے مدعی سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یادگاروں کو مٹانے کے درپے ہیں۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کا گنبدِ خضرا شریف جس کی زیارت مسلمانانِ عالم کا سکون اور عاشقانِ رسول کے دلوں کا قرار ہے یہ ناپاک قوم اس کے ڈھانے کا بھی پروگرام بنا چکی ہے۔

الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے ۔۔۔ تیرے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد

(سرکار حضور مفتیٔ اعظم علیہ الرحمۃ)

اس حادثہ کو اواخر رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۹ھ مطابق جنوری سنہ ۱۹۹۹ء میں عمرہ و زیارت کے مبارک سفر کے دوران مندرجہ بالا حضرات نے ملاحظہ کیا۔ جیسے پاکستان اور ہندوستان کے چند اخباروں نے بھی

شائع کیا پھر رضا اکیڈمی بمبئی کی جانب سے یہ خبر شائع ہوئی۔
لہٰذا میں اہلِ حق کی اطلاع و احتجاج کے لیے اس خبر کو من وعن
شاملِ کتاب کر رہا ہوں۔ آپ حضرات ان گستاخانِ رسول کے لیے
بعدِ نماز دعائے ہلاکت ضرور کریں۔ فقط فقیر عبد الصمد القادری
نزیل مدینہ مسجد گوونڈی بمبئی
۲۶ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۱۹ھ یوم شہادت سیدنا فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور کی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی مزار کو بلڈوزر سے منہدم کردیا گیا

راقم الحروف سید محمد اخلاق، طارق اکرام اور محمد رحمت اللہ صاحب
کے ساتھ ہم تینوں ہم سفر مدینہ شریف سے مکہ مکرمہ کی جانب براستہ مقامِ بدر
ابوا شریف کے نزدیک سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری والدہ
ماجدہ سیدہ طاہرہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزارِ مبارک پہ
حاضری کی نیت سے پہونچے تو ہم تینوں نے یہ روح فرسا منظر دیکھا کہ:

۱۔ مزارِ شریف کی جگہ کو نہ صرف BULLDOZER سے منہدم کیا جا چکا تھا بلکہ
۲۔ EXCAVATOR استعمال کر کے جگہ کو کئی فٹ گہرائی تک کھود کر تلپٹ کردیا گیا تھا۔
۳۔ پہاڑی کی وہ چوٹی جس پہ یہ مزار شریف واقع تھا اسے BULLDOZER سے کاٹ کر پہاڑی کی ایک جانب ڈھکیل کر گرا دیا گیا تھا۔
۴۔ مزار شریف سے متعلق وہ پتھر جن پہ ماضی میں زائرین نے نشان دہی کی نیت سے سبز رنگ کر دیا تھا، ان میں سے کچھ پہاڑی کی ڈھلوان

پر پڑے ہوئے اور کچھ پہاڑ کے نیچے ایک چھوٹی سی ڈھیری کی شکل میں پڑے تھے۔

مندرجہ بالا انتہائی دردناک اور ناقابل برداشت گستاخانہ افعال کے علاوہ۔

۵۔ مزار شریف کی نزدیکی چڑھائی کے راستہ میں شیشے توڑ کر ڈال دیئے گئے ہیں اور غلاظت کے ڈھیر لگا دیئے گئے ہیں۔

اس حالت کو دیکھ کر انتہائی اذیت، کرب اور پریشانی کے عالم میں مختصر قیام کر کے فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم جوں ہی پہاڑی سے نیچے اترے تو ایک سعودی حکومتی اہل کار نے ہم سے سخت کلامی کی اور اپنے ساتھ تھانے چلنے کو مجبور کیا۔ یہ موقع تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اصل صورت حال سے آگاہ فرمانے کا سبب یوں فرمایا کہ معمول کے خلاف تھانہ بند تھا۔ اس پر وہ اہل کار ہمیں مقامی مطوّع (حکومتی مذہبی افسر) کے پاس لے گیا اور اس کے سپرد کرتے ہوئے کہنے لگا کہ "اگر مجھے عمرہ کے لیے مکہ مکرمہ نہ جانا ہوتا تو میں خود ان کو اچھی طرح سبق سکھاتا۔" یہ کہہ کر وہ روانہ ہو گیا اور جو مطوّع تھا اس نے تقریباً آدھ گھنٹہ تک وہابیہ مذہب پر ہمیں لیکچر دیتے ہوئے یوں کہا کہ تم ہندو پاک کے رہنے والے

قبر پر چادریں چڑھاتے ہو خوشبوئیں ڈالتے ہو اور یہ کہ تم ہندو پاک کے رہنے والے بدعقیدہ شرک کرتے ہو اور ہمارے مذہب وہابیہ کا مذاق اڑاتے ہو جبکہ سچا مذہب تو ہمارا وہابی ہی ہے جس کے بانی محمد بن عبدالوہاب ہیں جو بہت عظیم تھے۔ اپنی بکواس کو جاری رکھتے ہوئے اس نے مزید یہ کہا کہ تم (نعوذ باللہ) کس کافرہ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے آتے ہو

وہاں تو اب کچھ بھی نہیں ہے اسے تو ہم کہیں اور لے جاچکے ہیں۔ اور ہمیں وہابیہ مذہب پر کتابچے دے کر یہ اندیشہ ظاہر کرتے ہوئے چھوڑ دیا کہ "مصیبت یہ ہے کہ اگر میں تمھیں چھوڑ دوں تو کہیں تم لوگ اس واقعہ کو اخباروں میں نشر کروگے اور اگر تم نے تصاویر لی ہیں تو وہ بھی شائع کروگے۔ بس آئندہ اس طرف رُخ مت کرنا" یہ کہتے ہوئے ہمیں جانے دیا۔

مطوع (مذہبی اہل کار) کی تمام بکواس سننے کے بعد ہم سکتہ میں آگئے اور فوراً ہمارے دماغ میں پہاڑی کا منظر دوبارہ اُمڈ آیا اور وہ خدشہ جو ہمیں وہاں محسوس ہوا تھا کہ جب پہاڑی کی چوٹی سے تین چار فٹ گہرائی تک تلپٹ ہوچکی ہے تو لحد مبارک پر کیا بیتی ہوگی یعنی منتقلی یا جسدی نقصان دونوں میں سے کسی اذیت کی جرأت انھوں نے کی ہوگی۔

التماس

۱۔ ہر مسلمان کو حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے والدین کریمین کے صاحبِ ایمان ہونے کے بارے میں پختہ یقین ہونا چاہیئے۔

۲۔ حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کی والدہ ماجدہ سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر مبارک کی پامالی اور بے حُرمتی اور نامعلوم جگہ پر بے دردی سے تبدیلی کا کوئی شرعی جواز نہیں اور یہ کسی طور پر جائز نہیں۔

۳۔ اس گستاخانہ فعل کے کرنے والے صاحبِ اقتدار یا اس افسوسناک فعل میں کسی طرح بھی ملوث افراد شریعت کے لحاظ سے نہ صرف قابلِ مذمت ہیں بلکہ قابلِ سزا بھی ہیں اور ان سے دوستی رکھنا قطعی جائز نہیں۔

۴۔ سیّد الشہداء، جنّت البقیع شریف، جنّت المعلیٰ شریف اور حضور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے والد ماجد اور دیگر کئی حضرات کے مزارات، موجودہ حکمران اور مذہبی اہل کاروں کے حکم سے شہید کیے جاچکے تھے۔ اب کہ انھوں نے والیٔ کائنات کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پاک کو بھی بے حرمتی سے شہید کر دیا ہے تو ان سے اس بات کا شدید خدشہ ہے کہ کہیں یہ عناصر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ پرنور کی بھی بے حرمتی نہ کر بیٹھیں (جیسا کہ وہابی مذہب کا بانی اپنی کتابوں میں اس کا اظہار کر چکا ہے) اس واقعہ کے بعد عالم اسلام اور سربراہان عالم اسلام، علماء کرام، مشائخ عظام، دانشوروں، ادیبوں اور عام مسلمانوں کو فوری حفاظتی اقدامات کرنا لازم ہیں۔

خدارا واقعہ کی نزاکت اور اہمیت کے پیش نظر اپنی تمام تر مصروفیات کو ترک فرما کر بلا تاخیر مندرجۂ بالا پہلوؤں کی تصدیق کرتے ہوئے مزید وضاحت فرمائیں اور عملی اقدامات کے لیے رہنمائی فرمائیں۔" خیر اندیش: سید محمد اخلاق، کراچی پاکستان

شائع کردہ: رضا اکیڈمی ۲۶، کامبیکر اسٹریٹ بمبئی ۳ فون: ۳۷۰-۲۲۹۶

حضرت علامہ کفایت اللہ کافی شہید رحمۃ اللہ علیہ مرادآبادی کی وہ ایمان افروز نعت شریف جو تختۂ دار پر چڑھنے سے پہلے بارگاہ رسالت علیہ التحیۃ والثناء میں پیش کیا تھا اس میں سے چند اشعار قلمبند کیا جا رہا ہے۔

کوئی گل باقی رہے گا نہ چمن رہ جائے گا
پر رسول اللہ کا دین حسن رہ جائے گا

نام شاہان جہاں مٹ جائے گا لیکن یہاں
نام پاک مصطفےٰ اور پنجتن رہ جائے گا

اطلس و کمخواب کی پوشاک پر نازاں نہ ہو
اس تن بے جان پر خالی کفن رہ جائے گا

ہم صفیر و باغ میں ہیں کوئی دم کے چہچہے
بلبلیں اڑ جائیں گی سونا چمن رہ جائے گا

جو پڑھے گا صاحب لولاک کے اوپر درود
آگ سے محفوظ اس کا تن بدن رہ جائے گا

سب فنا ہو جائیں گے کافی ولیکن حشر تک
نعت حضرت کا زبانوں پر سخن رہ جائے گا

الحمد للہ

فقیر اپنی دینی مصروفیات کے باوجود اللہ رب العزت کے فضل اور سرکار اعظم پیارے مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء کے کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے آقائے نعمت استاذ گرامی حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ کے مکتوبات گرامی اور قیمتی تحریرات کے جمع کرنے کا کام تقریباً ۸ سال قبل شروع کیا اور آج بفضلہ تعالیٰ و بعون رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۲ محرم الحرام سنہ ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۹۹ء یوم وہابیت کش دوشنبہ مبارکہ مکتوبات بدر ملت کی ترتیب و تصحیح سے فارغ ہوا۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب علیہ التحیۃ والثناء کے صدقے میں اس دینی خدمت کو قبول فرمائے اور مزید برمزید اپنی رضا اور اپنے پیارے رسول علیہ التحیۃ والثناء کی خوشنودی کے لیے تاحیاتِ حیات خلوص کے ساتھ خدمت دین کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین وصلی اللہ تعالیٰ وسلم علیٰ اوّلِ خلقِہٖ و اکملِ خلقِہٖ و اعلمِ خلقِہٖ سیدنا ومولانا محمدٍ خاتمِ النبیین وعلیٰ اٰلہ الطیبین وصحبہ المطہرین وازواجہٖ امہات المؤمنین وعلیٰ اہلِ سُنتِہٖ وجماعتِہٖ اجمعین ٥ وآخرُ دعوانا اَنِ الحمدُ للہ ربِّ العٰلمین

فقط والسلام

عبد الصمد القادری خادم مدرسہ اہل سنت قادریہ رضویہ
رضا نگر روڈ، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)
نزیل مدینہ مسجد، گوونڈی، بمبئی ۴۳ ۲ محرم الحرام سنہ ۱۴۲۰ھ دوشنبہ مبارکہ

ضروری اعلان

مدرسہ اہلسنّت قادریہ رضویہ رفیع گنج کے احاطہ میں زیرِ تعمیر مسجد قادریہ رضویہ کی دیواریں بفضلہ تعالیٰ پوری ہو چکی ہیں، پیسہ کی کمی کی وجہ سے اب تک چھت نہیں لگ سکی ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جو مسلمان رضائے الٰہی کے لیے مسجد تعمیر کرے تو خدائے پاک اس کے لیے جنّت میں شاندار محل بنائے گا۔

سُنّی مسلمانوں سے گذارش ہے کہ آپ حضرات مسجد ہٰذا کی تعمیر میں اپنی جائز رقم سے تعاون کریں۔ اس مسجد کی خصوصیت یہ ہے کہ خالص سُنّی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے جو سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کو اپنا دینی پیشوا مانتے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر میں کسی بے دین، بدمذہب یا بدعقیدہ کا پیسہ نہیں لیا جائے گا۔ دفع فساد و فتنہ کی خاطر سنّیت کے مخالف افراد مثلاً وہابی، دیوبندی، مودودی، تبلیغی، ندوی، نیچری، قادیانی، رافضی، پھلواروی اور صلح کلی وغیرھم کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

(ترسیل زر کا پتہ)

مہتمم مسجد قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار) پن:- ۸۲۴۱۲۵

ضروری اعلان

مدرسہ اہلسنّت قادریہ رضویہ رضا نگر روڈ، رفیع گنج اپنی معمولی بساط کے باوجود سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی عظمت کے دشمنوں کے خلاف احکام شرعی کی تبلیغ و اشاعت میں کوئی دریغ نہیں رکھتا۔ اور بفضلہ تعالیٰ ثم بعون سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا اس سال سے باضابطہ مطبخ قائم کر کے بیرونی طلبہ کا انتظام بھی کیا جا رہا ہے اور موجودہ معلّمین کے علاوہ ایک عالم باعمل حافظ و قاری کی تقرری بھی ہو چکی ہے جس میں سالانہ خطیر رقم کا بار مدرسہ پر آئے گا۔ لہٰذا اس ہوش ربا گرانی میں حضور پُرنور سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے شیدائیوں سے اپیل ہے کہ وہ مدرسہ اہلسنّت قادریہ رضویہ کی حوصلہ افزائی کا زیادہ خیال رکھیں۔ یوں ہی مسلک سرکار اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی سربلندی چاہنے والوں سے گزارش ہے کہ وہ ادارہ ہٰذا کی امداد و اعانت کا بھرپور و خصوصی توجہ رکھیں۔ وَ اِنَّمَا التَّوْفِیْقُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَھُوَ الْمُعِیْنُ الْھَادِی جل شانہٗ

ترسیل زر کا پتہ: مہتمم مدرسہ اہلسنّت قادریہ رضویہ رضا نگر روڈ، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)
PIN:- 824125

ت بدرِ ملّت

ملنے کے پتے

مکتبہ اعلیٰحضرت مدرسہ اہل سنّت قادریہ رضویہ رضانگر روڈ، رفیع گنج ضلع اورنگ آباد (بہار)

فاروقیہ بکڈپو ۴۲۲- مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

مکتبہ جامِ نور، ۴۲۲ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

رضوی کتاب گھر، غیبی نگر، بھیونڈی، ضلع تھانہ، مہاراشٹر

رضوی کتاب گھر، ۴۲۳ مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۱۱۰۰۰۶

حق اکیڈمی، مبارک پور، اعظم گڈھ (یوپی)

کتب خانہ قادریہ، اٹوا بازار، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی ۲۷۲۱۹۲

کتب خانہ نوریہ، بکوہر روڈ، اٹوا بازار، سدھارتھ نگر، یوپی

کتب خانہ مخدومیہ، درگاہ شریف رودولی، ضلع فیض آباد، یوپی

مکتبہ حبیبیہ، ۱۴۰/۱ اترسوئیا الٰہ آباد، یوپی

قادری بکڈپو، نو محلہ مسجد، بریلی شریف، یوپی

مکتبہ رحمانیہ رضویہ خانقاہ اعلیٰحضرت، سوداگران، بریلی شریف، یوپی

نیو سلور بک ایجنسی، بھنڈی بازار، ممبئی ۴۰۰۰۰۳

اپنا نوری بک ڈپو، نزد الجامعۃ الغوثیہ اترولہ ضلع بلرامپور ۲۷۱۶۰۴

رضا بکڈپو، احمد نگر، ڈومروسیونڈیہہ، بکارو (بہار)

اعجاز بکڈپو، ناخدا مسجد، زکریا اسٹریٹ، کلکتہ

طالب دعا، محمد عرفان رضا قادری

منتظم فیضان اعلیٰ حضرت۔ سیونڈیہ

آزاد نگر بکارو

اسٹیل سیٹی

جھارکھنڈ 7004816352